e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 350 Wednesday , September 23 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۳۵۰) لکھنؤ، بروز بدھ ۲۳-ستمبر ۲۰۲۶ء،مطابق ۱۰/ربیع الآخر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

سندھ طاس معاہدے پر پاکستان کے بیان پر ہندوستان کا منہ توڑ جواب

نئی دہلی، 22 ستمبر (یواین آئی) ہندوستان نے سندھ طاس معاہدے کے بارے میں نام نہاد ثالثی عدالت کے فیصلے کے تعلق سے پاکستان کے بیانات کو بدنیتی پر مبنی پروپیگنڈا اور حقیقت کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کی کوشش قرار دیا ہے۔وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے منگل کے روز یہاں میڈیا بریفنگ میں اس بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں کہا کہ بدنیتی پر مبنی پروپیگنڈے کے لیے حقائق کو غلط طریقے سے پیش کرنا اور جھوٹ پھیلانا پاکستان کی عادت ہے۔ترجمان نے کہا، "پاکستان کو اپنے بدنیتی پر مبنی پروپیگنڈے کے لیے حقائق کو غلط طریقے سے پیش کرنے اور جھوٹی باتیں پھیلانے کی عادت ہے۔سب سے پہلے، جسے پاکستان کے وزیر بڑھا چڑھا کر مستقل ثالثی عدالت کا فیصلہ بتا رہے ہیں، وہ واقعی اس عدالت کا فیصلہ نہیں ہے بلکہ غیر قانونی طریقے سے قائم کردہ عدالت کا ہے۔"

بی ایس پی کی اہم میٹنگ آج

لکھنؤ، 22 ستمبر (یواین آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی صدر محترمہ مایاوتی کل 23 ستمبر کو پارٹی کے آل انڈیا سطح کے سینئر عہدیداروں اور مختلف ریاستوں کے ریاستی صدور کی خصوصی میٹنگ سے خطاب کریں گی۔پارٹی دفتر سے جاری بیان کے مطابق یہ خصوصی اور اہم آل انڈیا میٹنگ کل بدھ کو صبح 11 بجے سے بی ایس پی کے اتر پردیش ریاستی دفتر، 12 مال ایونیو، لکھنؤ میں منعقد کی جائے گی۔میٹنگ میں ملک کے تیزی سے بدلتے سیاسی حالات پر تبادلہ خیال کے ساتھ خاص طور پر اتر پردیش، اتراکھنڈ اور پنجاب میں ہونے والے آئندہ اسمبلی انتخابات میں اچھے پارٹی امیدواروں کے انتخاب پر بھی غور کیا جائے گا۔اس کے علاوہ پارٹی تنظیم کی زمینی سطح پر تیاریوں کے سلسلے میں گزشتہ میٹنگوں میں دی گئی ہدایات پر پیش رفت رپورٹ کا جائزہ لیا جائے گا اور آئندہ کی تیاریوں کے لیے ضروری ہدایات بھی دی جائیں گی۔

مہاراشٹر میں یونیفارم سول کوڈ کے منصوبہ کو لگا دھچکا، کمیٹی کے رکن سابق جج آر سی چوہان نے دیا استعفیٰ

ممبئی (ایجنسی) مہاراشٹر میں یونیفارم سول کوڈ (یو سی سی) کے لیے بنائی گئی کمیٹی سے سابق جج آر سی چوہان نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انگریزی اخبار 'دی انڈین ایکسپریس' کی ایک رپورٹ کے مطابق چوہان نے کمیٹی میں غیر اراکین کی مبینہ موجودگی اور عوامی رائے حاصل کرنے کے عمل کو لے کر استعفیٰ دیا ہے۔رپورٹ کے مطابق سابق جج نے 19 ستمبر کو کمیٹی رکنیت سے استعفیٰ کا فیصلہ سنایا۔چوہان کی جانب سے یہ استعفیٰ کمیٹی کی دوسری میٹنگ کے بعد سامنے آیا ہے۔یہ استعفیٰ ایسے وقت میں آیا ہے جب گزشتہ دنوں وزیر داخلہ امت شاہ نے مہاراشٹر میں ہی وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی موجودگی میں کہا تھا کہ 2029 سے پہلے تمام این ڈی اے حکومت والی ریاستوں میں یو سی سی نافذ کر دیا جائے گا۔

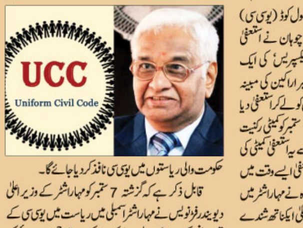

قابل ذکر ہے کہ گزشتہ 7 ستمبر کو مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے مہاراشٹر اسمبلی میں ریاست میں یو سی سی کے قواعد وضع کرنے کے لیے سپریم کورٹ کی سابق جج رنجنا دیسائی کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان کیا تھا۔اس کمیٹی میں سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے 3 سابق جج، ایک آئینی ماہر، ایک سابق بیوروکریٹ اور سماجی شعبے سے 2 اراکین شامل ہیں۔سپریم کورٹ کی سابق جج رنجنا دیسائی کی صدارت والی اس کمیٹی میں ہائی کورٹ کے سابق جج آر سی چوہان، ہائی کورٹ کے سابق جج ایس جی مہیرے، سابق چیف سکریٹری ڈی کے جین، سابق ایڈووکیٹ جنرل (اے جی) ویریندر صراف، سماجی کارکن پدم شری رمیش پاتنگے اور ماہر تعلیم ڈاکٹر سوارنا راول کو رکن بنایا گیا تھا۔

اجلاس کے دوران تین ارکان نے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی کوشش کی، لیکن چیئرپرسن نے صرف ہاں یا نہیں میں جواب دیا۔یہ تجویز دی گئی تھی کہ سوالنامے کا پیشہ ورانہ جائزہ کمیٹی کی رکن ڈاکٹر سوورنا راول کی نگرانی میں پروفیسرز سے کروایا جائے، تاہم چیئرپرسن پہلے ہی سوالنامے کو حتمی شکل دے چکی تھیں۔یہ کہا گیا کہ تیار ہونے کے بعد سوالنامہ ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دیا جائے گا، جس سے اس معاملے پر بحث کا عملی طور پر اختتام ہو جائے گا۔اس پورے معاملے پر ریٹائرڈ جسٹس آر سی چوہان نے کہا کہ، اگرچہ چیئرپرسن حتمی سوالنامہ پہلے ہی ای میل کر چکی تھیں، پھر بھی میں نے اپنی رائے دینے کی کوشش کی کیونکہ اس اقدام کا مقصد مہاراشٹر کے عوام کی رائے جاننا تھا۔میرا ماننا تھا کہ یہ کمیٹی دیر سے شادی، بانجھ پن، ازدواجی عدم استحکام اور خاندانی تنازعات کے حل کے طریقوں جیسے مسائل پر غور وخوض اور فیصلے کرنے کے لیے تشکیل دی گئی تھی۔

یوپی میں 34 آئی اے ایس افسران کے تبادلے، نو اضلاع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تبدیل

لکھنؤ، 22 ستمبر (یواین آئی) اتر پردیش حکومت نے پیر کی دیر رات انتظامی سطح پر بڑی تبدیلی کرتے ہوئے انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس (آئی اے ایس) کے 34 افسران کے تبادلے کر دیے ہیں۔اس تبدیلی میں کانپور نگر سمیت نو اضلاع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس (ڈی ایم) کو ہٹایا گیا ہے۔مہوبہ، بجنور اور باغپت کی خاتون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس کو بھی نئی ذمہ داریاں دی گئی ہیں۔اس کے علاوہ ہردوئی، امیٹھی، کشی نگر، سنت کبیر نگر اور پیلی بھیت سمیت متعدد اضلاع میں نئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس کی تعیناتی کی گئی ہے۔تبادلوں کی فہرست کے مطابق ہردوئی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انونے جھا کو مراد آباد کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنایا گیا ہے۔امیٹھی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سنجے چوہان کو کشی نگر بھیجا گیا ہے، جبکہ کشی نگر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مہندر سنگھ تنور کو کانپور نگر کا نیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔سنت کبیر نگر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آلوک کمار کو پیلی بھیت اور پیلی بھیت کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گیانیندر سنگھ کو بلیا کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنایا گیا ہے۔اسٹیٹ ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کے اسپیشل سکریٹری راہل پانڈے کو ہردوئی کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔آگرہ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی وائس چیئرپرسن ایم ارونمولی کو ایٹہ کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنایا گیا ہے۔گورکھپور انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے چیف ایگزیکٹو افسر انوج ملک کو سنت کبیر نگر کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔انویسٹ یوپی کے ایڈیشنل چیف ایگزیکٹو افسر ششانک چوہدری کو امیٹھی کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنایا گیا ہے۔

مراد آباد میونسپل کارپوریشن کے میونسپل کمشنر دیویانشو پٹیل کو باغپت کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے، جبکہ آبپاشی، آبی وسائل اور بنجر زمین کے انکشافاتی شعبے کے اسپیشل سکریٹری اشوک کمار کو ہمیر پور کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنایا گیا ہے۔مہوبہ کی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ غزل بھاردواج کو انویسٹ یوپی کا ایڈیشنل چیف ایگزیکٹو افسر بنایا گیا ہے۔بجنور کی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جسجیت کور کو اتر پردیش الیکٹرانکس کارپوریشن کا مینجنگ ڈائریکٹر مقرر کیا گیا ہے۔وہیں، باغپت کی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اسمتا لال کو بیک ورڈ کلاس ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کا اسپیشل سکریٹری بنایا گیا ہے۔

'کمپنیوں کو بغیر ڈیٹا والے پلان کا آپشن دینا ہوگا'، ٹرائی کا بڑا فیصلہ

نئی دہلی: (ایجنسی) ٹیلی کام ریگولیٹری اتھارٹی آف انڈیا (ٹرائی) نے کم آمدنی والے ٹیلی کام صارفین کے لیے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ٹرائی نے ٹیلی کام سروس فراہم کرنے والی کمپنیوں کو کم مدت والے صرف وائس کال اور ایس ایم ایس پلان پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔ان پلان میں ٹیرف میں مناسب کمی بھی کرنی ہوگی۔اس فیصلے سے ان صارفین کو زیادہ سستے اور موزوں ریچارج کے آپشن ملیں گے، جنہیں ڈیٹا سروسز کی ضرورت نہیں ہے۔ٹرائی نے اپنے ٹیلی کام صارفین کے تحفظ (تیرہویں ترمیم) ضوابط، 2026 میں یہ بات کہی ہے۔اس قدم سے صارفین کو اپنی ضروریات اور مالی استطاعت کے مطابق ریچارج کرنے کے زیادہ آپشن ملیں گے۔نئے ضابطے کے تحت سروس فراہم کرنے والی کمپنیوں کو 30 دن اور اس سے کم مدت والے صرف وائس اور ایس ایم ایس ایس ٹی وی (اسپیشل ٹیرف واؤچر) پیش کرنے ہوں گے۔اس کے ساتھ ہی، فی الحال وائس، ایس ایم ایس اور ڈیٹا کے لیے دیے جا رہے ایس ٹی وی کی مدت کے مطابق ٹیرف میں مناسب کمی بھی کرنی ہوگی۔

ٹرائی نے اپنے ایک آفیشیل بیان میں بتایا کہ ٹیلی کام صارفین کے تحفظ (بارہویں ترمیم)، 2024 کے نفاذ کے بعد مارکیٹ میں صرف وائس اور ایس ایم ایس ایس ٹی وی کی دستیابی محدود ہو گئی تھی۔دستیاب پلان بنیادی طور پر طویل مدت پر مرکوز تھے۔اس کی وجہ سے کم آمدنی والے صارفین سستے کم مدت والے آپشن سے محروم ہو رہے تھے۔ریگولیٹر نے محسوس کیا کہ اس صورت حال کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔

مذہبی وجوہات سے 'وندے ماترم' نہ گانا جرم نہیں | سپریم کورٹ

وندے ماترم مکمل طور پر لازمی قرار دیے جانے کے خلاف عرضی داخل، عدالت عظمیٰ نے مرکز سے طلب کیا جواب، آخری چار بندوں پر اعتراض

سپریم کورٹ میں سینئر ایڈووکیٹ اور اڈیشہ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس ایس مرلیدھر اور سالیسیٹر جنرل تسار مہتا کے درمیان نکسلائٹ لفظ کے استعمال پر شدید نوک جھونک ہوئی۔
عدالت مذہبی عقیدے کی بنیاد پر قومی گیت نہ گانے پر کارروائی کا سوال

نئی دہلی: (ایجنسی) وندے ماترم سے متعلق ایک معاملے کی سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے منگل کو کہا کہ مذہبی وجوہات کی بنا پر قومی گیت نہ گانے والے شخص کو فوجداری کارروائی کا سامنا نہیں کرنا چاہیے۔عدالت نے اس معاملے میں مرکزی حکومت سے جواب طلب کر لیا ہے۔عدالت نے اس سوال پر غور کرنے پر رضامندی ظاہر کی کہ کیا وندے ماترم نہ گانے کو قابل سزا جرم قرار دیا جا سکتا ہے۔تاہم عدالت نے یہ فیصلہ کرنے سے انکار کیا کہ قومی گیت کو صرف دو بندوں تک محدود رکھا جائے یا تمام چھ بند گائے جائیں۔2026 میں منظور ہونے والی ترمیم کے تحت وندے ماترم کی گائیکی کو جان بوجھ کر روکنے یا گائیکی میں خلل ڈالنے کو جرم کے دائرے میں لایا گیا ہے۔اس جرم کے لیے تین سال تک قید، جرمانہ یا دونوں کی سزا کا التزام ہے۔

سپریم کورٹ نے وندے ماترم کے تمام 6 بند کی گائیکی کو لازمی قرار دینے والے قانون کو چیلنج کرنے والی عرضی پر مرکزی حکومت سے جواب طلب کیا ہے۔گلوکار ٹی ایم کرشنا نے دائر کیا ہے، جبکہ سپریم کورٹ میں مرکزی حکومت کی جانب سے پیش ہوئے سالیسٹر جنرل نے کہا کہ قانون سازی نکسل وادیوں کے مطابق نہیں ہونی چاہیے۔سینئر ایڈووکیٹ ڈاکٹر ایس مرلی دھر نے سالیسٹر جنرل کے اس تبصرے پر سخت اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ انہیں یہ بات واپس لینی چاہیے۔یہ کارروائی براہ راست نشر ہو رہی ہے، اور یہ بیان غیر ضروری تھا۔کچھ ضابطے اور وقار برقرار رکھنا چاہیے۔انہوں نے مزید کہا کہ ہم قانون کے عہدیداروں سے ایسی توقع نہیں کرتے۔اس دوران سالیسٹر جنرل تشار مہتا اور سینئر ایڈووکیٹ مرلی دھر کے درمیان تلخ بحث ہوئی۔

سپریم کورٹ کے جج جسٹس جے باگچی نے کہا کہ ہم نے اس پر توجہ نہیں دی ہے۔اس کے بعد سالیسٹر جنرل نے کہا کہ میں نے جو کہا ہے اسے دوبارہ کہہ سکتا ہوں۔قانون کے مطابق ہی چلنا ہوتا ہے۔میں نے جو کہا اس پر مجھے کوئی افسوس نہیں۔اس پر سینئر وکیل مرلی دھر نے کہا کہ وہ دوبارہ وہی بات دہرا رہے ہیں۔اب مجھے سخت احتجاج درج کرانا ہوگا۔اس کے بعد سینئر وکیل سنجے ہیگڑے نے کہا کہ سوچنے کا مطلب نکسل وادی ہونا نہیں ہے۔جسٹس جوائے مالیا باگچی نے مداخلت کرتے ہوئے آئینی اداروں کے کردار پر زور دیا اور کہا کہ آئین کے تحت ایسے شخص کو بھی مساوی حقوق حاصل ہیں، جس پر دہشت گرد ہونے کا الزام ہو۔

واضح رہے کہ میگسیسے ایوارڈ یافتہ اور کرناٹک موسیقار ٹی ایم کرشنا نے قومی نغمہ وندے ماترم کو مکمل گانے کے ضابطے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ اب جو بند شامل کیے گئے ہیں، وہ مذہبی نوعیت کے ہیں۔قومی نغمے کی توہین پر سزا کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے۔سپریم کورٹ نے کہا کہ قومی نغمہ کیا ہو، یہ طے کرنا عدالت کا کام نہیں ہے۔جہاں تک سزا کی گنجائش کا تعلق ہے، ہم اس پر سماعت کریں گے۔عدالت نے عرضی کی کاپی سالیسٹر جنرل تشار مہتا کو سونپتے ہوئے اپنا موقف پیش کرنے کو کہا ہے۔اس معاملے میں اگلی سماعت 12 اکتوبر کو ہوگی۔

عرضی گزار کی جانب سے پیش سینئر ایڈووکیٹ مرلیدھر نے قانون پر سوال اٹھاتے ہوئے دلیل دی کہ یہ ترمیم "قومی گیت" کے گانے کو روکنے پر سزا کی دفعہ فراہم کرتی ہے، جبکہ قانون میں قومی گیت کی تعریف ہی نہیں کی گئی ہے۔اس پر بنچ نے تبصرہ کیا، "اگر کوئی تاریخ پڑھنے کی زحمت کرے، تو ہر کوئی جانتا ہے کہ قومی گیت کیا ہے۔" اس پر مسٹر مرلیدھر نے کہا کہ "تاریخ آئینی فیصلہ سازی کے عمل کو پابند نہیں کرتی" اور ایسے مسائل کو عوامی رائے کے ذریعے پروان چڑھنا چاہیے۔

پارلیمنٹ کے قانون سازی کے عمل کا دفاع کرتے ہوئے مسٹر مہتا نے کہا کہ فیصلے پارلیمنٹ کے ذریعے آئین کے مطابق لیے جاتے ہیں، نہ کہ اس طریقے سے جیسے نکسلائٹ فیصلہ لیتے ہیں۔مسٹر مرلیدھر نے اس لفظ کے استعمال پر سخت اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ ایسا بیان کسی لاء آفیسر کو زیب نہیں دیتا۔اس پر بنچ نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس لفظ کو ریکارڈ پر نہیں لے گی اور صرف آئینی معاملے تک ہی محدود رہے گی۔مسٹر کرشنا کی اس عرضی میں قومی وقار کی توہین کی روک تھام کے قانون کی ترمیم شدہ دفعہ تین کے ساتھ ساتھ مرکزی حکومت کی ان ہدایات کو بھی چیلنج کیا گیا ہے، جن کے تحت مخصوص سرکاری، رسمی اور ثقافتی موقعوں پر وندے ماترم کے تمام چھ بند کا گانا لازمی کیا گیا ہے۔عرضی میں دلیل دی گئی ہے کہ یہ ترمیم شہریوں کو مجرمانہ سزا کے دائرے میں لاتی ہے اور انہیں ان آخری چار بند کو گانے کے لیے مجبور کرتی ہے جن میں مذہبی حوالے شامل ہیں۔

آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے صدر اور حیدر آباد کے رکن پارلیمنٹ اسدالدین اویسی نے منگل کے روز عدالت کی اس بات کا خیر مقدم کیا کہ کسی شخص کو صرف اپنے ضمیر یا مذہب کی بنیاد پر وندے ماترم گانے سے منع کرنے پر مجرمانہ سزا کا سامنا نہیں کرنا چاہیے۔مسٹر اویسی نے سوشل میڈیا پر جاری ایک بیان میں کہا کہ اختلاف رائے کی آزادی سوچنے، بولنے اور اظہار کی آزادی کا ایک لازمی حصہ ہے۔اویسی نے سالیسٹر جنرل تشار مہتا کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا جنہوں نے عدالت میں قانون کو چیلنج کرنے والے افراد کو 'نکسلی ذہنیت' کا حامل قرار دیا تھا۔اویسی نے کہا کہ کسی قانون کی قانونی حیثیت کو عدالت میں چیلنج کرنا آئینی حقوق کا استعمال ہے۔یہ تبصرے سپریم کورٹ میں سماعت کے دوران ہونے والی گرما گرم بحث کے دوران کیے گئے۔

سیفئی سنڈیکیٹ گنتا جائے، ہم ملازمتیں دیتے جائیں گے: سی ایم یوگی

مختلف آسامیوں کیلئے منتخب کیے گئے 3567 امیدواروں کو تقرر نامے سونپے گئے

لکھنؤ۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے منگل کو کہا کہ تقرر نامہ ملنے کے بعد اگر کسی پرنسپل، ہیڈ ماسٹر، لیکچرر یا استاد سے پیسے مانگے گئے تو ایسا کرنے والے کو جیل میں سڑنا پڑے گا۔کسی استاد کو جوائننگ میں پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔کسی مینیجر کو کوئی تشویش ہو تو وہ حکومت کو بتائے۔تقرری کے بعد پیسے مانگنے کی شکایت ملنے پر سخت کارروائی کی جائے گی۔وزیر اعلیٰ یوگی اتر پردیش ایجوکیشن سروس سلیکشن کمیشن کے ذریعے منتخب 3567 پرنسپلوں، ہیڈ ماسٹروں، لیکچروں اور اسسٹنٹ اساتذہ کو تقرری کے خطوط تقسیم کرنے کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔لوک بھون میں منعقدہ تقریب میں انہوں نے کہا کہ یہ صرف تقرر نامہ دینے کا پروگرام نہیں ہے۔ان اساتذہ پر وزیر اعظم نریندر مودی کے خود کفیل اور ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کو آگے بڑھانے کی ذمہ داری بھی ہے۔ایک استاد ایک سال میں 100 طلبہ سے رابطہ کرتا ہے تو 3567 اساتذہ ساڑھے تین لاکھ سے زیادہ بچوں کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج 3567 نوجوانوں کو تقرر نامہ دیے گئے ہیں۔گزشتہ ایک ہفتے میں 5297 نوجوانوں کو تقرر نامہ دیے جا چکے ہیں۔گزشتہ نو برسوں میں ساڑھے نو لاکھ نوجوانوں کو سرکاری ملازمت دی گئی ہے۔اگلے چھ ماہ میں مزید ایک لاکھ نوجوانوں کو سرکاری ملازمت دی جائے گی۔سماج وادی پارٹی کے سربراہ کا نام لیے بغیر ان پر طنز کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سیفئی سنڈیکیٹ کے بیان کے بعد یہ تقرر نامہ تقسیم کرنے کی تیسری تقریب ہے۔ہم ملازمتیں دیتے جائیں گے، آپ گنتے جائیے۔اگر گنتی نہیں آتی تو کبھی شیوپال کی صحبت میں بیٹھ جائیے، وہ بہت اچھی گنتی سکھا دیں گے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایجوکیشن سروس سلیکشن کمیشن کے چیئرمین پرشانت کمار کو ذمہ داری اس لیے دی گئی ہے تاکہ نقل مافیا کی کمر توڑی جا سکے اور باصلاحیت نوجوانوں کے حق پر کوئی سیفئی سنڈیکیٹ ڈاکا نہ ڈال سکے۔پہلے امتحان کوئی دیتا تھا اور تقرری کسی دوسرے کو مل جاتی تھی۔انہوں نے ایک نو منتخب نوجوان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ 16-2015 میں اس سے آٹھ لاکھ روپے مانگے گئے تھے۔

لوگوں کی زندگی سے کھلواڑ، 220 دوائیں طے شدہ معیار پر ناکام، دہلی میں ایک دوا کا سیمپل نکلا نقلی

سینٹرل ڈرگس اسٹینڈرڈ کنٹرول آرگنائزیشن (سی ڈی ایس سی او) کی معمول کی نگرانی کے دوران اگست 2026 میں 220 دواؤں کے سیمپل طے شدہ معیار پر پورے نہیں اترے۔راجدھانی دہلی میں بھی دوا کا ایک سیمپل نقلی نکل گیا ہے۔سی ڈی ایس سی او کے مطابق ان 221 سیمپلز کو ناٹ اسٹینڈرڈ کوالٹی (این ایس کیو) قرار دیا گیا۔سینٹرل ڈرگس لیباریٹریز میں 29 اور ریاستی ڈرگس ٹیسٹنگ لیباریٹریز میں 191 سیمپلز معیار پر ناکام قرار دیے گئے ہیں۔این ایس کیو کا مطلب ہے کہ ٹیسٹ کیے گئے متعلقہ بیچ کا سیمپل طے شدہ معیار پر کھرا نہیں اترا۔راجدھانی دہلی سے ملے نقلی دوا کے سیمپل میں 'ان آتھرائزڈ مینوفیکچررز' نے کسی دوسری کمپنی کے برانڈ کے نام کا استعمال کیا تھا۔سی ڈی ایس سی او کے مطابق نقلی دوا کا معاملہ جانچ کے دائرے میں ہے اور قانون اور اصول وضوابط کے تحت کارروائی کی جائے گی۔سی ڈی ایس سی او اور اسٹیٹ ڈرگ ریگولیٹرس مشترکہ طور پر ایسی دواؤں کی شناخت کر کے بازار سے ہٹانے کی کارروائی کرتی ہیں۔

'سنجیدہ، اصولی اور قانونی جدوجہد ہی بورڈ کا طریقۂ کار'

دھرنے کی اجازت نہ ملنا کمزوری یا موقف سے دستبرداری نہیں، سوشل میڈیا کی تنقید سے متاثر نہ ہوں: مسلم پرسنل لا بورڈ

نئی دہلی۔ پولیس کی جانب سے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کو 17 ستمبر کو دھرنے کی اجازت نہ دینے اور اس کے بعد بورڈ کی جانب سے دھرنا منسوخ کرنے کے فیصلے پر میڈیا اور سوشل میڈیا میں بعض افراد حقائق سے ناواقفیت کی بنا پر بورڈ کو سخت تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں اور بعض لوگوں نے تو اخلاقی حدود سے بھی تجاوز کیا ہے۔حقائق سے واقفیت کے بغیر بعض گوشوں سے تنقیدیں، بورڈ کو کمزور کرنے اور اسلام مخالف طاقتوں کو مضبوط کرنے کی نادانستہ کوشش ہے۔ظاہر ہے کہ ایک ذمہ دار ملت کے افراد سے اس نامناسب رویے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے جاری اپنے ایک بیان میں کہا کہ عوام ان گمراہ کن تبصروں سے متاثر نہ ہوں، اس لیے ضروری ہے کہ اس معاملے کے بعض اہم حقائق ان کے سامنے رکھے جائیں۔انہوں نے کہا:

(1) آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے قیام سے لے کر آج تک اس کے اکابر اور ذمہ داران نے ہمیشہ شریعت اور ملکی قانون کے دائرے میں رہ کر اپنی ذمہ داریاں انجام دی ہیں۔ بورڈ کے پہلے صدر حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ سے لے کر حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندویؒ تک بورڈ کا مزاج جذباتی سیاسی ردعمل کے بجائے سنجیدہ، قانونی اور اصولی جدوجہد پر مبنی رہا ہے۔اس کے فیصلے وقتی جذبات سے نہیں، بلکہ حالات کے گہرے تجزیے، امت کے مفاد اور دوررس نتائج کو سامنے رکھ کر کیے جاتے رہے ہیں۔

(2) بورڈ ایسا کوئی جذباتی فیصلہ نہیں کرتا جس کے نتیجے میں مسلم نوجوانوں کو غیر ضروری طور پر سڑکوں پر آنے اور حکومت کو ان کے خلاف سخت کارروائی کا موقع ملے۔موجودہ حالات میں جب پہلے ہی ہزاروں مسلم نوجوان جیلوں میں بند ہیں اور ان کے گھر والے ان کے لیے در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں، ایسے میں کسی بھی احتجاجی اقدام کے ممکنہ نتائج پر غور کرنا ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے۔احتجاج کا مقصد مسائل کا حل اور حقوق کا تحفظ ہے نہ کہ نوجوانوں کو ایسے خطرات سے دوچار کرنا جن کے نتائج پوری ملت کو بھگتنا پڑیں۔

(3) آج ملک میں برادرانِ وطن کے مختلف طبقات کی جانب سے حکومت کی پالیسیوں، سماجی ناہمواریوں اور اونچ نیچ کے خلاف آوازیں بلند ہو رہی ہیں، ریزرویشن کے مسئلے پر بھی بے چینی بڑھ رہی ہے۔ایک طرف برسر اقتدار پارٹی کا روایتی اپر کاسٹ ووٹ بینک ریزرویشن کے خلاف ہے تو دوسری طرف بی جے پی ملک کے پسماندہ طبقوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے ریزرویشن کی بات کر رہی ہے، اس کی وجہ سے خود پارٹی کے اندر شدید کشمکش اور بے چینی پائی جاتی ہے، بعض ریاستوں میں انتخابات قریب ہیں اور اس پارٹی کا ہمیشہ سے یہ طریقہ رہا ہے کہ اس نے ترقیاتی کاموں کے بجائے فرقہ وارانہ مسائل پر ووٹ حاصل کیے ہیں۔ان حالات میں ہر اقدام کے سیاسی اور سماجی اثرات کا جائزہ لینا ضروری ہے۔بورڈ کی کوشش ہے کہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھایا جائے جس سے حکمراں جماعت کو اپنے سیاسی مفادات کے لیے نئی توانائی حاصل کرنے یا عوامی توجہ کو اصل مسائل سے ہٹانے کا موقع ملے۔

(بقیہ صفحہ 3 پر)

چار ریاستوں کی 28 قانون ساز کونسل سیٹوں پر 23 اکتوبر کو ہوگی پولنگ

نئی دہلی (یواین آئی) الیکشن کمیشن نے منگل کے روز بہار، کرناٹک، مہاراشٹر اور اتر پردیش کی قانون ساز کونسلوں کی گریجویٹ اور ٹیچرز حلقوں سے خالی ہونے والی 28 سیٹوں پر دو سالہ انتخاب کا اعلان کیا ہے۔کمیشن کے مطابق انتخاب کے لیے نوٹیفکیشن 29 ستمبر کو جاری ہوگا، جبکہ نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ چھ اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔کاغذات نامزدگی کی جانچ سات اکتوبر کو ہوگی اور نام واپس لینے کی آخری تاریخ نو اکتوبر رہے گی۔متعلقہ انتخابی حلقوں میں 23 اکتوبر کو ووٹ ڈالے جائیں گے۔ووٹنگ صبح آٹھ بجے سے شام چار بجے تک ہوگی۔الیکشن کمیشن کے مطابق ووٹوں کی گنتی 27 اکتوبر کو کی جائے گی۔پورا انتخابی عمل 31 اکتوبر تک مکمل کر لیا جائے گا۔کمیشن نے انتخابی شیڈول جاری کرتے ہوئے متعلقہ حلقوں میں انتخابی ضابطہ عمل فوری طور پر نافذ ہونے کی بھی اطلاع دی ہے۔کمیشن نے کہا کہ انتخاب سے متعلق تفصیلی معلومات اس کی سرکاری ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔انتخابی حلقوں میں انتخابی عمل کے دوران تمام متعلقہ فریقوں کو نافذ العمل قواعد وضوابط اور ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ کی پاسداری کرنی ہوگی۔کمیشن کے مطابق بہار کی آٹھ سیٹوں پر انتخاب ہوگا جن میں چار گریجویٹ اور چار ٹیچرز حلقے کی ہیں۔

یوپی اسمبلی انتخاب سے قبل 10 راجیہ سبھا سیٹوں پر انتخاب کا اعلان

16 اکتوبر کو ہوگی ووٹنگ

اتراکھنڈ کی ایک سیٹ کے لیے دو سالہ راجیہ سبھا انتخاب نیز مغربی بنگال کی راجیہ سبھا کی ایک سیٹ کے ضمنی انتخاب کے لیے 16 اکتوبر کو ووٹ ڈالے جائیں گے۔

نئی دہلی۔(ایجنسی) اتر پردیش کی 10 راجیہ سبھا نشستوں اور اتراکھنڈ کی ایک راجیہ سبھا نشست سمیت مجموعی طور پر 11 نشستوں پر 16 اکتوبر کو انتخاب کا اعلان کر دیا گیا ہے۔دراصل اتر پردیش کے 10 راجیہ سبھا اراکین کی مدت کار 25 نومبر کو مکمل ہو رہی ہے۔موجودہ وقت میں ان 10 میں سے 8 نشستوں پر بی جے پی، ایک پر سماجوادی پارٹی اور ایک پر بہوجن سماج پارٹی کا قبضہ ہے۔بی جے پی اراکین میں سابق ڈی جی پی برج لال، سیما دویدی، نیرج شیکھر، گیتا شاکیہ، ہردیپ سنگھ پوری، ارون سنگھ اور بی ایل ورما شامل ہیں۔وہیں ڈاکٹر دنیش شرما کی مدت کار بھی 25 نومبر تک تھی، لیکن انڈمان اور نکوبار کا لیفٹیننٹ گورنر بنائے جانے کے بعد انہوں نے اس عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔اس لیے اس ایک نشست پر بھی انتخاب ہونا ہے۔اس کے علاوہ سماجوادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری رام گوپال یادو اور بی ایس پی کے رام جی گوتم کی مدت کار بھی اسی وقت مکمل ہو رہی ہے۔

غور کرنے والی بات یہ ہے کہ اتر پردیش اسمبلی میں 403 نشستیں ہیں۔گزشتہ ایک سال کے اندر اسمبلی کے 6 اراکین کی موت ہو چکی ہے۔اس لیے 397 اراکین مل کر راجیہ سبھا کی 10 نشستوں کے لیے ووٹ دیں گے۔ فارمولے کے مطابق اتر پردیش میں راجیہ سبھا کی ایک نشست کے لیے کم از کم 37 ووٹ درکار ہوتے ہیں، لیکن بی ایس پی کے اسمبلی رکن اوما شنکر کے انتقال کے بعد قانون ساز اسمبلی میں بی ایس پی کا کوئی رکن نہیں ہے۔ایسے میں راجیہ سبھا میں واحد رکن کی مدت کار مکمل ہونے کے بعد بہوجن سماج پارٹی وہاں صفر ہو جائے گی۔

ٹرمپ کا پھر ہندوستان-پاکستان جنگ رکوانے کا دعویٰ

جنیوا: (ایجنسی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک بار پھر بھارت اور پاکستان کے درمیان جنگ رکوانے کا دعویٰ کیا ہے۔انہوں نے منگل کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صدر بننے کے بعد سے انہوں نے آٹھ جنگیں ختم کرائی ہیں۔ٹرمپ نے اپنے خطاب میں پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف کو 'شاندار شخص' قرار دیا۔وہ اب تک 150 سے زائد مرتبہ بھارت اور پاکستان کے درمیان تنازع ختم کرانے کا کریڈٹ لے چکے ہیں۔تاہم ہندوستان نے کسی تیسرے ملک کی ثالثی یا مداخلت کے ذریعے دونوں ممالک کے درمیان جنگ بندی کرائے جانے کے دعوے کو مسترد کیا ہے۔

ٹرمپ نے اقوام متحدہ جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایران کو کسی بھی قیمت پر جوہری ہتھیار حاصل نہیں کرنے دیں گے۔انہوں نے ایرانی حکومت پر مشرق وسطیٰ اور اس سے باہر تشدد اور تباہی پھیلانے کا الزام عائد کیا۔ٹرمپ نے ایران کے جوہری پروگرام، غزہ میں جنگ بندی، روس-یوکرین تنازع اور عالمی تجارتی پالیسی سمیت مختلف امور پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ امریکہ نے ایران کے جوہری پروگرام کو آگے بڑھنے سے روک دیا ہے اور کہا کہ ایران کو جوہری طاقت بننے سے روکنا ان کی اولین ترجیح ہے۔انہوں نے کہا کہ امریکہ ایران کے خلاف مزید سخت اقدامات یا کسی نئے معاہدے کے امکانات پر غور کر رہا ہے۔ٹرمپ نے یہ بھی کہا کہ امریکی وسط مدتی انتخابات کے بعد ایران کے ساتھ نیا معاہدہ ہو سکتا ہے۔

امریکی حملے سے تنازع مزید وسیع ہونے کا ایرانی انتباہ

پیزشکیان جنرل اسمبلی میں ایران کا موقف پیش کریں گے

تہران، 22 ستمبر (یو این آئی) ایران نے خبردار کیا ہے کہ امریکہ کے کسی بھی نئے فوجی حملے سے تقریباً سات ماہ سے جاری تنازع مزید وسیع ہوسکتا ہے۔ یہ انتباہ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب صدر مسعود پیزشکیان سفارتی غیر یقینی صورتحال کے درمیان اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لیے نیویارک روانہ ہورہے ہیں۔ ایران کی نیم سرکاری خبررساں ایجنسی فارس کے مطابق اسلامی انقلابی گارڈ کور (آئی آر جی سی) کے ترجمان حسین محبی نے کہا کہ امریکہ کے کسی بھی نئے حملے کا جواب ایران اپنے ہتھیاروں کے ساتھ ساتھ "جنگ کے جغرافیے" میں بھی تبدیلی کرتے ہوئے دے گا۔ انہوں نے کہا کہ آئی آر جی سی پہلے ہی ایک طویل جنگ کے لیے تیار ہے۔ یہ انتباہ ایسے وقت آیا ہے جب امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ ایران کے حوالے سے متعدد اختیارات پر غور کررہے ہیں، جن میں دوبارہ فوجی کارروائی، اقتصادی دباؤ یا مذاکرات شامل ہیں۔ ٹرمپ نے یہ بھی کہا کہ وہ غالباً اقوام متحدہ کے اجلاس کے موقع پر پیزشکیان سے ملاقات کے لیے تیار ہوں گے، تاہم ایسی کسی ملاقات کا ابھی اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ پیزشکیان منگل کو تہران سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81ویں اجلاس میں شرکت کے لیے روانہ ہوئے، جہاں وہ بدھ کو خطاب کریں گے۔ امریکہ نے ایرانی وفد کے بعض ارکان کے لیے اقوام متحدہ کے سفر کی منظوری دی ہے، تاہم ان کی نقل وحرکت پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ایرانی حکام نے بتایا کہ پیزشکیان کی مواصلاتی ٹیم کے ارکان کو امریکی ویزے دینے سے انکار کر دیا گیا۔ ایران سے روانگی سے قبل پیزشکیان نے کہا کہ وہ تہران کے موقف کا "مضبوطی سے دفاع" کریں گے اور اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم کو بین الاقوامی برادری کے سامنے ایران کی صورتحال پیش کرنے کے لیے استعمال کریں گے۔ انہوں نے کہا، "ہم اس سے سربلند ہوکر نکلے اور یہ ہم سب کے لیے باعث عزت اور فخر ہے۔ لہٰذا ہم بین الاقوامی فورمز پر اپنے موقف کا مضبوطی سے دفاع کریں گے۔" انہوں نے کہا، "اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہم دنیا تک اپنا موقف، اپنی شکایات اور اپنی طاقت پہنچا سکتے ہیں۔" انہوں نے ایران میں شہریوں کی ہلاکتوں، جن میں میناب اور لامرد میں بچے بھی شامل ہیں، کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایران تنازع کے دوران ہونے والی ان کارروائیوں کو بھی اٹھائے گا جنہیں وہ خلاف ورزیاں سمجھتا ہے۔ دریں اثنا، ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اصرار کیا کہ موجودہ شکل میں اقوام متحدہ پر تہران کو "کوئی اعتماد نہیں" ہے۔ عراقچی نے کہا کہ پیزشکیان اقوام متحدہ سے اپنے خطاب میں ایرانی عوام کے حقوق اور مفادات کا دفاع کریں گے۔ انہوں نے غزہ، مغربی کنارے، لبنان اور ایران میں ہونے والے تشدد کی مغربی اور یورپی حکومتوں کی جانب سے ناکافی مذمت پر تنقید کی۔

وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ کو دنیا کا سب سے بڑا بین الاقوامی پلیٹ فارم قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ آیا یہ ادارہ امن، سلامتی اور انصاف کے اپنے اعلان کردہ مقاصد میں کامیاب رہا ہے یا نہیں، یہ ایک الگ سوال ہے۔ ان کے مطابق تہران کے لیے اہم بات یہ ہے کہ اقوام متحدہ اب بھی ممالک کو ایسا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے جہاں سے وہ اپنا موقف دنیا تک پہنچا سکتے ہیں۔ عراقچی نے کہا، "یہ دوسرا پہلو ہمارے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ہم نے ہر سال اس موقع کو اسلامی جمہوریہ ایران کے جائز موقف بی ہمارے معروف مؤقف بی کو پیش کرنے اور ایرانی عوام کے حقوق کے دفاع کے لیے استعمال کیا ہے۔" ٹرمپ اور ایرانی صدر دونوں کے نیویارک میں موجود ہونے کے دوران تنازع نے دنیا کے اہم ترین توانائی راستوں میں شمار ہونے والی آبنائے ہرمز سے بحری آمدورفت کو بھی متاثر کرنا جاری رکھا ہے۔ ایرانی حکام پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ تہران نے ثالثوں کے ذریعے آبنائے ہرمز دوبارہ کھولنے کے لیے امریکہ کو اپنی شرائط سے آگاہ کر دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ان شرائط میں جنگ کا خاتمہ، منجمد ایرانی رقوم کی رہائی اور امریکی بحری ناکہ بندی کا خاتمہ شامل ہے۔ عراقچی نے کہا کہ صدر مسعود پیزشکیان اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے اور نیویارک کے دورے کے دوران متعدد ملاقاتیں کریں گے۔ عراقچی کے مطابق پیزشکیان ایرانی اور غیر ملکی دانشوروں، میڈیا سے وابستہ شخصیات اور مفکرین سے ملاقات کریں گے۔

اقوام متحدہ میں ٹرمپ کا مصروف سفارتی ایجنڈا

یوکرین اور ایران تنازعات پر توجہ

نیویارک، 22 ستمبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو منگل کے روز اقوام متحدہ میں سفارت کاری کے ایک مصروف دن کا سامنا ہے، جہاں یوکرین اور ایران میں جاری جنگیں یورپ، مشرق وسطیٰ اور لاطینی امریکہ کے رہنماؤں کے ساتھ ان کی بات چیت میں نمایاں طور پر زیر بحث آنے کی توقع ہے۔ اس سے ایک روز قبل انہوں نے نیویارک سٹی کے میئر زوہران ممدانی سے گریسی مینشن میں ملاقات کی تھی۔ ٹرمپ نے پیر کو نیویارک میں اپنی مصروفیات کا آغاز گریسی مینشن کے دورے سے کیا، جو میئر کی سرکاری رہائش گاہ ہے۔ وہاں انہوں نے ممدانی کے ساتھ تقریباً ایک گھنٹے تک ملاقات کی۔ ملاقات سے قبل ٹرمپ نے اس تاریخی رہائش گاہ کو "دنیا میں میری پسندیدہ جگہوں میں سے ایک" قرار دیا اور نیویارک کے سابق میئروں کے ساتھ اپنے سابقہ دوروں کو یاد کیا۔ ٹرمپ اور ممدانی کے درمیان یہ ملاقات دونوں رہنماؤں کی سلسلہ وار ملاقاتوں میں تازہ ترین تھی۔ دونوں کے سیاسی نظریات میں نمایاں اختلافات ہیں، تاہم وہ نیویارک کو درپیش مسائل پر بات چیت جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان کی گفتگو میں رہائش اور شہر میں زندگی گزارنے کی لاگت کم کرنے کی کوششیں بھی شامل رہی ہیں۔ ٹرمپ کے منگل کے پروگرام میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کے بعد یورپ، مشرق وسطیٰ اور لاطینی امریکہ کے رہنماؤں سے ملاقاتیں شامل ہیں۔ طے شدہ ملاقاتوں میں برطانیہ کے وزیر اعظم اینڈی برنہم، یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی، وینزویلا کی عبوری رہنما ڈیلسی روڈریگز، ڈنمارک کی وزیر اعظم میٹے فریڈرکسن اور گرین لینڈ کے وزیر اعظم ینس فریڈرک نیلسن کے علاوہ کئی خلیجی ممالک کے رہنماؤں سے بات چیت شامل ہے۔ ڈ

شی جن پنگ ٹرمپ پر تائیوان کو ہتھیار روکنے کا دباؤ ڈالیں گے

واشنگٹن ملاقات میں 1982ء کے مشترکہ بیان کا حوالہ متوقع

بیجنگ۔ (ایجنسی)۔ چینی صدر شی جن پنگ رواں ہفتے اپنے دورہ واشنگٹن کے دوران امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے جو ملاقات کریں گے، اس میں قوی امکان ہے کہ شی ٹرمپ پر اس سلسلے میں دباؤ ڈالیں گے کہ واشنگٹن کو تائیوان کو ہتھیاروں کی ترسیل روک دینا چاہیے۔ واشنگٹن سے منگل 22 ستمبر کو موصولہ رپورٹوں میں نیوز ایجنسی روئٹرز نے اس معاملے میں تازہ پیش رفت سے باخبر تین مختلف ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ چینی سربراہ مملکت کی امریکی صدر سے یو ایس نیشنل آرکائیوز نامی ادارے میں جو ملاقات ہوگی، اس میں شی جن پنگ صدر ٹرمپ پر متوقع طور پر اس دلیل کے ساتھ دباؤ ڈالیں گے کہ امریکہ کو چین کے ساتھ مل کر 1982ء میں جاری کردہ ایک مشترکہ بیان کے مندرجات کے مطابق تائیوان کو کوئی ہتھیار فراہم نہیں کرنا چاہییں۔ چین تائیوان کو اپنا ایک باغی صوبہ قرار دیتا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ وہ اپنے اس "علیحدگی پسند" حصے کی طرف سے مکمل آزادی کے کسی بھی اعلان کو ہر حال میں روکنے کی پوری طاقت سے کوشش کرے گا۔ چین عشروں سے اس بات کے خلاف ہے کہ امریکہ تائیوان کو ہتھیار فروخت کرتا ہے۔ ساتھ ہی بیجنگ کی طرف سے ماضی میں متعدد مرتبہ یہ بھی کھل کر کہا جا چکا ہے کہ چین کے امریکہ کے ساتھ تعلقات میں تائیوان کا مسئلہ انتہائی اہم اور حساس ہے، جس کے بارے میں بیجنگ کبھی بھی کسی مصلحت پسندی سے کام نہیں لے گا۔ جہاں تک اس بارے میں امریکی موقف کا تعلق ہے، تو امریکہ کا کہنا ہے کہ وہ جمہوری نظام حکومت والے تائیوان کو اس کے دفاع کے لیے وسائل مہیا کرنے کا قانونی طور پر پابند ہے۔ مگر ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ دو ممالک کے طور پر امریکہ اور تائیوان کے مابین باقاعدہ سفارتی تعلقات آج تک قائم نہیں ہو سکے۔ جہاں تک تائی پے میں خود تائیوان کی حکومت کا تعلق ہے تو وہ اس جزیرے پر چینی ملکیت کے بیجنگ کے تمام دعووں کو سرے سے مسترد کرتی ہے۔ امریکہ اور تائیوان کے مابین ہتھیاروں کی ترسیل سے متعلق دفاعی شعبے میں تعاون کے حوالے سے یہ پہلو بھی قابل ذکر ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ابھی تک اس نئے دفاعی معاہدے کی منظوری نہیں دی، جس کے تحت واشنگٹن کو تائیوان کو تقریباً 14 بلین ڈالر مالیت کے ہتھیار فراہم کرنا ہیں۔

اقوام متحدہ جنرل اسمبلی اجلاس جنگوں اور بحرانوں کے سائے میں شروع

عالمی رہنماؤں کی نظریں تنازعات کے حل کی تجاویز پر مرکوز

جینوا۔ (ایجنسی)۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا امسالہ اجلاس ایک ایسے وقت پر شروع ہورہا ہے، جب دنیا کو مشرق وسطیٰ، یورپ اور افریقہ میں جنگوں کا سامنا ہے، بین الاقوامی سیاست انتشار کا شکار ہے اور عالمی معیشت کو کئی بحرانوں کا سامنا ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا سالانہ اجلاس دنیا بھر میں اپنی نوعیت کا ایسا سب سے بڑا اور کئی روزہ سیاسی اجتماع ہوتا ہے، جس میں شریک عالمی رہنما اپنی تقریروں اور باہمی ملاقاتوں میں دنیا کو درپیش چیلنجز کے حل تجویز کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔ عالمی ادارے کی جنرل اسمبلی کا امسالہ اجلاس نیویارک میں منگل 22 ستمبر کو شروع ہورہا ہے، جس سے پہلے روز خطاب کرنے والوں میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ بھی شامل ہوں گے۔ اس اجلاس کی خاص بات یہ ہے کہ عالمی سطح پر اپنی نوعیت کا سب سے بڑا سفارتی اجتماع سمجھا جانے والا یہ اجتماع اس سال ایسے وقت پر ہورہا ہے، جب فروری میں شروع ہونے والی ایران جنگ کے باعث مشرق وسطیٰ کا پورا خطہ ابھی تک بحران کا شکار ہے۔ اس کے علاوہ 2022ء میں روسی فوجی مداخلت کے ساتھ شروع ہونے والی یوکرین جنگ بھی ایک ایسا طویل یورپی جنگی تنازعہ بن چکی ہے، جو تاحال ختم نہیں ہوسکا، بلکہ اس میں گزشتہ کئی ہفتوں سے ہلاکت خیز شدت آچکی ہے۔ اسی طرح افریقہ میں سوڈان کی کئی سالہ خانہ جنگی بھی اب تک ہزارہا انسانوں کی موت اور لاکھوں کے بے گھر ہونے کا سبب بن چکی ہے۔ مجموعی طور پر عالمی سیاسی نظام بھی اس وقت وسیع تر انتشار اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، جبکہ عالمی معیشت کو بھی ایران جنگ کے باعث توانائی کے بحران سمیت کئی طرح کے بحرانوں کا سامنا ہے۔ ان حالات میں عالمی برادری کی نظریں اب اس لیے نیویارک کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ آج سے شروع ہونے والے جنرل اسمبلی کے اجلاس میں بین الاقوامی رہنما ان جنگوں، بحرانوں اور مسائل کے کیا حل تجویز کرتے ہیں اور آیا ان کی طرف سے آئندہ کئی دنوں کے دوران اپنی تقریروں میں کیے جانے والے وعدے اور امید پسندی کا اظہار مستقبل قریب میں دنیا کو موجودہ کے مقابلے میں واقعی زیادہ محفوظ، مستحکم، پرامن اور بہتر بنا سکیں گے۔

بحیرہ احمر میں یورپی یونین کا مشن مضبوط بنانے کا مطالبہ

کاجا کالاس نے اضافی جنگی بحری جہاز بھیجنے پر زور دیا

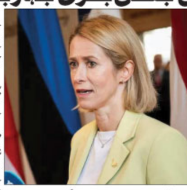

نیویارک، 22 ستمبر (یو این آئی) یورپی یونین کی نمائندہ اعلیٰ برائے خارجہ امور ٭ کاجا کالاس ٭ نے رکن ممالک سے، بحیرہ احمر میں یورپی یونین کے میری ٹائم سکیورٹی مشن کو مضبوط بنانے کے لیے، اضافی جنگی بحری اور ہوائی جہازوں کی تعیناتی کا مطالبہ کیا ہے۔ کاجا کالاس نے منگل کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے دائرہ کار میں منعقدہ یورپی یونین وزرائے خارجہ اجلاس میں شرکت کے بعد نیویارک سے جاری کردہ بیان میں خبردار کیا ہے کہ موجودہ بحری طاقت بڑھتے ہوئے خطرات سے نمٹنے کے لیے ناکافی ہے لہٰذا رکن ممالک کو بحیرہ احمر میں یورپی یونین کے میری ٹائم سکیورٹی مشن میں اضافی جنگی بحری اور ہوائی جہازوں کو بھیجنا چاہیے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آبنائے باب المندب کے ارد گرد بحری خطرات میں اضافے کے باعث آپریشن ایسپائیڈس کو وسعت دی جانی چاہیے۔ اگر بحیرہ اسود، آبنائے ہرمز اور باب المندب میں سیر و سفر معطل ہوتا ہے تو ان اہم سمندری گزرگاہوں کے اثرات ان کے اپنے محل وقوع سے کہیں زیادہ دور تک پھیل سکتے ہیں۔ کالاس نے کہا ہے کہ مشن کو بڑھتے ہوئے دباؤ کا سامنا ہے۔ یمن میں حوثیوں کے حملوں سے تجارتی بحری جہازوں کو بچانے میں مدد کے لیے 2024 میں آپریشن ایسپائیڈس شروع کیا گیا تھا۔ یہ دفاعی مشن بحیرہ احمر اور ارد گرد کے پانیوں میں کام کرتا اور تجارتی جہازوں کی حفاظت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ موجودہ سکیورٹی ماحول کا مناسب جواب دینے کے لیے آپریشن کو 10 سے زیادہ جنگی جہازوں کی ضرورت ہوگی۔ رائٹرز کے مطابق مشن کے پاس اس وقت چھ جنگی جہاز ہیں جن میں اٹلی اور یونان اہم تعاون کرنے والے ممالک میں شامل ہیں۔ کمک کے مطالبات کے باوجود، یورپی یونین کے رکن ممالک نے ابھی تک مشن کی ایک جامع توسیع کی یقین دہانی نہیں کروائی۔

آرکٹک سلامتی، سرمایہ کاری پر روبیو کی اتحادی وزرا سے بات چیت

خطے میں مشترکہ تعاون اور بنیادی ڈھانچے پر زور دیا گیا

واشنگٹن، 22 ستمبر (یو این آئی) امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے نیویارک میں کینیڈا، ڈنمارک، جزائر فارو، فن لینڈ، گرین لینڈ، آئس لینڈ، ناروے اور سویڈن کے وزرائے خارجہ سے ملاقات کی اور آرکٹک خطے کی سلامتی، سرمایہ کاری اور علاقائی تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔ ملاقات میں آرکٹک کے مشترکہ چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اتحادی ممالک کی مسلسل سرمایہ کاری اور باہمی رابطہ کاری کی "تزویراتی ضرورت" پر زور دیا گیا۔ اتحادی ممالک نے اتفاق کیا کہ آرکٹک کی سلامتی کے لیے "اس اہم خطے کے تحفظ" اور تزویراتی حریفوں کو روکنے کی خاطر مسلسل سرمایہ کاری ضروری ہے۔ بات چیت میں "خودمختار فوجی اور اقتصادی صلاحیتوں" کی ترقی، سرمایہ کاری کے تحفظ اور لچکدار بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کے ذریعے آرکٹک کی سلامتی کی زیادہ ذمہ داری اتحادی ممالک کی جانب سے اٹھانے پر توجہ مرکوز کی گئی، تاکہ قابل اعتماد رسائی یقینی بنائی جا سکے اور خطے میں مشترکہ قیادت کو تقویت ملے۔

یمن میں حوثیوں کی تزویراتی پہاڑی چوٹیوں پر قبضے کی لڑائی

یمن میں حوثیوں اور حکومتی فورسز کے درمیان لڑائی شدید ٭ ہزاروں مزید افراد بے گھر

صنعاء، 22 ستمبر (یو این آئی) یمن میں لڑائی شدت اختیار کر گئی ہے اور حوثی باغی بحیرہ احمر کے قریب تزویراتی اہمیت کی حامل پہاڑیوں پر کنٹرول کے لیے سعودی حمایت یافتہ حکومتی فورسز سے نبرد آزما ہیں۔ ایران کے حامی اس گروپ کے رہنما نے امریکہ کو تنازع میں براہ راست فوجی مداخلت کے خلاف خبردار کیا ہے۔ پیر کو ہونے والی جھڑپیں ایسے وقت میں ہوئی ہیں جب امریکہ اور اسرائیل کی ایران کے خلاف جنگ کے باعث خطے میں کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ یہ جھڑپیں 'نیویارک ٹائمز' کی اس رپورٹ کے بعد بھی سامنے آئیں کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اتوار کو حوثیوں کے خلاف فضائی حملوں کا حکم دیا تھا، لیکن آخری وقت میں یہ حملے منسوخ کر دیے۔ حکام کے مطابق حالیہ لڑائی میں کم از کم 674 افراد ہلاک اور ایک لاکھ 58 ہزار سے زیادہ افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ الجزیرہ کے عینی شاہدین کے مطابق حوثیوں نے اس ماہ یمن کے بحیرہ احمر کے ساحلی علاقوں، بشمول موخا بندرگاہ، پر قبضہ کرنے کے بعد اب صوبہ تعز اور لحج میں کہبوب پہاڑیوں پر قبضے کے لیے لڑائی شروع کر دی ہے۔ ان تزویراتی بلندیوں سے آبنائے باب المندب اور بحیرہ احمر میں واقع میون جزیرے پر نظر رکھی جا سکتی ہے اور ان پر کنٹرول حوثیوں کو ساحلی علاقے کو حکومت کے زیر کنٹرول جنوبی علاقوں سے کاٹنے کا موقع دے سکتا ہے۔ الجزیرہ کی تعز سے رپورٹنگ کرنے والی ماہ علی نے کہا، "حوثیوں کے موخا میں داخل ہونے، بندرگاہ پر قبضہ کرنے اور بعد میں میون جزیرے پر کنٹرول حاصل کرنے کے بعد وہ پہاڑی علاقوں کی جانب پیش قدمی یا ایسی کامیابیاں حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جن سے ان کا عقبی علاقہ محفوظ ہو سکے۔" انہوں نے کہا، "کہبوب اب مرکزی میدان جنگ ہے۔ آنے والے دنوں میں بھی یہی صورت حال برقرار رہ سکتی ہے، کیونکہ یہ پہاڑی علاقہ تزویراتی طور پر اہم ہے اور یہاں سے میون جزیرے پر نظر رکھی جا سکتی ہے۔" یہ لڑائی ایسے وقت میں ہوئی ہے جب میڈیا رپورٹس کے مطابق سعودی ولی عہد محمد بن سلمان امریکہ پر حوثیوں کے خلاف جنگ میں شامل ہونے کے لیے مسلسل زور دے رہے ہیں۔ حوثیوں نے ہفتے کو سعودی دارالحکومت ریاض پر حملے کا دعویٰ بھی کیا تھا، جو حالیہ کشیدگی میں اضافے کے بعد پہلی بار تھا۔ تاہم، اطلاعات کے مطابق واشنگٹن نے اب تک سعودی درخواستوں کو مسترد کیا ہے۔ 'نیویارک ٹائمز' نے پیر کو رپورٹ کیا کہ ٹرمپ انتظامیہ نے ریاض کی جانب سے نئی درخواستوں کے بعد اتوار کو حوثیوں کے خلاف فضائی حملے کرنے کی تیاری کر لی تھی، لیکن اس نے آخری وقت میں حملے منسوخ کر دیے، حتیٰ کہ فوجی اہلکار طیاروں پر بم لاد رہے تھے۔ حوثی رہنما عبدالملک الحوثی نے بھی ایک خطاب میں کہا کہ امریکہ سعودی عرب کے ساتھ مل کر ان کی فورسز کے خلاف کارروائی میں اضافے پر غور کر رہا ہے۔ حوثی رہنما نے کہا، "علاقائی حالات نے امریکہ اور اسرائیل کو کسی حد تک مصروف کر رکھا ہے، جس سے سعودی حکومت کے لیے مشکلات پیدا ہوئی ہیں، جو یمنی عوام کے خلاف اپنی جارحیت اور ناکہ بندی میں ان کی شرکت چاہتی ہے۔" تاہم انہوں نے امریکہ کو کشیدگی بڑھانے سے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ "جو شخص ظالم کی حمایت کرتا ہے، وہ اخلاقی، قانونی اور انسانی طور پر تمام نتائج کا ذمہ دار ہوتا ہے۔" انہوں نے پاکستان اور ترکی سے بھی، جنہوں نے سعودی عرب کے ساتھ باہمی دفاعی معاہدہ کیا ہے، تنازع میں ملوث نہ ہونے کی اپیل کی۔

تجزیہ کاروں کے مطابق ٹرمپ کی جانب سے مبینہ طور پر حملے واپس لینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی انتظامیہ ایسے خطے میں ایک نئی فوجی ذمہ داری لینے سے گریزاں ہے جہاں امریکی افواج پہلے ہی دباؤ کا شکار ہیں۔ مڈل ایسٹ انسٹی ٹیوٹ کے سینئر فیلو جیسن کیمبل نے کہا کہ صدر ٹرمپ کو اس مشکل صورت حال کا سامنا تھا کہ آیا ایسے عالمی رہنما کی مدد کی جائے جس کے ساتھ وہ اچھے تعلقات قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یا ایسے خطے میں ایک اور پیچیدہ فوجی محاذ کھولا جائے جہاں امریکی افواج پہلے ہی کافی مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکی فوج پہلے ہی "اعلیٰ درجے کے اسلحے کی خاصی مقدار استعمال کر چکی ہے" اور بہت سے "انٹرسیپٹرز کو دوبارہ ذخیرہ کرنے کی ضرورت ہے۔" دوسری جانب یمنی حکومتی فورسز نے کہا کہ انہوں نے آبنائے باب المندب کے قریب اور البیضا گورنری میں حوثی جنگجوؤں اور ان کی رسد کی لائنوں کو نشانہ بنایا جبکہ جنوب مغربی تعز میں حوثیوں کا ایک ڈرون بھی مار گرایا۔ تعز کی فوج کے چیف آف اسٹاف میجر جنرل عبدالعزیز المجیدی نے سرکاری خبررساں ایجنسی 'سبا' کو بتایا کہ فوجیوں اور اتحادی قبائلی جنگجوؤں نے حوثی زمینی فورسز کے ساتھ لڑائی کے بعد تعز کے مضافات میں "متعدد علاقوں کو آزاد کرا لیا"۔ الجزیرہ آزادانہ طور پر میدان جنگ سے متعلق ان دعووں کی تصدیق نہیں کر سکا۔

پینٹاگون میں ہوم لینڈ ڈیفنس بورڈ قائم، ہیگسیتھ سربراہ مقرر

نیا بورڈ ملکی سلامتی اور دفاعی حکمت عملی پر مشورہ دے گا

واشنگٹن، 22 ستمبر (یو این آئی) امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ پینٹاگون کے نئے قائم کیے گئے ایک مشاورتی بورڈ کی سربراہی کریں گے، جس کا مقصد ملکی سلامتی اور دفاع سے متعلق حکمت عملی کے حوالے سے مشورے فراہم کرنا ہے۔ "دی ہل" نے ڈیفنس نیوز کے حوالے سے بتایا کہ ہوم لینڈ ڈیفنس بورڈ (ایچ ڈی بی) کا باضابطہ اعلان 11 ستمبر کو فیڈرل رجسٹر میں کیا گیا تھا۔ یہ بورڈ وزیر دفاع کو امریکی سرزمین کے تحفظ سے متعلق پینٹاگون کے مطابق "مخصوص اور مربوط مشورے" فراہم کرے گا۔ بورڈ کے قیام سے متعلق دستاویزات میں کہا گیا ہے کہ اس نوعیت کا مشورہ "کسی دوسرے وفاقی مشاورتی ادارے، سرکاری ایجنسی یا متبادل ذریعے سے دستیاب نہیں ہے۔" پینٹاگون نے بدلتے ہوئے سلامتی کے ماحول کو بورڈ کے قیام کی ایک اہم وجہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ بڑی طاقتوں، ہم پلہ یا قریباً ہم پلہ اور باغی ریاستوں کے حریفوں، غیر ریاستی عناصر اور غیر روایتی سرگرمیوں سے پیدا ہونے والے خطرات تیزی سے پیچیدہ ہوگئے ہیں۔ "دی ہل" نے دستاویزات کے حوالے سے بتایا کہ "گزشتہ 10 برسوں کے دوران ہم پلہ، قریباً ہم پلہ اور باغی ریاستی حریفوں کے علاوہ غیر ریاستی عناصر اور دشمنانہ غیر روایتی سرگرمیوں سے لاحق خطرہ کم ہونے کے بجائے مزید شدید اور پیچیدہ ہوگیا ہے۔" ایچ ڈی بی امریکی فوج کی "نصف کرہ میں دفاعی پوزیشن اور داخلی سلامتی کی تیاری" کا آزادانہ جائزہ لے گا۔ پینٹاگون کے مطابق خاص طور پر مغربی نصف کرہ میں حریف ممالک اپنی اقتصادی، سائبر اور فوجی اثر و رسوخ میں اضافہ کر رہے ہیں۔ موجودہ وفاقی مشاورتی ادارے اپنے مخصوص دائرہ کار تک محدود ہیں اور اس لیے ملکی دفاع سے متعلق جامع فوجی مشورے فراہم نہیں کر سکتے۔ محکمہ ہوم لینڈ سکیورٹی کی مشاورتی کونسل "خصوصی طور پر شہری قانون نافذ کرنے، سرحدی انتظام اور ہنگامی ردعمل" پر توجہ مرکوز کرتی ہے اور اسے ٹائٹل 10 یا ٹائٹل 32 کے تحت ملکی سطح پر فوجیوں کی تعیناتی کے ساتھ ساتھ فوجی نوعیت کے بحرانوں سے نمٹنے کے بارے میں مشورہ دینے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ دستاویزات کے مطابق محکمہ خارجہ کا بین الاقوامی سلامتی مشاورتی بورڈ بھی سفارت کاری اور اسلحے پر کنٹرول کے معاملات تک محدود ہے اور شمالی وجنوبی امریکہ سے متعلق فوجی مہمات کے منصوبوں یا دفاعی حکمت عملیوں کا جائزہ لینے کے لیے "مناسب صلاحیت نہیں رکھتا"۔ پینٹاگون نے یہ بھی کہا کہ محکمہ کے اندرونی جائزے اور ٹھیکیداروں سے کرائے گئے مطالعات آزادانہ جانچ کی ضرورت کو مکمل طور پر پورا نہیں کر سکتے۔ قیام سے متعلق دستاویزات میں خبردار کیا گیا ہے کہ نئے بورڈ کے بغیر محکمہ دفاع کو "وطن کے تحفظ کے اپنے بنیادی مشن میں اسٹریٹجک اندھے مقامات" کا خطرہ لاحق ہے۔

آسٹریلوی وزیر کا ہندوستان اور سعودی عرب کا دورہ

عالمی توانائی سلامتی اور صاف توانائی پر مذاکرات متوقع

کینبرا، 22 ستمبر (یو این آئی) آسٹریلیا کے موسمیاتی تبدیلی اور توانائی کے وزیر کرس بوون اس ہفتے ہندوستان کا دورہ کریں گے، جہاں وہ صاف توانائی کی صنعت کے نمائندوں کے ساتھ گول میز کانفرنس کی صدارت کریں گے۔ یہ دورہ ایسے وقت ہو رہا ہے جب آبنائے ہرمز اور آبنائے باب المندب سے عالمی تیل اور گیس کی سپلائی کے راستوں میں خلل نے توانائی سلامتی سے متعلق بڑھتے ہوئے خدشات کو نمایاں کر دیا ہے۔ بوون نے کہا، "آسٹریلیا میں ایندھن کی فراہمی محفوظ ہے اور بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ ہمارے مضبوط تعلقات اس سلسلے میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔" آسٹریلوی وزیر اس ہفتے سعودی عرب کا بھی دورہ کریں گے، جہاں وہ آسٹریلیا کی ایندھن سلامتی کو مضبوط بنانے اور عالمی توانائی سلامتی کے معاملے پر بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ رابطہ کریں گے۔ بوون پہلے ہندوستان جائیں گے، جہاں وہ اپنے ہم منصب وزرا سے ملاقات کریں گے اور گجرات میں واقع جام نگر آئل ریفائنری کا دورہ کریں گے، جو دنیا کی سب سے بڑی تیل ریفائنری ہے۔ مذاکرات میں توانائی کے لچکدار نظام کو مضبوط بنانے اور جغرافیائی سیاسی رکاوٹوں کے باعث سپلائی اور قیمتوں میں آنے والے اتار چڑھاؤ سے متاثر ہونے کے خطرے کو کم کرنے میں قابل تجدید توانائی کے کردار پر توجہ مرکوز کیے جانے کی توقع ہے۔ وہ صاف توانائی کی صنعت کے نمائندوں کے ساتھ گول میز کانفرنس بھی کریں گے اور COP31 سے قبل بجلی کاری کے موضوع پر کلیدی خطاب کریں گے۔ اس میں عالمی توانائی سلامتی کو مضبوط بنانے اور بین الاقوامی رکاوٹوں کے باعث سپلائی اور قیمتوں میں ہونے والے اتار چڑھاؤ کے خلاف لچک پیدا کرنے میں قابل تجدید توانائی کے کردار کو اجاگر کیا جائے گا۔ آسٹریلیا کی وزارت برائے موسمیاتی تبدیلی و توانائی کی جانب سے جاری پریس ریلیز کے مطابق، بوون اس کے بعد سعودی عرب جائیں گے، جہاں وہ سعودی وزیر توانائی شہزادہ عبدالعزیز بن سلمان آل سعود کے ساتھ مشرق وسطیٰ کی بدلتی صورتحال پر براہ راست بات چیت کریں گے۔ مذاکرات میں ایسٹ-ویسٹ پائپ لائن کی بندش اور عالمی توانائی سلامتی پر اس کے اثرات بھی شامل ہوں گے۔ سعودی عرب کے دورے کے دوران بوون کنگ عبداللہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں قابل تجدید توانائی اور توانائی ذخیرہ کرنے کی ٹیکنالوجیز کے مرکز امتیاز کا بھی دورہ کریں گے۔ اس دورے میں مستقبل کی توانائی سلامتی میں بجلی کاری کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے گا، جو COP31 کی اہم ترجیحات میں شامل ہے۔ بوون نے کہا کہ بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ آسٹریلیا کا مسلسل رابطہ ملکی اور عالمی سطح پر توانائی سلامتی کو مضبوط بنانے میں مدد دے گا، جس میں COP31 میں مذاکرات کی قیادت میں آسٹریلیا کا کردار بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا، "مشرق وسطیٰ میں جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں وہ انتہائی تشویش ناک ہے اور یہ پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہے کہ آسٹریلیا اپنے قومی مفاد میں عالمی توانائی سلامتی اور اپنے ملک میں ایندھن کی سلامتی کے معاملات پر دیگر ممالک کے ساتھ رابطہ کرے۔"

ہر شخص کو انصاف فراہم کرنا حکومت کی اولین ترجیح: کیشو پرساد موریہ

نائب وزیر اعلیٰ نے جنتا درشن کے دوران عوامی شکایات سنیں، عہدیداروں کو فوری اور موثر ازالے کی ہدایت دی

لکھنؤ: 22 ستمبر۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے منگل کو اپنے کیمپ آفس، 7-کالی داس مارگ، لکھنؤ میں منعقدہ جنتا درشن (عوامی سماعت) کے دوران، ریاست کے مختلف اضلاع کے شہریوں کے مسائل کو سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ سنا۔ انہوں نے ہر شکایت کنندہ کے ساتھ انفرادی طور پر بات چیت کی اور متعلقہ عہدیداروں کو ان کے مسائل کے فوری، موثر، بروقت اور منصفانہ حل کے لیے ضروری رہنمائی فراہم کی۔ جنتا درشن میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی جن میں مرد، خواتین، بزرگ، نوجوان اور معذور شامل تھے۔ شکایت کنندگان نے نائب وزیر اعلیٰ کے سامنے زمین اور ریونیو تنازعات، طبی امداد، پنشن، مکان، سڑک، بجلی اور پانی، پولیس کارروائی، تعلیم اور روزگار سمیت مختلف موضوعات سے متعلق مسائل کو اٹھایا۔ مسٹر موریہ نے ہر معاملے کو سنجیدگی سے سنا اور متعلقہ عہدیداروں کو واضح ہدایات دیں کہ عوامی مسائل کے حل میں کسی بھی سطح پر کوئی سستی یا لاپرواہی نہیں ہونی چاہیے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جنتا درشن عوام سے براہ راست رابطے کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ یہ حکومت کو نچلی سطح کے حقیقی مسائل کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے، جس سے ان کے حل کے لیے موثر کارروائی ممکن ہوتی ہے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ہر شکایت کے فوری اور تسلی بخش حل کو یقینی بنائیں۔ مسائل کو محض رسمی طور پر حل نہیں کیا جانا چاہیے، بلکہ مکمل طور پر حل کیا جانا چاہیے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ متاثرہ فرد کو بار بار سرکاری دفاتر کے چکر لگانے کی ضرورت نہ پڑے۔ مسٹر موریہ نے کہا،" پریشان نہ ہوں، مسائل حل ہو جائیں گے اور حکومت کی طرف سے فراہم کی جانے والی سہولیات دستیاب ہوں گی۔ ضرورت مند اور مستحق لوگوں کو سرکاری فلاحی اسکیموں اور سرکاری سہولیات کا پورا فائدہ حاصل کرنا چاہیے۔"انہوں نے کہا کہ عوامی مفاد سب سے اہم ہے، اور ریاستی حکومت ہر شہری کے مسائل کو حل کرنے اور مستحق لوگوں کو ان کے حقوق اور سہولیات فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ہر کیس کے حل کے لئے متعلقہ افسر کی جوابدہی کو یقینی بنائیں اور تمام شکایات کو بروقت نمٹانے کو یقینی بنائیں۔ ایسے معاملات میں جن کے لیے سائٹ پر تفتیش یا معائنہ کی ضرورت ہوتی ہے، متعلقہ افسر کو ذاتی طور پر یا ایک ٹیم تشکیل دینی چاہیے تاکہ وہ اصل صورت حال کا جائزہ لے اور مؤثر حل کو یقینی بنائے۔ آراضی اور ریونیو سے متعلق معاملات کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے مسٹر موریہ نے متعلقہ ضلع مجسٹریٹوں کو ہدایت دی کہ وہ ریونیو اور پولیس محکموں کے افسران اور ملازمین کی ایک مشترکہ ٹیم تشکیل دیں اور انہیں جائے وقوعہ پر بھیجیں تاکہ قواعد کے مطابق موثر اور بامعنی حل کو یقینی بنایا جاسکے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ ہراساں کرنے اور زمینوں پر ناجائز قبضوں سے متعلق معاملات کو خصوصی سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ نمٹا جائے اور اگر ضروری ہوا تو قواعد کے مطابق سخت کارروائی کی جائے۔ اس دوران مسٹر موریہ نے خواتین، معذوروں اور بزرگوں کے مسائل کو ترجیح دی اور متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ان کے معاملات کو تیزی سے حل کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا مقصد نہ صرف شکایات سننا ہے بلکہ مسئلے کے مستقل اور تسلی بخش حل کو یقینی بنانا بھی ہے۔ انہوں نے وہاں موجود شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ حکومت ان کے مسائل کے حل کے لیے ہر ممکن اقدام کرے گی۔ انہوں نے عہدیداروں کو واضح ہدایات دیں کہ وہ عوام کے مسائل کے تئیں حساسیت، فوری اور جوابدہی کے ساتھ کام کریں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ جنتا درشن پر آنے والا کوئی بھی پریشان شخص اپنے مسائل کے ساتھ واپس نہ آئے۔

حضرت امام حسن عسکریؑ کی ولادت پر سجیں محفلیں، گھروں میں ہوئی نذر

شاعروں نے امام کی شان میں اپنے کلام پیش کیے

لکھنؤ۔ حضرت امام حسن عسکریؑ کی ولادت منگل کے روز بڑی خوشی و عقیدت کے ساتھ منائی گئی۔ ولادت کی خوشی میں شہر کی کربلاؤں، امام بارگاہوں، روضوں اور مساجد میں محفلوں اور نذر کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر کربلا ملکہ آفاق (گاروالی کربلا) میں شبیہ روضۂ سامرا میں جشن امام حسن عسکریؑ کا انعقاد کیا گیا۔ جشن کی محفل کو مولانا ابوطالب مہدی نے خطاب کیا۔ جشن کا آغاز قاری حسن عابد نے تلاوت قرآن پاک سے کیا، جبکہ نظامت عباس مہدی افتخاری نے کی۔ اس کے بعد شاعرِ اہل بیت اعجاز زیدی، نیر مجیدی، حسن فراز، ناصر زروالی، فدوی نقوی، فرید مصطفیٰ، مولانا میثم زیدی، مولانا حسن ظہیر، بلال، شان عابدی، حیدر رضا، خوشنود مصطفیٰ، ذیشان حیدر، شوم عارفی، طیب عباس، سرور دبیری، گلریز نقی، حسن عابد، قنبر نقوی، مولانا محمد عسکری، فرمان لکھنوی، دانش زیدی، فرمان، عباس علی دانش اور فرقان حسین وغیرہ نے امام کی شان میں اپنے کلام پیش کیے۔ محفل کا اہتمام بزمِ مودت نے کیا تھا۔ اسی طرح ہردوئی روڈ کے سرفراز گنج واقع جناتوں والی مسجد میں جشن امام عسکریؑ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوتِ کلامِ پاک سے شروع ہونے والی جشن کی محفل کو مولانا اعظمی حسین زیدی نے خطاب کیا۔ اس کے بعد شعرا نے امامؑ کی شان میں اپنے کلام پیش کیے۔ اس موقع پر دعائے توسل بھی پڑھی گئی۔ اس کے علاوہ لال مسجد، گولہ گنج میں بھی ایک محفل کا انعقاد کیا گیا۔ اس محفل کو مولانا فیض عباس مشہدی نے خطاب کرتے ہوئے امامؑ کی فضیلت و عظمت بیان کی۔ اس کے بعد شاعرِ اہل بیت تنویر زیدی، فیاض حسین، نایاب مرتضیٰ اور احمد سجاد وغیرہ نے اپنے کلام پیش کیے۔

مولانا سجاد نعمانی کی عیادت کو پہنچے عاصم وقار، جلد صحت یابی کی دعا کی

لکھنؤ۔ معروف اسلامی عالم دین مولانا سجاد نعمانی اپنے علاج کے سلسلے میں لکھنؤ آئے ہوئے ہیں۔ مولانا سجاد نعمانی کے بیمار ہونے کی اطلاع ملنے پر کانگریس لیڈر عاصم وقار نے مولانا سجاد نعمانی سے ان کی منشی پلیا واقع رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ اس دوران عاصم وقار نے مولانا سے ملاقات کر کے ان کی خیریت دریافت کی اور ان کے جلد صحت یاب ہونے کی دعا کی۔ عاصم وقار نے مولانا کے اہل خانہ سے بھی ملاقات کی اور کہا کہ مولانا ملک اور سماج کے لیے ایک انمول اثاثہ ہیں۔ وہ ہمارے لیے انتہائی قابل احترام ہیں۔ تعلیم، خواتین کی فلاح، سماجی اصلاح اور دیگر شعبوں میں مولانا کا بہت تعاون رہا ہے۔ عاصم وقار نے مولانا کے جلد صحت یاب ہونے کی دعا کی۔ مولانا سجاد نعمانی کے بیمار ہونے پر ان کے چاہنے والے اور حامی پریشان ہیں اور مولانا کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کر رہے ہیں۔

ایرا یونیورسٹی میں عالمی الزائمر ڈے پر خصوصی آگاہی پروگرام

لکھنؤ۔ ایرا یونیورسٹی کے شعبہ کلینیکل سائیکولوجی کی جانب سے 22 ستمبر 2026 کو عالمی الزائمر ڈے کے موقع پر ایرا یونیورسٹی، لکھنؤ کے یونیورسٹی بلڈنگ کی گراؤنڈ فلور پر واقع منی آڈیٹوریم میں خصوصی آگاہی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا مقصد الزائمر بیماری اور ڈیمینشیا، اس کی پیش رفت، ابتدائی شناخت، انتظام اور ڈیمینشیا سے متاثرہ افراد کی دیکھ بھال میں نگہداشت کرنے والوں کے اہم کردار کے بارے میں بیداری پیدا کرنا تھا۔ پروگرام کا آغاز ایرا یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) عباس علی مہدی اور پرو وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) فرزانہ مہدی کی دعاؤں سے ہوا۔ پروگرام کی اینکر مس انجیلا کاظمی نے معزز مہمانوں اور شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کا تعارف پیش کیا اور پروگرام کے مختلف مراحل سے سامعین کو آگاہ کیا۔ شعبہ کلینیکل سائیکولوجی، ایرا یونیورسٹی کے سربراہ و پروفیسر ڈاکٹر کرشنا دت نے استقبالیہ خطاب کیا۔ انہوں نے معزز مہمانوں، اساتذہ اور طلبہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے عالمی الزائمر ڈے منانے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ پروگرام میں ڈاکٹر رام منوہر لوہیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، لکھنؤ کے شعبہ نفسیات کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر عبدالقادر جیلانی نے خصوصی خطاب کیا۔ اپنی تفصیلی اور معلوماتی پریزنٹیشن میں ڈاکٹر جیلانی نے ڈیمینشیا کی پیش رفت، بیماری بڑھنے کے ساتھ ہونے والی تبدیلیوں اور ابتدائی مرحلے میں علامات کی شناخت کی اہمیت بیان کی۔ انہوں نے ڈیمینشیا سے متاثرہ افراد کی نگہداشت اور انتظام کے طریقوں پر بھی روشنی ڈالی اور نگہداشت کرنے والوں کو درپیش اہم ذمہ داریوں اور چیلنجز کا ذکر کیا۔ ڈاکٹر جیلانی نے کہا کہ ڈیمینشیا کی نگہداشت صرف بیماری میں مبتلا فرد تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کے لیے اہل خانہ اور نگہداشت کرنے والوں کی فعال شمولیت، سمجھ بوجھ، صبر اور جذباتی تعاون بھی ضروری ہے۔ انہوں نے بیماری کے دوران مناسب نگہداشت، بہتر رابطے، تحفظ اور تعاون کی اہمیت پر زور دیا۔ پروگرام میں شعبہ نیورولوجی کے سربراہ ڈاکٹر آر کے گرگ نے بھی شرکت کی، جس سے اس موقع کی علمی اور طبی اہمیت میں اضافہ ہوا۔ ایرا یونیورسٹی کی ڈپٹی رجسٹرار ڈاکٹر غزالہ زیدی بھی پروگرام میں موجود رہیں۔ خصوصی خطاب کے بعد پینل ڈسکشن کا انعقاد کیا گیا، جس میں ڈیمینشیا، نفسیاتی نگہداشت، طبی انتظام اور اہل خانہ و نگہداشت کرنے والوں کے کردار سے متعلق علمی تبادلہ خیال کیا گیا۔ پینل میں ایرا یونیورسٹی کے شعبہ کلینیکل سائیکولوجی کی سربراہ پروفیسر (ڈاکٹر) کرشنا دت، کالج آف نرسنگ، ایرا یونیورسٹی کی پرنسپل پروفیسر (ڈاکٹر) پرسکیلا سیمسن، ایرا کے لکھنؤ میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹلز کے شعبہ نفسیات کے ڈاکٹر کشا گرورما اور ایرا یونیورسٹی کے شعبہ نیوٹریشن اینڈ ڈائیٹیٹکس کی سربراہ ڈاکٹر کہکشاں پروین شامل تھیں۔ پروگرام نے ماہرین اور طلبہ کو ایک پلیٹ فارم فراہم کیا، جہاں الزائمر بیماری اور ڈیمینشیا کے بارے میں سمجھ بوجھ کو فروغ دینے کے ساتھ اس پیغام کو اجاگر کیا گیا کہ ابتدائی آگاہی، بروقت مداخلت، مناسب نگہداشت اور نگہداشت کرنے والوں کی معاونت ڈیمینشیا سے متاثرہ افراد کی زندگیوں میں مثبت فرق پیدا کرسکتی ہے۔ پروگرام کے اختتام پر شعبہ کلینیکل سائیکولوجی، ایرا یونیورسٹی کی اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر الپنا رستوگی نے اظہار تشکر کیا۔ انہوں نے معزز مہمانوں، مقررین، اساتذہ، طلبہ، منتظمین اور تمام شرکاء کا عالمی الزائمر ڈے 2026 کی کامیاب تقریب میں قیمتی شرکت اور تعاون کے لیے شکریہ ادا کیا۔

کھیل طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت سازی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی میں لان ٹینس اور بیڈمنٹن مقابلوں کا انعقاد

لکھنؤ، 22 ستمبر ۔خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے کورٹ میں وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا اور رجسٹرار وکاس کی موجودگی میں سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت لان ٹینس (مرد) اور بیڈمنٹن (خواتین) کے مقابلوں کا انعقاد کیا گیا۔ مقابلوں میں یونیورسٹی کے مختلف فیکلٹیز کے طلبہ و طالبات نے جوش وخروش کے ساتھ شرکت کرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کیا۔ مقابلوں کا افتتاح کرتے ہوئے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے تمام کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی اور کہا کہ کھیل طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت سازی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کھیلوں کے ذریعے طلبہ میں نظم وضبط، خوداعتمادی، ٹیم ورک، صبر وتحمل اور صحت مند مسابقت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ یونیورسٹی میں تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ کھیلوں کو بھی یکساں اہمیت دی جا رہی ہے تاکہ طلبہ اپنی صلاحیتوں کو مختلف میدانوں میں بروئے کار لاتے ہوئے ایک متوازن اور صحت مند زندگی کی جانب گامزن ہوں۔ پروفیسر اجے تنیجا نے کھلاڑیوں سے کہا کہ کامیابی کے لیے مسلسل محنت، لگن اور مثبت سوچ ضروری ہے۔ انھوں نے سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت منعقد ہونے والی کھیلوں کی ان سرگرمیوں کو طلبہ میں صحت مند طرزِ زندگی، باہمی تعاون اور سماجی ذمہ داری کے جذبے کو فروغ دینے کی ایک مؤثر کوشش قرار دیا۔ لان ٹینس کے فائنل مقابلے میں کامرس فیکلٹی کے ایان حیدر نے سوشل سائنسز فیکلٹی کے ہرش وردھن کو شکست دے کر چیمپئن شپ اپنے نام کی۔ وہیں بیڈمنٹن (خواتین) کے فائنل میں سوشل سائنسز فیکلٹی کی شیوانتی بھارتی نے کامرس فیکلٹی کی مہوش کو شکست دے کر فاتح کا اعزاز حاصل کیا۔ ان دونوں مقابلوں میں مدثر علی، مدت شکلا، ریحان خان، وشال، حمید، عارف، آدتیہ، محمد ریحان، آیوش رستوگی اور شاداب علی ریفری کی حیثیت سے موجود تھے۔ ان مقابلوں کے انعقاد ڈاکٹر محمد شارق، ڈاکٹر عارف عباس، ڈاکٹر حسن مہدی اور ڈاکٹر دیپیکا دیالو کے علاوہ اسپورٹس کلب کے اراکین نے اہم کردار ادا کیا۔

کانپور: تاجر کا بے دردی سے قتل، روڈ پر پڑی ملی لاش، سر جسم سے دور پڑا ملا

کانپور: 22 ستمبر (پی این ایس) کانپور کے بلہور میں منگل کی صبح تاجر راج کشور پٹوا (45) کا قتل کر دیا گیا۔ اس کی لاش بلہور مکن پور روڈ پر خورد کھوجن پور موڑ کے قریب سے ملی۔ ایک راہگیر نے سڑک پر لاش دیکھ کر پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر لاش کی شناخت کی اور پھر اہل خانہ کو اطلاع دی۔ راج کشور صبح 8 بجے کے قریب گھر سے یہ کہتے ہوئے نکلا تھا کہ وہ اپنی سائیکل پر دیوا گاؤں جا رہا ہے۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد گھر والوں کو اس کے قتل کی اطلاع ملی۔ اس کی لاش کے قریب سے اس کی سائیکل اور ایک رومال ملا ہے۔ پولیس کے مطابق سر جسم سے 10 سے 12 فٹ دور پانی سے بھرے گڑھے سے ملا۔ اہل خانہ نے کسی سے دشمنی کی تردید کی ہے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ ملزمان تیز دھار ہتھیار سے قتل کرنے کے بعد موقع سے فرار ہو گئے۔ متوفی اصل میں دیوہا گاؤں کا رہنے والا تھا اور اس وقت وہ اپنی بیوی مدھو اور تین بیٹیوں، شوبھی، انشی اور نینسی کے ساتھ بلہور شہر کے وشنو نگر میں رہتا تھا۔ وہ خواتین کے کاسمیٹکس کا کاروبار کرتا تھا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ڈی ایس پی ایس ایم قاسم عابدی اور اے سی پی انکت کمار جائے وقوعہ پر پہنچے۔ فورینسک ٹیم نے جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کر لیے۔

دیوریا میں شیو پال یادو کا دعویٰ: سپا کی حکومت بننے پر 24 گھنٹے میں ہوگی گنے کی ادائیگی

دیوریا: 22 ستمبر (پی این ایس) آنجہانی سابق ایم پی موہن سنگھ کے لیے منعقدہ تعزیتی اجلاس میں سماج وادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری شیو پال سنگھ یادو نے بی جے پی حکومت پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست اور ملک کو لوٹا گیا ہے۔ اگر ایس پی کارکن نظم وضبط کے ساتھ کام کریں گے تو وہ بی جے پی حکومت کو گرا کر اکھلیش یادو کی حکومت بنائیں گے۔ اسٹیج سے، انہوں نے ہاتھ اٹھا کر بھیڑ کی قیادت کی اور بے ایمان حکومت کو ہٹانے اور ایس پی حکومت بنانے کا حلف دلایا۔ انہوں نے کہا، ہم سب موہن سنگھ کو یاد کر رہے ہیں، ان کو خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں، اور ان کے نظریات پر عمل کرتے ہوئے ہم سماج وادی پارٹی کو مضبوط کریں گے۔ ہمارا ملک پہلے ہی پیچھے رہ گیا ہے، اور اتر پردیش بدعنوانی میں گھرا ہوا ہے۔ ہر کوئی دیکھ رہا ہے کہ آج دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے، وہ بھارتی حکومت اور بی جے پی کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہے، اور وہاں کی بی جے پی کی خارجہ پالیسیوں کی وجہ سے یہ پارٹی کی غلط پالیسی ہے۔ اسے ہٹانے میں کوئی دیر نہیں۔ کسانوں، مہنگائی اور بے روزگاری کے مسائل کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے سوال کیا، مجھے بتائیں، کیا آپ کو تیل مل رہا ہے؟ چینی کی قیمت کو کیا ہوا؟ کسانوں کو ان کی فصلوں کی مناسب قیمت نہیں مل رہی ہے، کھاد دستیاب نہیں ہے، اور نہروں میں پانی کم ہے۔ امتحانات صحیح طریقے سے منعقد نہیں ہو رہے ہیں، اور جب وہ ہوتے ہیں تو پرچے لیک ہو جاتے ہیں۔ ہسپتالوں میں نہ دوائیں ہیں نہ ڈاکٹر۔ طلبہ یونین کے انتخابات بھی نہیں ہو رہے۔ اس ضلع کی تمام شوگر ملیں بند ہیں۔ نیتا جی اور اکھلیش یادو نے ملیں شروع کیں اور کشی نگر میں ایک نیا کام کیا۔ اس بار دیوریا میں بھی شوگر مل قائم کی جائے گی۔ گنے کی ادائیگی 4 دن میں نہیں بلکہ 4 گھنٹے سے 24 گھنٹے کے اندر کی جائے گی۔ انہوں نے پرانی پنشن اسکیم کو بحال کرنے پر غور کرنے کا بھی وعدہ کیا۔ اس موقع پر آنجہانی موہن سنگھ کی بیٹی کنکلتا سنگھ نے بھی اپنے والد کو یاد کیا اور ان کے نظریات پر چلنے کی بات کہی۔ ضلع صدر ویاس یادو، سابق ایم ایل اے آشوتوش اپادھیائے، سابق وزیر رادھیشیام سنگھ، ایم پی راما شنکر ودیارتھی، اور اونیش یادو کے علاوہ ایس پی لیڈران اور کارکنان کی بڑی تعداد میٹنگ میں موجود تھی۔ ٹکٹ کے بارے میں پوچھے جانے پر، انہوں نے کہا، ٹکٹ مانگنے میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ سب کا حق ہے۔ لیکن کیا آپ اکھلیش یادو کو ایسی سیٹ پر منتخب کریں گے جہاں ان کی تائید ہو؟ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ ایس پی کی حکومت بنائیں گے۔

شاہ میناشاہ میں جشن غوث الوریٰ کا انعقاد

لکھنؤ۔ درگاہ حضرت مخدوم شاہ میناشاہؒ میں مینائی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام پانچواں غوث الوریٰ پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی کی صدارت میں جشن غوث الوریٰ کا انعقاد ہوا۔ جشن کا آغاز قاری محمد اسلام قادری نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ جشن غوث الوریٰ کے چھٹے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مولانا منور حسین بستوی نے کہا کہ محدث اعظمؒ کی زبان کبھی بھی جھوٹی باتوں سے ملوث نہ ہوئی آپ ہمیشہ سچ ہی بولتے اور اسی کی تلقین بھی کرتے۔ حتیٰ کہ آپ نے زندگی کے ان نازک لمحات میں بھی اپنی زبان کو جھوٹ سے محفوظ رکھا جب کہ ایک جنگل میں آنکھوں کے سامنے قافلہ لٹ رہا تھا۔ سردست سامانِ تجارت و نقدی رقمیں چھینی جارہی تھیں عین اسی لوٹ کے ہنگامے میں ڈاکوؤں نے آپ سے بھی نقدی کے متعلق پوچھا۔ آپ نے صاف صاف ظاہر فرمادیا کہ ہاں میرے پاس دینار ہیں اور اتنے دینار اس جگہ موجود ہیں۔ ڈاکوؤں نے آپ کی تلاشی تو نہیں لی تھی ایسی صورت میں اگر جھوٹ نہ بول کر صرف سکوت ہی اختیار فرمالیتے جب بھی آپ کی رقم کی پردہ پوشی ہوسکتی تھی۔ مگر آپ نے خاموشی کو بھی جھوٹ کے مترادف سمجھا جس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ چالیس دینار کے ساتھ قافلہ والوں کا مال بھی محفوظ ہو رہا اور ساتھ معصیت میں ڈوبے ہوئے رہزنوں کو توبہ کی توفیق بھی مل گئی۔ مولانا نے کہا کہ غوث اعظم کہ اس طرزِ عمل سے مسلمانوں اور خاص کر ان لوگوں کو کتنا موثر سبق ملتا ہے جو بلا وجہ بھی جھوٹ بولا کرتے ہیں اور حزب بیانی کی ایسی عادت پڑ گئی ہ کہ ان کے دلوں سے جھوٹ کے خطرناک نتائج کا احساس ہی سرے سے ختم ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر رضوان الرضا، مولانا منیر الدین، محمد سلم، سعید اللہ، عبدالغنی، دارالعلوم مخدوم شاہ میناشاہ کے طلباء نے بارگاہِ رسالت مآب و بارگاہِ غوثیت میں نعت ومنقبت کے اشعار پیش کئے۔ نظامت قاری محمد اجمل نے کی۔ اس موقع پر محمد رئیس، شوکت علی، محمد یونس، مجید بابا، محمد معین وغیرہ موجود رہے۔ صلوٰۃ وسلام وقل کے بعد مولانا منور حسین کی دعا پر جشن کا اختتام ہوا۔

صفحہ اول کا بقیہ

(4) بورڈ نے 17/ستمبر کے احتجاج کے لیے قانونی تقاضے پورے کیے تھے اور احتجاج کے تعلق سے بھرپور کوشش کی تھی اور تمام اسٹیک ہولڈرس سے بات بھی کر لی تھی؛ جنتر منتر پر بورڈ اس سے قبل بھی دو مرتبہ احتجاج کر چکا ہے، اس لیے توقع تھی کہ اس بار بھی اجازت حاصل ہو جائے گی؛ لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہوسکا اور آخر وقت میں اجازت کینسل کر دی گئی۔ مگر احتجاج کی اجازت نہ ملنے کو بورڈ کی کمزوری یا اپنے موقف سے دست برداری سمجھنا درست نہیں ہے۔

(5) بورڈ کی موجودہ انتظامیہ نے ملک کے مرکزی شہروں میں ایسے بڑے احتجاجات منعقد کیے ہیں، جن کی مثال اس سے قبل کم ہی ملتی ہے۔ ماضی کے حالات ایسے تھے کہ حکومت کے ساتھ گفت وشنید اور مذاکرات کا دروازہ کھلا ہوا تھا، لیکن موجودہ صورتِ حال میں مشکلات کی نوعیت مختلف ہے۔ حکومت نے نہ صرف اقلیتوں بلکہ اپوزیشن جماعتوں کے ساتھ بھی گفت وشنید کے دروازے بند کر رکھے ہیں اور مسلم مخالف اقدامات کو سیاسی فائدے کے لیے کھلے عام اختیار کیا جارہا ہے۔ ایسے ماحول میں احتجاجی حکمت عملی کے لیے پہلے سے زیادہ احتیاط، تدبر اور دوراندیشی درکار ہے۔

(6) آج کے حالات میں میڈیا کے ایک بڑے حصے کے کردار پر سنجیدہ سوالات اٹھ رہے ہیں، عوام میں انہیں بجا طور پر گودی میڈیا کہا جاتا ہے، یعنی ایسا میڈیا جو حکومت کی گود میں بیٹھا ہوا ہے اور حکومت کی منشاء کے مطابق کام کرتا ہے۔ ایسے ماحول میں ہر احتجاجی اقدام کے پیغام، اس کی پیش کش اور اس کے ممکنہ نتائج پر گہری نظر رکھنا ضروری ہے، بورڈ کا مقصد محض احتجاج کرنا نہیں، بلکہ ملت کے حقوق اور مسائل کو مؤثر انداز میں حکومت اور عوام کے سامنے پیش کرنا بھی ہے۔

(7) اگرچہ جنتر منتر پر دھرنا نہیں ہوسکا، لیکن احتجاج کا بنیادی مقصد، یعنی بورڈ کے موقف کو عوام اور متعلقہ حلقوں تک پہنچانا، ایک مختلف انداز میں زیادہ مؤثر طور پر سامنے آیا ہے۔ اجازت نہ ملنے کے بعد بورڈ کی پریس کانفرنس اور وضاحت کو میڈیا نے نمایاں طور پر نشر کیا۔ اس طرح بورڈ کی آواز ملک کے مختلف حصوں کے علاوہ بیرونِ ملک تک بھی پہنچی۔ یہ امر بھی قابلِ توجہ ہے کہ احتجاج کی اجازت نہ ملنے کے واقعے نے بورڈ کے موقف اور اس کی آواز کو وسیع پیمانے پر زیرِ بحث لایا، اس صورتِ حال سے یہ بات واضح ہوئی کہ بورڈ کے موقف اور اجتماعی آواز کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

(8) آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی تحریک دستور بچاؤ، ملک بچاؤ جاری ہے اور آئندہ بھی حالات، مواقع اور ماحول کے مطابق جاری رہے گی۔ بورڈ اپنے اصولی موقف سے دست بردار نہیں ہوا ہے اور ملت کے دینی، قانونی اور اجتماعی حقوق کے تحفظ کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گا، احتجاج کے طریقۂ کار اور وقت کا تعین حالات کے مناسب جائزے کے بعد کیا جائے گا۔

(9) آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ ملت کا ایک اجتماعی پلیٹ فارم ہے، جس میں مسلمانوں کی تمام دینی و ملی جماعتیں، مسالک، اہم دینی مدارس، ملک کے ممتاز علماء و دانشور شامل ہیں۔ بورڈ میں جہاں ایک طرف ملک کی مؤقر تنظیم جمعیت علماء ہند کے دونوں گروپس موجود ہیں، وہیں مرکزی جمعیت اہل حدیث، جماعت اسلامی ہند اور امارت شرعیہ پٹنہ بھی اس میں شامل ہے۔ بریلوی مکتبہ فکر اور مؤقر شیعہ علماء کی نمائندگی بھی ہے۔ اس کے مرکزی مناصب پر فقیہ ملت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (صدر)، مؤقر عالم دین اور ممتاز دینی رہنما مولانا سید ارشد مدنی، مولانا عبیداللہ خاں اعظمی (سابق ایم پی)، مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی، جناب سید سعادت اللہ حسینی، مولانا محمد علی محسن تقوی (نائب صدور)، مولانا محمد فضل الرحیم مجددی (جنرل سکریٹری)، مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی، مولانا سید بلال عبدالحی حسنی ندوی اور مولانا ڈاکٹر یاسین علی عثمانی (سکریٹریز) پر فائز ہیں اور مولانا سید محمود اسعد مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند بھی شامل ہیں۔ بورڈ کے تمام اہم فیصلے اس کی مجلس عاملہ میں اور مرکزی ذمہ داران کی موجودگی میں اتفاق رائے سے طے پاتے ہیں۔ ایک غلط تاثر یہ پیدا کیا جا رہا ہے کہ ایک دو افراد ہی بورڈ کے اہم فیصلے کرتے ہیں جو کہ خلاف حقیقت اور کذب بیانی ہے۔

ریلوے میں صاف و محفوظ پانی کی فراہمی، آبی نظام کی بہتری کے لیے خصوصی مہم

لکھنؤ۔ ہندوستانی ریل کے ذریعے آبی بنیادی ڈھانچے اور حفاظتی انتظام کو مضبوط بنانے سے متعلق ہدایات کے مطابق، شمالی ریلوے کے دہلی ڈویژن نے ریلوے اسٹیشنوں، کام کی جگہوں اور ریلوے رہائشی کالونیوں میں پانی کی فراہمی کے نظام کو بڑے پیمانے پر بہتر بنانے کے لیے ایک خصوصی مہم شروع کی ہے۔ اس مہم کا مقصد روایتی آخری نقطہ (اینڈ پوائنٹ) جانچ سے آگے بڑھ کر مسافروں اور ریلوے ملازمین کو صاف، محفوظ اور صحت بخش پینے کا پانی فراہم کرنا ہے۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق پانی ذخیرہ کرنے اور فلٹریشن ٹینکوں کی بڑے پیمانے پر صفائی اور بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے کا کام کیا جارہا ہے۔ یہ یقینی بنایا جارہا ہے کہ پانی ذخیرہ کرنے والے تمام ٹینک مناسب ڈھکنوں اور محفوظ وینٹس سے لیس ہوں، تاکہ بیرونی آلودگی کو روکا جاسکے۔ پانی کی مکمل تقسیم کے نیٹ ورک میں رساؤ کی گہری جانچ کی جارہی ہے۔ خراب پائپوں، نلوں اور والوز کی فوری مرمت اور تبدیلی کی جارہی ہے، تاکہ رساؤ کو روکا جاسکے اور پانی کے ضیاع کو کم سے کم کیا جاسکے۔ پینے کے پانی کی فراہمی کے نظام اور غیر پینے کے پانی کی یوٹیلیٹی لائنوں کے درمیان مکمل علیحدگی یقینی بنائی جا رہی ہے، تاکہ کسی بھی قسم کی کراس آلودگی کے امکان کو ختم کیا جاسکے۔ اسٹیشن احاطوں میں نصب واٹر کولروں اور واٹر وینڈنگ مشینوں (ڈبلیو۔ وی۔ ایم) سے منسلک آر۔ او۔ صاف کاری یونٹوں میں لگے فلٹر کینڈل/کارٹریج کی باقاعدہ سروسنگ، اوور ہالنگ اور ضرورت کے مطابق تبدیلی کی جا رہی ہے۔ اسٹیشنوں پر موجود واٹر کولروں اور مسافروں کے لیے پانی کی تقسیم کے مراکز کے آس پاس صفائی اور دیکھ بھال کی مہم لازمی طور پر چلائی جا رہی ہے، تاکہ اطراف کے علاقوں میں سو فیصد صفائی یقینی بنائی جا سکے۔ ریلوے کے طبی عملے اور انجینئرنگ ٹیموں کے ذریعے باقاعدگی سے پانی کے معیار کی سخت جانچ کی جا رہی ہے۔

شاملی کا علی: حق آیا اور باطل گیا، باطل کو تو مٹنا ہی ہے

ڈاکٹر سلیم خان

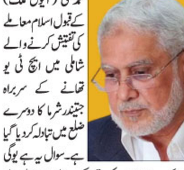

محمد علی (آیوش ملک) کے قبول اسلام معاملے کی تفتیش کرنے والے شاملی میں ایچ ٹی یو تھانے کے سربراہ جیتندر شرما کا دوسرے ضلع میں تبادلہ کردیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے یوگی ادیتیہ ناتھ کے ہوتے انتظامیہ کو یہ قدم کیوں اٹھانا پڑا؟ ایس پی نے اب اس معاملے کی تفتیش سٹی کوتوالی کے کرائم انسپکٹر راجندر سنگھ سدھو کے سپرد کیوں کی؟ محمد علی کو باپ کی غیر قانونی حراست سے نجات تو مل گئی مگر مقدمہ جاری ہے اور اس معاملے میں بھی عدالت آیوش ملک کے والد سمیت پولیس پر نقصان بھرپائی کا ہرجانہ لگا سکتی ہے۔ اس سے قبل پچھلے ہی ماہ الہ آباد ہائی کورٹ کے اسی جسٹس سندیپ جین نے اترپردیش حکومت اور بھاٹیہ نامی باپ کو حکم دیا تھا کہ وہ مشترکہ طور پر اپنی دو بالغ بیٹیوں کو 25 لاکھ روپے ہرجانہ ادا کریں۔ ان بیٹیوں نشو بھاٹیا (آمنہ، 35 سال) اور دیا بھاٹیا (زویا، 20 سال) نے ہندومت چھوڑ کر اپنی مرضی سے اسلام قبول کرلیا تو انہیں برسوں تک گھر میں غیر قانونی طور پر قید رکھا گیا تھا۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے تو آکریتی چودھری کے معاملے میں گیانیش کمار کی بیٹی میدھا روپم کو اپنی جیب سے ۵/لاکھ روپیہ ہرجانہ ادا کرنے کا حکم دے دیا اس لیے بعید نہیں کہ جیتندر شرما کو بچانے کے لیے تبادلہ کیا گیا ہو۔

جیتندر شرما کا جرم یہ ہے کہ اس نے 6/جون کو دوائیوں کے تاجر دیوراج ملک کی ایف آئی آر درج کی جس میں چاندنی قریشی پر یہ جھوٹا الزام لگایا گیا تھا کہ اس نے اپنے اہل خانہ کی مدد سے آیوش ملک کو محبت کے جال میں پھنسا کر اس کا مذہب تبدیل کرایا۔ اس معاملے میں پولیس نے چاندنی اور ان کے والد سمیت دیگر ملزمان کو فوراً گرفتار بھی کرلیا۔ چاندنی کے ماموں بھائی محمد سلیم نے اس بابت انکشاف کیا کہ وہ دیوراج ملک کے بھارت میڈیکل اسٹور سے تقریباً دو کلومیٹر دور رہتا ہے۔ اسٹور کے قریب ایک اسپتال میں چاندنی فزیوتھراپی کرتی تھی۔ سلیم کے مطابق آیوش اپنی والدہ کو لے کر وہاں آتا تھا اور وہیں آیوش نے چاندنی کے رابطے میں آیا۔ سلیم نے بتایا کہ چاندنی نے ابتدا ہی میں واضح کردیا تھا چونکہ وہ مسلمان ہے اور آیوش جٹ برادری سے تعلق رکھتا ہے، اس لیے وہ اس کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں رکھنا چاہتی۔ اس کے باوجود دیوراج ملک نے مبینہ طور پر سازش کے تحت ان کے خاندان کو اس معاملے میں پھنسا دیا۔

سلیم نے یہ الزام لگایا کہ چاندنی کو 'مہرہ' بنا کر پورے خاندان کے کئی افراد مثلاً تایا، چچا اور دیگر رشتہ داروں کے بیٹوں کو بھی اس معاملے میں شامل کرکے جھوٹے اور بے بنیاد الزامات کے تحت جیل بھیج دیا گیا۔ ان کی ذرا بھی غلطی یا کردار ہوتا تو وہ سزا کے مستحق ہوجاتے۔ محمد سلیم نے دعویٰ کیا کہ اگر چاندنی کا مقصد آیوش کو پھانسنا ہوتا تو وہ اس سے کورٹ میرج کرسکتی تھی، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر آیوش تو کئی برس سے مشرف بہ اسلام ہو داڑھی رکھے ہوئے تھا تو اس کے والد اور خاندان کو اس کا کیوں علم نہیں ہوا؟ ان کا دوسرا سوال یہ ہے کہ جن لوگوں کو دستخط تک کرنا نہیں آتا، وہ نکاح کیسے کرا سکتے ہیں؟ سلیم کا الزام ہے کہ پولیس و انتظامیہ نے گھر کے تالے توڑ کر اندر داخل ہوئی اور بیجا کارروائی کرکے خاندان کو بے گھر کردیا تھا جو غریب خاندان کے ساتھ کھلی 'ناانصافی' ہے۔ یوگی کے انتظامیہ نے یہ ظلم و جبر اس لیے کیا کیونکہ ڈبل انجن سرکار کے چلتے مسلمانوں کو اس قدر بدنام کرنے کے باوجود کسی ہندو نوجوان کا اسلام قبول کرلینا وزیر اعلیٰ کی ناک کا مسئلہ تھا۔

تھانہ انچارج جیتندر شرما کی بھی عصبیت کو اس لیے بھی چوٹ لگی کہ دیانند نگر کے رہنے والے دیوراج ملک شاملی ضلع کی کیمسٹ ایسوسی ایشن کے بارسوخ صدر ہیں۔ شہر کے ایک خوشحال علاقے میں ان کا مکان اور دو معروف میڈیکل اسٹورس ہیں۔ ان کی دو بیٹیوں کی شادی ہوچکی ہے، جبکہ بیٹا آیوش ملک بی فارما کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد میڈیکل اسٹور چلاتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ 6 جون کو دیوراج ملک نے کوتوالی میں شکایت درج کرادی کہ چاندنی قریشی نے ان کے بیٹے کو محبت کے جال میں پھنسا کر نہ صرف مذہب تبدیل کرادیا بلکہ اس کا نام محمد علی رکھوا دیا۔ ملک کے اندر 'لو جہاد' کے نام سے بڑا شور مچایا گیا کہ مسلمان لڑکے بھولی بھالی ہندو لڑکیوں کو دامِ محبت میں گرفتار کرکے ان کا مذہب تبدیل کروا لیتے ہیں مگر یہاں ایک بھولے بھالے ہندو لڑکے کو عشق و محبت کے جال میں پھنسانے کی دلچسپ واردات سامنے آئی تھی اور اس کے پیچھے آیوش کے دھن دولت پر قبضے کا الزام تھا۔ مال کی محبت میں گرفتار دنیا پرست لوگ اس کے آگے سوچ ہی نہیں پاتے؟

آیوش ملک نے چونکہ اپنا حلیہ بدل کر پہلے داڑھی بڑھائی اور پھر مسجد بھی جانے لگا تو اس کے گھر والوں کا ماتھا ٹھنکا اور جب وہ ایک تصویر میں مسجد کے اندر نماز پڑھتا ہوا دکھائی دیا تو دیوراج آپے سے باہر ہوگئے حالانکہ ایک اور تصویر میں وہ میڈیکل اسٹور پر بھی ٹوپی اور کرتا پاجامہ پہنے بیٹھا دکھائی دیا تھا۔ اس دوران یوگ سادھنا آشرم کے مہنت سوامی یشویر نے اپنی ویڈیو میں دعویٰ کردیا کہ بھارت میڈیکل اسٹور کے مالک دیوراج کے اکلوتے بیٹے کو چاندنی قریشی نے اپنے جال میں پھنسایا ہے اور دباؤ کے باعث پورے خاندان نے مذہب تبدیل کرلیا۔ اس اشتعال انگیز ویڈیو کے بعد ہندو تنظیموں نے احتجاج شروع کیا اور چاندنی کے گھر کے باہر دھرنا دینے کی دھمکی دی۔ ایف آئی آر کے ایک دن بعد پولیس نے چاندنی قریشی اور ان کے والد سمیت تین افراد کو گرفتار کرلیا نیز تقریباً ڈیڑھ ماہ تک عدالتی حراست میں رہنے کے بعد 24 جولائی کو عدالت سے باپ بیٹی کو ضمانت مل گئی۔ اس دوران آیوش ملک بانگِ دہل یہ اعلان کرتا رہا کہ دین اسلام کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنی مرضی سے اس نے اسلام قبول کیا ہے اور اگر اس کے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے پر سورج رکھ دیا جائے تب بھی وہ دین حق سے دستبردار نہیں ہوگا۔

اس کی ایمان افروز ویڈیوز کا سلسلہ جاری تھا کہ اچانک تقریباً 15 دن بعد آیوش کی ایک ویڈیو نے سب کو چونکا دیا۔ اس میں اس کی داڑھی غائب ہوگئی تھی، بال چھوٹے ہوگئے تھے اور پوجا کرتا ہوا نظر آرہا تھا۔ اس نے یہاں تک کہہ دیا کہ اپنی والدہ کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے وہ اپنی مرضی سے اپنے پرانے ہندو مذہب میں واپس آگیا ہے اور اس نے اپنے اہل خانہ سے معافی مانگ لی ہے۔ اس ویڈیو کو گودی میڈیا نے خوب اچھالا مگر اس کے اندر آیوش کے چہرے پر دباؤ کے اثرات نمایاں تھے اور صاف ظاہر ہو رہا تھا وہ کسی مجبوری کے تحت یہ سب کیا جارہا ہے۔ اس طرح بظاہر یہ معاملہ رفع دفع ہوگیا مگر 9/ستمبر کو محمد سلطان نے الہ آباد ہائی کورٹ میں عرضی دائر کرکے یہ الزام لگادیا کہ اس کے دوست آیوش کو زبردستی گھر میں قید کرکے رکھا جارہا ہے۔ عدالت نے 16 ستمبر کو عدالت میں آیوش کی پیشی کا حکم دیوراج کو دے دیا اور پھر سارا منظر نامہ ہی بدل گیا۔ 16 ستمبر کو الہ آباد ہائی کورٹ میں جسٹس سندیپ جین کی بنچ کے سامنے آیوش ملک نے عدالت کو بتایا کہ اس کی عمر تقریباً 31 سال ہے اور اس نے بی فارما تک تعلیم حاصل کی ہے۔ اس نے 2014 میں اپنی مرضی سے اسلام قبول کیا تھا اور وہ چاندنی قریشی سے شادی کرنا چاہتا ہے، تاہم اس کے والد اور خاندان کو یہ فیصلہ منظور نہیں ہے۔

آیوش نے یہ الزام بھی لگایا کہ اسے دھمکیاں دی گئیں اور جون 2026 سے گھر میں نظر بند کردیا گیا۔ اس کے جواب میں والد دیوراج ملک کا کہنا تھا کہ کچھ لوگوں نے ان کے بیٹے کا 'برین واش' کیا ہے اور ایک والد کی حیثیت سے وہ اپنے بیٹے کے مستقبل کے بارے میں بہت فکرمند ہیں۔ ان دونوں کا بیان سننے کے بعد عدالت نے کہا کہ آیوش ملک بالغ ہے اور اپنی زندگی سے متعلق فیصلے خود کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ عدالت کے مطابق وہ بغیر کسی دباؤ یا دھمکی کے اپنی مرضی سے مذہب اختیار کرنے اور چاندنی قریشی سے شادی کرنے کا فیصلہ کرسکتا ہے۔ عدالت نے تسلیم کیا کہ ایک والد کی حیثیت سے دیوراج ملک کا اپنے بیٹے کے مستقبل کو لے کر فکرمند ہونا فطری ہے، تاہم ایسی تشویش کسی بالغ شہری کے آئینی حقوق سے بالاتر نہیں ہوسکتی۔ آیوش کو اپنی مرضی سے اپنی پسند کے شخص کے ساتھ رہنے، اپنے مذہب پر عمل کرنے اور قانون کے مطابق شادی سے متعلق فیصلہ کرنے کا آزادانہ حق حاصل ہے۔ اس طرح تمام تر سیاسی، سماجی اور سرکاری مخالفت کے باوجود حق غالب اور باطل مغلوب ہوگیا۔ عدالتی فیصلے کے بعد آیوش کے والد دیوراج ملک نے گھٹنے ٹیک دیئے اور کہا کہ ہائی کورٹ کا فیصلہ انہیں منظور ہے۔ آیوش ان کا بیٹا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ اپنے بیٹے کے بغیر نہیں رہ سکتے نیز انہوں نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ آیوش اپنے خاندان کے ساتھ رہے۔ اس طرح صبر و استقامت کے ماہتاب محمد علی نے اس تاریک دور کو دین اسلام کی چاندنی سے منور کردیا۔ حق آیا اور باطل مٹا، باطل کو تو مٹنا ہی تھا۔

☆☆☆

نئی دہلی برکس اجلاس کی عالمی امن کیلئے حصولیابیاں

اعلامیہ میں جنگوں، دہشت گردی، فلسطین، سلامتی اور تعاون کے پہلو اجاگر ہوئے

پروفیسر عتیق احمد فاروقی

اگلے سال چین میں منعقد ہونے کے فیصلے کے تعین کے ساتھ نئی دہلی میں برکس اجلاس اختتام پذیر ہوا، لیکن عالمی امن کے حوالے سے اس اجلاس سے جو آواز بلند ہوئی ہے، اس کے دور رس نتائج مرتب ہوسکتے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی یہ اپیل بجا ہے کہ اہم معدنیہ اشیاء اور تکنیک کو اسلحے کے طور پر استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ جغرافیائی سیاسی کشیدگی کے سارے عالم کے لوگوں پر پڑنے والے منفی اثرات کے سبب برکس گروپ کے اندر باہمی تعاون بڑھانے سے متعلق باتوں کی بھی اپنی اہمیت ہے۔ وزیر اعظم مودی نے جب گزشتہ پندرہ روز قبل شنگھائی تعاون تنظیم کے کرغزستان اجلاس میں روسی صدر ولادیمیر پوتن سے ملاقات کی تھی، تب انہوں نے واضح طور پر کہا تھا کہ لامتناہی جنگ اب بند ہونی چاہیے۔ ہندوستان چاہتا ہے کہ اب کسی بھی قیمت پر جنگ رکے، کیونکہ جنگوں سے کئی طرح کی دشواریاں پیدا ہو رہی ہیں۔

اس لیے سارے عالم کی نظریں برکس کی نئی دہلی سربراہی کانفرنس پر ٹکی ہوئی تھیں۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ اس اجلاس کی میزبانی ہندوستان کے پاس تھی اور دوسری وجہ یہ کہ اس میں ایسے ایسے ممالک بھی شرکت کر رہے تھے جن کا ماضی ایک دوسرے کے خلاف رہا ہے۔ ایران اور متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کا رشتہ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ فی الحال دونوں ممالک برکس کے رکن ہیں اور پہلی بار اس پلیٹ فارم پر ایک ساتھ موجود تھے۔ فروری میں امریکہ کے ذریعے اسرائیل کے ساتھ مل کر ایران پر حملہ کیے جانے کے بعد تہران نے منہ توڑ جواب دیتے ہوئے یو اے ای کو بھی نشانہ بنایا تھا، جس سے اسے بھاری نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ اس بات کا خدشہ تھا کہ نئی دہلی میں شاید ہی دونوں ممالک کے درمیان اتفاق رائے پیدا ہوگا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مئی 2026 میں جب برکس کے وزرائے خارجہ کا اجلاس ہوا تھا، تب ان دونوں ممالک کے درمیان اتفاق رائے نہ ہونے کے سبب مشترکہ اعلامیہ جاری نہیں ہوسکا تھا۔

حالانکہ برکس اجلاس سے کچھ عرصے قبل ہندوستانی سفارت کاروں کی محنت رنگ لائی اور نئی دہلی میں متفقہ طور پر اعلامیہ جاری ہوسکا، جس میں بین الاقوامی سلامتی اور امن پر زور دیا گیا۔ نئی دہلی اعلامیہ کل 140 نکات پر مشتمل ہے، جس میں متعدد نکات بین الاقوامی امن اور سلامتی سے متعلق ہیں۔ جوہری تخفیف اسلحہ، مشرق وسطیٰ میں کشیدگی، کیوبا، ایران، غزہ میں امن کی کوشش، فلسطین بحران کا حل، سوڈان بحران، شام میں سیاسی تبدیلی، خلا میں اسلحے کی دوڑ روکنے، دہشت گردی اور سائبر سلامتی جیسے اہم موضوعات کا اس میں احاطہ کیا گیا ہے۔

غور طلب یہ بھی ہے کہ برکس جن تین ستونوں پر بنیادی طور پر ٹکا ہے، ان میں ایک سیاسی اور سلامتی تعاون ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عالمی امن و سلامتی، دہشت گردی کا مقابلہ کرنے اور بین الاقوامی اداروں میں اصلاح جیسے امور پر برکس کے رکن ممالک چرچا کریں گے اور سفارتی مدد کریں گے۔ باقی دو ستون اقتصادی اور مالی تعاون اور ثقافتی و عوامی روابط ہیں۔ اقتصادی اور مالی تعاون کے تحت تجارت، زراعت، بنیادی ڈھانچہ، توانائی، مالیات اور بینکاری جیسے شعبوں میں باہمی خوشحالی کو فروغ دینے کی کوشش کی جاتی ہے، جبکہ ثقافتی اور عوامی روابط کے تحت رکن ممالک کے شہریوں کے درمیان باہمی تعلقات بڑھانے، ثقافت، کھیل، تعلیم اور علمی تعاون وغیرہ کو مضبوط کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔

ان حالات میں نئی دہلی اعلامیہ سے بین الاقوامی سلامتی اور تعاون کے حوالے سے ایک نئی بنیاد اور ایک نیا دروازہ کھلتا دکھائی دیتا ہے۔ یوکرین جنگ کا براہ راست تذکرہ اعلامیہ میں نہیں کیا گیا ہے، لیکن برکس اجلاس کے دوران روسی صدر پوتن سے ہندوستانی وزیر اعظم مودی اور چینی صدر شی جن پنگ کی الگ الگ ملاقات ہوئی۔ ان ملاقاتوں میں یوکرین میں امن کی بحالی کے لیے تعاون اور مدد کی پیشکش کی گئی، جس کا پوتن نے خیر مقدم کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ برکس کی مشترکہ نشست سے الگ بھی یوکرین بحران کے حل کے لیے پختہ مذاکرہ ہوا ہے۔

جہاں تک ایران جنگ کا تعلق ہے، اعلامیہ میں اس پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ اگرچہ رکن ممالک یہی مانتے ہیں کہ مذاکرات اور سفارتی کوششوں سے ہی اس مسئلے کا حل نکلے گا، اس کا مطلب یہ ہے کہ سبھی ممالک نے ایک طرح سے اپنی پوزیشن واضح کردی اور کسی الزام تراشی میں الجھے بغیر سفارتی کوشش اور مذاکرات کو حل کا راستہ بتایا۔

یہ بات سمجھنے لائق ہے کہ برکس اعلامیے سے سلامتی کے بڑے بڑے مدعوں کو حل نہیں کیا جاسکتا۔ بے شک دنیا کی قریب نصف آبادی برکس کے رکن ممالک میں رہتی ہے اور عالمی جی ڈی پی کے ایک بڑے حصے پر ان کی نمائندگی ہے، پھر بھی کچھ مسائل انتہائی پیچیدہ ہیں۔ ان کو سلجھانے کی بنیادی ذمہ داری اقوام متحدہ اور اس کے متعلقہ اداروں کے پاس ہے۔ برکس کی حصولیابی یہی ہے کہ وہ جنگوں میں الجھے ممالک کو ایک شیڈ کے نیچے لانے، بات چیت کرنے اور اعلامیہ جاری کرنے کے لیے ان میں اتفاق رائے پیدا کرنے میں کامیاب رہا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو لڑائیاں ابھی جاری ہیں، ان کی لمبی تاریخ ہے۔ ایسے میں جب تک متعلقہ ممالک خود نہیں مانیں گے، تب تک ان جنگوں کو روکنا مشکل ہے۔ ایران اور یو اے ای کی پرانی باتیں چھوڑ کر آگے بڑھنے کی اپیل ایک بڑی بات ہے، لیکن ایران جنگ کا حل محض ایک دن میں ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح دہشت گردی پر زیرو ٹالرنس کو لے کر بنی رضامندی اور جموں و کشمیر میں دہشت گردی کی مذمت کا عالمی سطح پر اثر پڑے گا۔ نئی دہلی اعلامیہ میں 22 اپریل 2025 کو پہلگام میں ہونے والے دہشت گردانہ حملے کی سخت الفاظ میں مذمت بھی کی گئی ہے، جو ہندوستان کے لیے اس اجلاس کا ایک اہم پہلو ہے۔

ذکر یہ بھی ہے کہ برکس کے رکن ممالک آپس میں بھی الجھے ہوئے ہیں، جیسے ہندوستان اور چین۔ یہ صحیح ہے کہ بین الاقوامی اجلاسوں میں دو طرفہ مسائل کی چرچا نہیں ہوتی، لیکن اجلاس سے الگ ہٹ کر شی جن پنگ اور نریندر مودی کے درمیان جو گفتگو ہوئی، اس کا اثر لائن آف ایکچوئل کنٹرول (ایل اے سی) پر بھی پڑ سکتا ہے۔ یاد رہے کہ 2024 کے کازان برکس اجلاس میں وزیر اعظم مودی اور صدر شی جن پنگ کی ملاقات کے بعد ہندوستان اور چین کے تعلقات پر جمی برف پگھلنی شروع ہوئی تھی۔ نئی دہلی میں ہونے والی حالیہ ملاقات میں بھی دونوں رہنماؤں نے دو طرفہ تعلقات کو مستحکم کرنے اور ایک دوسرے کے بنیادی مفادات کے حوالے سے حساسیت کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت پر بات کی۔

مجموعی طور پر یہ کہنا مناسب ہے کہ بین الاقوامی امن اور سلامتی کی سنجیدہ کوشش برکس اجلاس میں کی گئی۔ ناقدین بھلے ہی یہ کہہ کر تنقید کریں کہ اس میں کوئی واضح روڈ میپ دکھائی نہیں دیتا، لیکن اگر بات چیت کے لیے لیڈروں میں اتفاق رائے پیدا ہوتا ہے اور پرانی دشمنی کی دیوار گرتی ہے تو وہ بھی اس تنظیم کی بڑی حصولیابی مانی جائے گی۔ برکس صرف تصفیے کا ماحول بنا سکتا ہے اور ایسا کرنے میں، ممکنہ طور پر، وہ کامیاب ہوا ہے۔

رابطہ نمبر: 9161484863

دیر آید، درست آید

فہیم اختر۔لندن

برطانیہ نے اسرائیل کے مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں جاری آبادکاری، آبادکاروں کے تشدد اور فلسطینیوں کی جبری بے دخلی کے خلاف جو قدم اٹھایا ہے، اس کا خیر مقدم کیا جانا چاہیے۔ لیکن اس خیر مقدم کے ساتھ ایک سوال بھی اپنی جگہ موجود ہے: آخر برطانیہ کو یہ فیصلہ کرنے میں اتنی دیر کیوں لگی؟ برطانیہ ان ممالک میں شمار ہوتا ہے جو بین الاقوامی قانون، انسانی حقوق اور جمہوری اقدار کی بات دنیا کے سامنے بڑے اعتماد سے کرتے ہیں۔ فلسطین کے معاملے میں بھی برطانوی حکومتیں برسوں سے اسرائیلی بستیوں کو غیر قانونی قرار دیتی رہی ہیں، فلسطینیوں کے خلاف تشدد پر تشویش کا اظہار کرتی رہی ہیں اور دو ریاستی حل کی حمایت کرتی رہی ہیں۔ مگر مسئلہ یہ تھا کہ تشویش کے بیانات بہت تھے، عملی اقدامات کم۔ اب، بالآخر، لندن نے محض الفاظ سے آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ 8 ستمبر 2026 کو برطانیہ نے اعلان کیا کہ مقبوضہ مغربی کنارے کی غیر قانونی اسرائیلی بستیوں سے آنے والی اشیا کی درآمد پر پابندی عائد کی جائے گی اور ان افراد و کمپنیوں کو بھی نشانہ بنایا جائے گا جو غیر قانونی آبادکاری کی مالی معاونت، تعمیر یا توسیع میں کردار ادا کر رہے ہیں۔ برطانوی حکومت نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ وہ اسرائیلی قبضے کو غیر قانونی سمجھتی ہے۔ یہ فیصلہ معمولی سفارتی بیان نہیں۔ یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ ایک ایسا ملک جو تاریخی، سیاسی اور سفارتی اعتبار سے اسرائیل کا قریبی اتحادی رہا ہے، اب یہ سمجھنے پر مجبور ہوگیا ہے کہ خاموشی یا صرف تشویش کا اظہار کافی نہیں ہے اور شاید یہی وہ مقام ہے جہاں برطانیہ کو داد بھی دینی چاہیے اور اس سے سوال بھی کرنا چاہیے۔ داد اس لیے کہ اس نے آخرکار عملی قدم اٹھایا، اور سوال اس لیے کہ یہ قدم بہت پہلے کیوں نہیں اٹھایا گیا؟

مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی آبادکاری کوئی نئی بات نہیں ہے۔ برسوں سے فلسطینی زمینوں پر بستیاں پھیلتی رہی ہیں۔ فلسطینی خاندانوں کی زندگی محدود ہوتی گئی، زمینوں اور گھروں پر دباؤ بڑھتا گیا اور آبادکاروں کے تشدد کے واقعات میں اضافہ ہوتا گیا۔ برطانوی حکومت نے جون 2026 میں بھی آبادکاروں کے تشدد کو مالی اور تنظیمی طور پر سہارا دینے والے افراد اور اداروں پر پابندیاں عائد کی تھیں اور خبردار کیا تھا کہ آبادکاری دو ریاستی حل کے لیے بنیادی خطرہ ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر یہ سب کچھ اتنے عرصے سے معلوم تھا تو پھر عالمی طاقتوں کو فیصلہ کن کارروائی کے لیے مزید کتنے گھروں کے اجڑنے، کتنے لوگوں کے زخمی ہونے اور کتنی زمین کے چھن جانے کا انتظار کرنا تھا؟

اگر برطانیہ کی پابندیاں واقعی صرف علامتی اور بے اثر ہیں تو پھر اتنا شدید ردعمل کیوں؟ اگر غیر قانونی آبادکاری کے خلاف کارروائی اسرائیل کی خودمختاری میں مداخلت ہے تو پھر فلسطینیوں کی زمین پر ایسی آبادکاری کو کس نام سے پکارا جائے جو خود عالمی برادری کی بڑی تعداد کی نظر میں بین الاقوامی قانون سے متصادم ہے؟ اور اگر اسرائیل یہ سمجھتا ہے کہ اس کے خلاف پابندیاں ناانصافی ہیں تو پھر سب سے مؤثر جواب یہی ہونا چاہیے کہ آبادکاری روکی جائے، آبادکاروں کے تشدد کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے اور فلسطینیوں کے بنیادی حقوق کو تسلیم کیا جائے۔ پابندیوں کا بہترین جواب پابندیوں کی مخالفت نہیں، پالیسی کی تبدیلی ہے۔ برطانیہ نے دیر کی، مگر راستہ درست چنا ہے۔

میں برطانیہ کی اس پالیسی کا خیر مقدم کرتا ہوں، اگرچہ اس کے نفاذ میں برسوں کی تاخیر پر سوال ضرور اٹھنا چاہیے۔ برطانیہ کے لیے یہ آسان فیصلہ نہیں تھا۔ اسرائیل کے ساتھ اس کے تاریخی تعلقات ہیں، دفاعی اور سفارتی تعاون ہے اور برطانوی سیاست میں اسرائیل کے معاملے پر شدید اختلافات بھی موجود ہیں۔ اس کے باوجود حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ بین الاقوامی قانون اور انسانی حقوق کے اصولوں کو محض سفارتی الفاظ تک محدود نہیں رکھا جاسکتا۔ یہی ایک جمہوری ملک کی اصل آزمائش ہوتی ہے۔ اصول اس وقت اصول نہیں رہتے جب ان پر عمل کرنا آسان ہو۔ اصول اس وقت ثابت ہوتے ہیں جب ان پر عمل کرنے کی قیمت بھی ادا کرنا پڑے۔ برطانیہ نے اگر یہ فیصلہ پہلے کیا ہوتا تو شاید آج حالات مختلف ہوتے۔ لیکن تاریخ میں بعض اوقات دیر سے اٹھایا گیا درست قدم بھی خاموشی سے بہتر ہوتا ہے۔ یعنی دیر آید، درست آید۔

آج فرانس، کینیڈا اور کئی دوسرے ممالک بھی اسی سمت میں قدم بڑھا رہے ہیں۔ برطانیہ کے اقدام کے ساتھ متعدد ممالک نے غیر قانونی اسرائیلی بستیوں سے متعلق تجارتی اقدامات کی حمایت یا تیاری کا اعلان کیا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ مسئلہ اب صرف فلسطین اور اسرائیل کے درمیان نہیں رہا۔ یہ بین الاقوامی قانون، انسانی وقار اور عالمی برادری کی ساکھ کا مسئلہ بن چکا ہے۔ فلسطین کے لیے انصاف دراصل اسرائیل کے لیے بھی امن ہے۔ فلسطینیوں کے حقوق کی حمایت کا مطلب اسرائیلی شہریوں کے حقوق سے انکار نہیں ہے۔ فلسطینیوں کے لیے آزادی کا مطالبہ اسرائیلی شہریوں کے لیے خوف کا مطالبہ نہیں ہے۔ اسی طرح اسرائیلی عوام کے تحفظ کی بات فلسطینیوں کی غلامی یا بے دخلی کا جواز نہیں بن سکتی ہے۔

آج دنیا کو دونوں قوموں کے لیے امن چاہیے۔ مگر امن طاقت کے توازن کا دوسرا نام نہیں ہے۔ امن انصاف کے بغیر پائیدار نہیں ہوتا۔ اگر ایک قوم کو مسلسل یہ احساس رہے کہ اس کی زمین چھینی جارہی ہے، اس کے گھر مسمار ہو رہے ہیں، اس کے بچوں کا مستقبل غیر یقینی ہے اور دنیا صرف تشویش کے بیانات جاری کررہی ہے تو وہاں امن کیسے قائم ہوگا؟ اور اگر دوسری قوم کو یہ خوف رہے کہ اس کے وجود اور سلامتی کو خطرہ ہے تو وہاں بھی پائیدار امن ممکن نہیں ہے۔ اس لیے حل واضح ہے: دو ریاستیں، دو قوموں کے حقوق، بین الاقوامی قانون کی پاسداری، غیر قانونی آبادکاری کا خاتمہ اور شہریوں کے تحفظ کی ضمانت۔ برطانیہ نے کم از کم اس سمت میں ایک قدم اٹھایا ہے۔ آج برطانیہ کے سامنے ایک تاریخی موقع ہے۔ اسے اپنے حالیہ فیصلے پر قائم رہنا چاہیے، مگر ساتھ ہی یہ بھی یقینی بنانا چاہیے کہ اس کی پالیسی اسرائیلی عوام یا یہودی برادری کے خلاف کسی نفرت کو جنم نہ دے۔ اسے ایک ہی اصول پر قائم رہنا چاہیے: نہ یہودیوں کے خلاف نفرت، نہ فلسطینیوں کے خلاف ظلم۔ نہ دہشت گردی کی حمایت، نہ ریاستی طاقت کے نام پر انسانی حقوق کی پامالی۔ نہ قبضے کی حمایت، نہ بے گناہ شہریوں کا قتل۔ برطانیہ اگر واقعی اپنے آپ کو قانون، جمہوریت اور انسانی حقوق کا علمبردار سمجھتا ہے تو اسے اس راستے پر مزید آگے بڑھنا ہوگا۔ صرف آبادکاروں کے خلاف پابندیاں کافی نہیں؛ جہاں بھی بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہو، وہاں بلا امتیاز اصولی موقف اختیار کرنا ہوگا۔

انسانی حقوق کسی ایک قوم کی جاگیر نہیں۔ انصاف کسی ایک مذہب کا نام نہیں ہے اور آزادی کسی ایک نسل کا حق نہیں ہے۔ اگر برطانیہ واقعی دو ریاستی حل، بین الاقوامی قانون اور انسانی وقار کا حامی ہے تو اسے اپنے اس فیصلے پر ثابت قدم رہنا چاہیے۔ فلسطین کے معاملے میں برطانیہ کی دیر سے بیداری قابلِ سوال ضرور ہے، مگر اس کی موجودہ بیداری قابلِ تحسین بھی ہے۔ فلسطین کے لیے انصاف دراصل دنیا کے ضمیر کا امتحان ہے اور برطانیہ نے اس امتحان میں دیر سے سہی، مگر ایک اہم قدم ضرور اٹھایا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ قدم محض ایک خبر نہ بنے، بلکہ ایک مستقل پالیسی بنے۔ اور شاید آنے والی تاریخ یہی لکھے کہ جب دنیا خاموش تھی، تب کم از کم ایک دن برطانیہ نے کہا تھا: بس، اب بہت ہو چکا۔ اس لیے آج برطانیہ سے یہی کہنا چاہیے۔ دیر آید، درست آید۔

fahimakhteruk@yahoo.co.uk
www.fahimakhteruk.com

خوراک، غذائی بے اعتدالی اور ماہرین غذا کی رہنمائی

ڈاکٹر سید اقبال ہاشمی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو صحت مند جسم، عقل اور قوتِ عمل عطا فرمائی ہے اور صحت کی حفاظت انسان کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ خوراک زندگی کی بنیادی ضرورت ہے، لیکن یہی خوراک اگر مقدار، معیار اور طریقۂ استعمال کے اعتبار سے بے اعتدال ہوجائے تو صحت بخش ہونے کے بجائے بیماریوں کا سبب بن سکتی ہے۔ آج کے دور میں ہماری غذائی عادات میں بہت تبدیلی آئی ہے۔ فاسٹ فوڈ، تلی ہوئی اشیا، بیکری کی مصنوعات، میٹھے مشروبات، زیادہ نمک اور چینی کا استعمال بڑھ گیا ہے، جبکہ جسمانی سرگرمی کم ہوتی جارہی ہے۔ اس کا نتیجہ موٹاپا، ذیابیطس، ہائی بلڈ پریشر، دل کے امراض، خون میں چکنائی کی زیادتی، جگر میں چربی اور دیگر کئی بیماریوں کی صورت میں سامنے آرہا ہے۔

غذائی بے اعتدالی سے کیا مراد ہے؟ غذائی بے اعتدالی سے مراد صرف زیادہ کھانا نہیں، بلکہ ضرورت سے کم کھانا، غیر متوازن غذا لینا، بہت زیادہ چکنائی، چینی، گھی، مکھن اور غیر صحت بخش چکنائیوں کا استعمال، نمک اور تلی ہوئی اشیا کا زیادہ استعمال، فاسٹ فوڈ اور میٹھے مشروبات کا کثرت سے استعمال، جبکہ پھل، سبزیوں اور فائبر کا کم استعمال بھی غذائی بے اعتدالی میں شامل ہے۔ کھانے کے اوقات میں بے قاعدگی اور جسمانی سرگرمی کے مقابلے میں زیادہ کیلوریز لینا بھی صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔ اس لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ہم کیا کھا رہے ہیں، کتنی مقدار میں کھا رہے ہیں، کتنی بار کھا رہے ہیں اور کس طریقے سے کھا رہے ہیں۔

آج کے دور میں غذائی بے اعتدالی کی بڑی وجوہات: آج فاسٹ فوڈ کا استعمال تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ بیکری کی مصنوعات، فرائیڈ چکن، سموسہ، برگر، کچوری اور دیگر تلی ہوئی اشیا وقتی طور پر ذائقے کی تسکین تو فراہم کرتی ہیں، لیکن ان کا بار بار استعمال جسم میں زیادہ کیلوریز، نمک اور غیر صحت بخش چکنائی پہنچاتا ہے۔ اسی طرح میٹھے مشروبات بھی غذائی بے اعتدالی کی ایک بڑی وجہ ہیں۔ کولڈ ڈرنکس، میٹھے جوس، انرجی ڈرنکس اور دیگر میٹھے مشروبات جسم کو ضرورت سے زیادہ چینی اور کیلوریز فراہم کرتے ہیں۔ مٹھائیاں، کیک، بسکٹ، چاکلیٹ اور بیکری کی دیگر اشیا کا زیادہ استعمال بھی وزن اور خون میں شوگر کی سطح بڑھانے کا سبب بن سکتا ہے۔ اس کے ساتھ جسمانی سرگرمی میں بھی واضح کمی آئی ہے۔ پہلے لوگ زیادہ پیدل چلتے تھے، جسمانی محنت کرتے تھے اور گھریلو کاموں میں بھی زیادہ سرگرمی ہوتی تھی، جبکہ آج گاڑیوں، لفٹ، موبائل فون اور کمپیوٹر کے زیادہ استعمال کی وجہ سے بیٹھنے کا وقت بڑھ گیا ہے اور جسمانی سرگرمی کم ہوگئی ہے۔ ایک اور اہم وجہ یہ ہے کہ کھانا بعض اوقات بھوک کے بجائے ذائقے، بوریت یا وقت گزاری کے لیے کھایا جاتا ہے۔ اس طرح انسان آہستہ آہستہ ضرورت سے زیادہ کھانے کا عادی ہوجاتا ہے اور وزن میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔

غذائی بے اعتدالی سے پیدا ہونے والی اہم بیماریاں: غذائی بے اعتدالی سے پیدا ہونے والی اہم بیماریوں میں ذیابیطس ایک اہم بیماری ہے۔ غیر متوازن غذا، زیادہ کیلوریز، وزن میں اضافہ اور جسمانی سرگرمی کی کمی ٹائپ 2 ذیابیطس کے خطرے کو بڑھا سکتی ہے۔ ذیابیطس کا اثر دل، آنکھوں، گردوں اور خون کی نالیوں پر بھی پڑ سکتا ہے۔ اس لیے صرف دوا لینا کافی نہیں، بلکہ غذا، جسمانی سرگرمی اور باقاعدہ طبی نگرانی بھی ضروری ہے۔ موٹاپا بھی غذائی بے اعتدالی کا ایک اہم نتیجہ ہے۔ جب انسان اپنی جسمانی ضرورت سے زیادہ کیلوریز لیتا ہے اور جسمانی سرگرمی کم ہوتی ہے تو وزن بڑھنے لگتا ہے۔ موٹاپا ذیابیطس، ہائی بلڈ پریشر، دل کے امراض، بعض اقسام کے سرطان، جوڑوں کے مسائل، نیند میں سانس کی رکاوٹ اور جگر میں چربی جیسے مسائل کا خطرہ بڑھا سکتا ہے۔ دل کے امراض میں بھی غذا اور طرزِ زندگی کا اہم کردار ہے۔ زیادہ نمک، غیر صحت بخش چکنائی، ضرورت سے زیادہ کیلوریز اور جسمانی سرگرمی کی کمی دل کے لیے نقصان دہ ہوسکتی ہے۔ دل کے مریضوں کو عموماً نمک اور تلی ہوئی اشیا کم استعمال کرنے، مناسب مقدار میں صحت بخش چکنائی، سبزیاں، پھل، ثابت اناج اور مناسب پروٹین استعمال کرنے کی ہدایت دی جاتی ہے۔ خون میں کولیسٹرول اور ٹرائی گلیسرائیڈز کی زیادتی بھی غذا اور طرزِ زندگی سے متاثر ہوتی ہے۔ زیادہ چینی اور کیلوریز، موٹاپا، جسمانی سرگرمی کی کمی اور بعض دیگر عوامل خون میں چکنائی کی سطح کو متاثر کرسکتے ہیں اور دل کے امراض کے خطرے میں اضافہ کرسکتے ہیں۔ فیٹی لیور یعنی جگر میں چربی کا جمع ہونا بھی آج کل ایک عام مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ زیادہ وزن، انسولین کے خلاف مزاحمت، ٹائپ ۲ ذیابیطس اور ضرورت سے زیادہ کیلوریز کا استعمال اس سے وابستہ ہوسکتا ہے۔ اس بیماری میں شروع میں اکثر واضح علامات نہیں ہوتیں، اس لیے وزن، خون میں شوگر، خون کی چکنائی اور ضروری ٹیسٹوں کی نگرانی اہم ہے۔ ہائی بلڈ پریشر میں بھی زیادہ نمک کا استعمال بعض افراد میں بلڈ پریشر بڑھا سکتا ہے۔ اس لیے کھانے میں نمک کم استعمال کرنا، کھانے پر اضافی نمک نہ چھڑکنا اور اچار و دیگر نمکین اشیا کے استعمال میں احتیاط کرنا ضروری ہے۔ غذائی بے اعتدالی نظامِ ہاضمہ کو بھی متاثر کرسکتی ہے۔ بدہضمی، قبض، تیزابیت، سینے کی جلن اور پیٹ میں ابھارہ جیسے مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔ مناسب مقدار میں فائبر، سبزیاں، پھل اور جسمانی سرگرمی ان مسائل سے بچاؤ میں مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔

بچوں پر غذائی بے اعتدالی کے اثرات: بچوں میں فاسٹ فوڈ، بسکٹ، چاکلیٹ، نمکین اشیا اور میٹھے مشروبات کا زیادہ استعمال، اسکرین ٹائم میں اضافہ اور کھیل کود میں کمی بھی تشویش کا باعث ہے۔ اس طرزِ زندگی سے بچوں میں موٹاپے اور مستقبل میں میٹابولک بیماریوں کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ بچوں کی غذا میں متوازن خوراک اور جسمانی سرگرمی کو اہمیت دینا ضروری ہے۔

ماہرین غذاء کی بنیادی رہنمائی: ماہرین غذائیت کے مطابق صحت مند رہنے کے لیے کسی ایک خاص یا جادوئی غذا کی ضرورت نہیں، بلکہ متوازن غذا اور مناسب طرزِ زندگی بنیادی اصول ہیں۔ کھانے میں سبزیوں اور سلاد کا مناسب حصہ، پروٹین کے لیے دال، چنا، لوبیا، مچھلی، انڈا یا مناسب مقدار میں گوشت، جبکہ توانائی کے لیے روٹی، چاول یا دیگر مناسب نشاستہ دار غذائیں شامل ہونی چاہئیں۔ البتہ ذیابیطس، دل، جگر یا کسی دوسری بیماری کے مریض کے لیے غذا کی مقدار اور نوعیت بیماری کے مطابق مقرر کی جانی چاہیے۔ غذا میں موسمی سبزیاں، سلاد، مناسب مقدار میں پھل، دالیں، چنے، ثابت اناج، دودھ یا دہی، مچھلی، انڈا، مناسب مقدار میں گوشت اور گری دار میوے شامل کیے جاسکتے ہیں۔ پانی کا مناسب استعمال بھی ضروری ہے۔ کولڈ ڈرنکس اور دیگر میٹھے مشروبات، بہت زیادہ مٹھائیاں، تلی ہوئی اشیا، فاسٹ فوڈ، بہت زیادہ نمکین کھانے اور بیکری کی مصنوعات کے زیادہ استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے۔

زندگی میں تین چیزوں کو ساتھ لے کر چلنا ضروری ہے: متوازن غذا، مناسب جسمانی سرگرمی اور پوری و مناسب نیند۔ بڑی عمر کے افراد کے لیے بھی غذا کا انتخاب خاص اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ عمر کے ساتھ جسم کی ضروریات اور غذا برداشت کرنے کی صلاحیت میں تبدیلی آسکتی ہے۔ انہیں نمک اور مٹھائیوں کے استعمال میں احتیاط، مناسب پروٹین، سبزیاں، پھل، پانی اور ہلکی جسمانی سرگرمی کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے۔ اگر کوئی بیماری موجود ہو تو ڈاکٹر یا ماہر غذائیت سے مشورہ ضروری ہے۔

ایک عمومی عوامی رہنمائی کے طور پر متوازن غذائی چارٹ: ایک صحت مند فرد کے لیے عمومی طور پر پیر کے دن ناشتے میں دو روٹی، ایک انڈا اور دہی، دوپہر میں دو روٹی، دال اور سبزی، شام میں ایک پھل اور رات میں دو روٹی کے ساتھ سبزی یا دال لی جاسکتی ہے۔ منگل کے دن ناشتے میں مناسب مقدار میں دلیہ یا روٹی کے ساتھ انڈا اور دہی، دوپہر میں مناسب مقدار میں چاول، دال اور سلاد، شام میں ایک پھل اور رات میں دو روٹی کے ساتھ سبزی یا دال لی جاسکتی ہے۔ بدھ کے دن ناشتے میں روٹی، انڈا یا دہی، دوپہر میں دو روٹی، دال یا سبزی، شام میں چکن اور سلاد، شام میں پھل اور رات میں دال یا سبزی کے ساتھ روٹی لی جاسکتی ہے۔ جمعرات کے دن ناشتے میں دلیہ اور دودھ، دوپہر میں دال، روٹی اور دہی، شام میں پھل اور رات میں دو روٹی کے ساتھ مناسب مقدار میں گوشت اور سبزی لی جاسکتی ہے۔ جمعہ کے دن ناشتے میں روٹی، انڈا اور دہی، دوپہر میں چکن، دو روٹی اور سلاد کے ساتھ پھل، شام میں ایک پھل اور رات میں ہلکی دال یا سبزی کے ساتھ دو روٹی لی جاسکتی ہے۔ ہفتہ اور اتوار کو بھی غذا میں دال، سبزی، روٹی، چاول، مچھلی یا مناسب مقدار میں گوشت، سلاد، دہی اور پھل کو شامل رکھا جاسکتا ہے اور کھانے کی مقدار جسمانی ضرورت کے مطابق ہونی چاہیے۔ اس کے ساتھ بادام، اخروٹ اور دیگر گری دار میوے مناسب مقدار میں استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ صحت مند فرد مختلف اقسام کے پھل کھا سکتا ہے، جبکہ ذیابیطس کے مریض کو پھل مکمل طور پر چھوڑنے کی ضرورت نہیں، البتہ انگور، کیلا، چیکو اور آم جیسے پھلوں کی مقدار پر خاص توجہ دینی چاہیے۔ امرود، سنگترہ اور پپیتا بھی مناسب انتخاب ہوسکتے ہیں۔ ذیابیطس یا دل کے مریضوں کے لیے غذا کی مقداران کی بیماری اور ڈاکٹر یا ماہر غذائیت کے مشورے کے مطابق ہونی چاہیے۔ انسولین استعمال کرنے والے مریض کھانا چھوڑنے یا اچانک بہت کم غذا لینے سے پہلے اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔ دل کے مریض اچار اور بہت زیادہ نمکین اشیا سے احتیاط کریں، جبکہ موٹاپے کے شکار افراد سبزیوں اور سلاد کا استعمال بڑھائیں اور مٹھائیوں، تلی ہوئی اور زیادہ کیلوریز والی غذاؤں کو کم کریں۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ متوازن غذا صحت مند زندگی کی بنیاد ہے۔ دل، گردے، جگر یا کسی دوسری بیماری کے مریض، نیز بہت زیادہ تلی ہوئی اشیا اور نمک استعمال کرنے والے افراد اپنی غذا کی مقدار اور نوعیت کو اپنی بیماری، وزن اور طبی رپورٹس کے مطابق رکھیں۔ ایک اصول ہمیشہ سامنے رہنا چاہیے کہ غذا بیماری کے مطابق اور غذا کی مقدار مریض کے مطابق ہونی چاہیے۔ صحت کی حفاظت صرف دوا سے نہیں بلکہ درست غذا، مناسب جسمانی سرگرمی، اچھی نیند اور متوازن طرزِ زندگی سے بھی ممکن ہے۔

صدر آل انڈیا محمدی مشن، لکھنؤ 9696387766

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شیعوں سے امیدیں

مولانا سید علی ہاشم عابدی

جس طرح ایک مہربان باپ اپنی تمام شفقتوں اور محبتوں کو اپنی اولاد پر نچھاور کردیتا ہے تاکہ اسے مستقبل میں کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اور اسکی یہ محبتیں اور شفقتیں کسی حالت، وقت اور موسم میں نہ فقط متاثر نہیں ہوتیں بلکہ زندگی کے آخری لحات تک اسے اپنے بچوں کی فکر لاحق رہتی ہے۔لیکن اولاد پر اپنی ہستی مٹا دینے والے باپ کو بھی اولاد سے کچھ توقعات ہوتی ہیں اگرچہ ان توقعات میں خود اولاد ہی کا فائدہ ہوتا ہے جیسے وہ اچھی تعلیم و تربیت حاصل کرلے اور نیک وصالح بن جائے وغیرہ اور جب اولاد اپنے ماں باپ کی توقعات پر کھری اترتی ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں۔اگر خدا نخواستہ اولاد صحیح نہ نکلی تو انہیں رنج وغم اور شرمندگی ہوتی ہے۔

رحمن و رحیم پروردگار نے جن ذوات مقدسہ کو اپنی مخلوقات پر حجت اور اپنا ولی وخلیفہ بنا کر لوگوں کا امام بنایا ہے انکو اپنے چاہنے والوں اور شیعوں سے والدین سے کہیں زیادہ محبت اور ماں باپ سے کہیں زیادہ انکی فکر ہوتی ہے۔اور انکو بھی اپنے شیعوں سے کچھ امیدیں اور توقعات ہوتی ہیں۔ جس طرح والدین کی توقعات خود اولاد کے لئے مفید ہوتی ہیں ویسے ہی امام معصوم کی امت سے جو توقعات ہیں وہ خود امت کے لئے مفید ہیں۔اور جب کوئی ان توقعات پر کھرا اترتا ہے تو معصومین علیہم السلام مسرور ہوتے ہیں اور اگر کھرا نہیں اترتا غمگین ہوتے ہیں۔

ذیل میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی ان چند احادیث شریف کو پیش کیا جارہا ہے جن میں امام عالی مقام نے شیعوں کے صفات بیان فرمائے ہیں جن کے جاننے اور ان پر عمل کرنے کا نتیجہ دنیا وآخرت میں سعادت وکامیابی ہے۔

1: شيعة عَلِيٍّ هُمُ الَّذِينَ يُؤْثِرُونَ إِخوانَهم عَلى أَنفُسِهِم وَ لَو كانَ بِهِم خصاصَةٌ وَ هُمُ الَّذِينَ لايَراهُمُ اللهُ حَيثُ نَهاهُم وَ لا يَفقِدُهُم حَيثُ أَمَرَهُم، وَ شيعَةُ عَلِيٍّ هم الَّذِينَ يَقتَدُون بِعَلِيٍّ فى اكرامِ إِخوانِهِمُ المُؤمِنين.

حضرت امیر المومنین امام علی علیہ السلام کے شیعہ اپنے برادر دینی کو خود پر فوقیت دیتے ہیں چاہے خود ہی کیوں نہ محتاج ہوں۔اللہ نے جس سے منع کیا ہے اسے انجام نہیں دیتے اور جس کا حکم دیا ہے اسے ترک نہیں کرتے۔امام علی علیہ السلام کے شیعہ آپ کی اقتدا میں اپنے برادران دینی کا اکرام و احترام کرتے ہیں۔

(محمدی ری شهری، ميزان الحکمه، ج 5، ص231.)

2: علامات المؤمنين خمسٌ صلاة الاحدى و الخمسين و زيارة الاربعين و التختم فى اليمين و تعفير الجبين و الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم.

مومن کی پانچ علامتیں ہیں۔

51 رکعت نماز، زیارت اربعین، داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا، خاک پر سجدہ اور بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا۔

(بحار الانوار، ج 95، ص 348 و مصباح المتهجد، ص 787، روضة الواعظين، ج 1، ص195.)

3: عَليكُم بِالفِكرِ فَإِنَّهُ حَياةُ قَلبِ البَصيرِ وَ مَفاتيحُ أَبوابِ الحِكمَةِ.

تمہیں چاہیئے کہ سوچو اور فکر کرو۔ کیوں کہ اس میں با بصیرت دلوں کی حیات اور ابواب حکمت کی کنجیاں ہیں۔

(محمد باقر مجلسی، بحار الانوار، ج 8، ص 115 و الحکم الزاهرة، ج 1، ص19.)

سوچنے، سمجھنے اور فکر کرنے کو اسلام میں اتنی اہمیت ہے کہ کہ دوسرے مقام پر آپ ارشاد فرماتے ہیں۔

4: لَيست العِبادَةُ كَثرَةَ الصِّيامِ وَ الصَّلوةِ وَ إِنَّما العِبادَةُ كَثرَةُ التفكُّرِ فى أَمرِ الله

روزہ ونماز کی کثرت عبادت نہیں ہے بلکہ امر پروردگار میں زیادہ سوچنا عبادت ہے۔

(بحار الانوار، ج 71، ص 322، وسائل الشيعه، ج 11، ص 153 ؛ اصول كافى، ج 2 ص 55 و تحف العقول، ص 518، حديث 13.)

جس طرح اللہ تبارک وتعالی نے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر تفکر وتدبر اور سوچنے سمجھنے کی دعوت دی ہے اسی طرح معصومین علیہم السلام نے بھی اسکا حکم دیا ہے۔اور اسکی اہمیت، اسباب اور نتائج بھی بیان کئے ہیں۔اور اس کے ترک کرنے کے برے نتائج بھی بیان فرمائے ہیں۔جیسا کہ امیر بیان حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا:

التدبير قبل العمل يؤمنك من الندم"

عمل سے پہلے اس کی تدبیر تمہیں شرمندگی سے محفوظ رکھے گی۔

(الأخلاق: 2 / 399 ، للعلامة الشيخ محمد تقى الفلسفى (رحمه الله))

اسی طرح دوسری روایت میں ارشاد فرمایا:

وَ الفِكرُ مِرآةٌ صافِيَةٌ.

فکر صاف وشفاف آئینہ ہے۔

جناب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی:

يَا بُنَيَّ إِذَا امتَلأَتِ المَعِدَةُ نَامَتِ الفِكرَةُ وَ خَرِسَتِ الحِكمَةُ وَ قَعَدَتِ الأَعضَاءُ عَنِ العِبادَةِ؛

میرے بیٹے! جب پیٹ بھرا ہوتا ہے تو فکر سوجاتی ہے، حکمت کی سرگرمی رک جاتی ہے اور بدن عبادت معبود میں سستی محسوس کرتا ہے۔

(مجموعه ورام، ج 1، ص102)

معلم انسانیت مربی بشریت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تفکر کی اہمیت وفضیلت کے سلسلہ فرمایا:

أفضَلُ العِبادَةِ إدمانُ التَّفكُّرِ فى اللهِ و فى قُدرَتِهِ؛

اللہ اور اس کی قدرت کے سلسلہ میں فکر سب سے برتر و افضل عبادت ہے۔

(الكافى، ج2، ص55)

آپ فرماتے ہیں۔ فِكرَةُ ساعَةٍ خَيرٌ مِن عِبادَةِ ألفِ سَنَةٍ؛

ایک گھنٹے کی فکر ہزار برس کی عبادت سے افضل ہے۔

(مصباح الشريعه، ص114)

مذکورہ روایات میں تفکر وتدبر اور سوچنے و سمجھنے کی حقیقت، فضیلت، اہمیت، اسباب ونتائج کو بیان کیا گیا۔کہ انسان کیا سوچے؟ کیسے سوچے؟ کس قدر فکر کرے؟ اور کس سلسلہ میں فکر کرے؟

مرجع عالی قدر آیت اللہ العظمی بروجردی رضوان اللہ تعالی علیہ سے پوچھا گیا کہ روایت میں ایک گھنٹے کی فکر ہزار برس کی عبادت سے افضل ہے۔"تو یہ فکر کیسی ہو؟ آپ نے فرمایا: جیسی شب عاشور جناب حر علیہ السلام نے فکر کی تھی۔"

اگر فکر نیک ہو تو ایک گناہگار کو لمحوں میں نجات مل جاتی ہے، دو جہاں کی سعادت اس کا مقدر ہوتی ہے اور اس کا شمار ان خوش بختوں میں ہوتا ہے جنکی ہمراہی کی تمنا خود امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

يَالَيتَنِي كُنتُ مَعَكُم فَأَفُوزَ فَوزاً عَظِيماً.

اور اگر فکر میں بھلائی کے بجائے برائی ہو تو ہزاروں برس عبادت کر کے صف ملائکہ میں داخل ہوجانے کے بعد بھی شیطان لمحوں میں مردود بارگاہ الہی ہوجاتا ہے اور ابدی لعنت اس کا مقدر بن جاتی ہے۔

☆☆☆

عارف شجر اور ان کی شاعری

احسن امام احسن

عارف شجر ایک ایسے قلم کار کا نام ہے جو اردو ادب کی خدمت میں تین دہائیوں سے لگے ہیں جس کا رنگ روپ الگ مگر خدمت اردو کی ہی ہو رہی ہے عارف شجر صحافت کے میدان میں تیزی سے دوڑ رہے ہیں مگر ادب کی پگڈنڈی پر چلنا شاعری سے شروع کیا۔ عارف شجر نے جب شاعری میں قدم رکھا تھا اُس وقت کا ماحول یہ تھا کہ ادبی تنظیم "کاروان ادب" کی جانب سے پابندی سے نشستیں ہوتی تھیں --- .. مشاعرے کروائے جاتے تھے۔ چھپنے چھپانے کا سلسلہ بھی جاری تھا وہاں کے کئی شاعر ادبی اور نیم ادبی رسائل میں خوب چھپ رہے تھے۔

عارف شجر جن کا اصل نام محمد عارف خان ہے جو ادب کے راستے پر عارف شجر بن کر کھڑے ہیں ۲۷ اپریل ۱۹۷۲ کو انیس خان اور انوری خاتون کے آنگن میں یہ شجر ایک پودے کی شکل میں نمودار ہوا، پھر شاعری کی ٹہنیاں نکلی کومل پھول اور پتے نکلے جو صحافت کا تناور درخت بن گیا۔ مگر مجھے تو انکی شاعری کی نرم ونازک ٹہنیوں پر بات کرنی ہے۔تو آیئے سب سے پہلے عارف شجر کے چند نعتیہ شعر سے ذہن ودل کو معطر کرتے ہیں۔

تو یہ سب کا آتا ہے تو ہی سب کا والی ہے
کچھ کرم ہو پر بھی جھولی میری خالی ہے
کاش خواب میں دیکھوں اک نظارہ روضے کا
کیسا سبز گنبد ہے کیسی اس کی جالی ہے
کبھی ایسا بھی دن مجھکو دیکھنا آئے خدا میرے
درودِ مصطفیٰ لب پہ ہو جاری اور قضا آئے
جہاں میں ہر طرف چھایا ہوا تھا جب اندھرا تو
سراپا نور بن کر آمنہ کے مصطفیٰ آئے
تیرگی سب چھٹ گئی شمس وقمر روشن ہوئے
آپ آئے تو جہاں کے بحر وبر روشن ہوئے
انبیاء آئے ہیں لاکھوں سے بھی زیادہ دہر میں
ہاں مگر نورِ نبی سے گھر کے گھر روشن ہوئے
محشر کی اسے لوگو کیا دھوپ ستائے گی
جس نے بھی بسایا ہے سرکار کو سینے میں
خوشبو ہے کہاں ایسی اب عطر گلابوں میں
جو واقعی ملتی ہے آقا کے پسینے میں

عارف شجر نعتیہ محفلوں میں چھا جاتے ہیں اشعار تو ہوتے ہی اچھے ہیں ان کے ساتھ ہی ان کا ترنم، غضب کا ہے۔ عارف شجر کے تعلق سے نٹ کھٹ عظیم آبادی لکھتے ہیں" آپ کو کالج کے دنوں سے ہی شعر وشاعری کا شوق رہا اور محترم ظہیر غازی پوری کے آگے زانوئے ادب تہہ کیا۔ آپ اچھی شاعری کرتے ہیں، ساتھ ہی ساتھ آپ کا ترنم بھی کافی خوب صورت اور جاندار ہے۔ ---- یوں تو آپ سنجیدہ شاعر ہیں اور آپ نے باضابطہ طور پر مزاحیہ شاعری نہیں کی ہے۔لیکن کبھی کبھی شوخیاں" کے لے مزاحیہ اشعار موزوں کر لیا کرتے ہیں۔ اب نٹ کھٹ عظیم آبادی نے ان کی بھرپور اور مزاحیہ شاعری کا ذکر کر ہی دیا ہے تو چند شعر دیکھ لیتے ہیں۔

انجام جو بھی ہونا تھا اے دوست ہو گیا
بیوی کی ڈانٹ سن کے میں چپکے سے سو گیا
شیمپو لگا لگا کے نہا کر نکھر گئی
میں تھا کہ جھاگ سے ہی بدن اپنا دھو گیا

عارف شجر

میں کنوارا ہوں مگر بوڑھے مرے چاچا میاں
دوسری شادی بھی انکی کیسے جھٹ پٹ ہوگئی
توڑنے میں جو ہوا ماہر ہمارا اتحاد
منتری کے گھر اسکی جھٹ بلاہٹ ہوگئی

عارف شجر جو اردو ادب وشعر کی خدمت میں خاموشی سے منہمک ہیں، ملک کے منفرد ادبی سائل وجرائد میں وقفے وقفے سے چھپتے رہے ہیں اور اپنی شاعری کو نکھارنے میں دل و جان سے محنت کرتے ہیں۔ان کے کلام میں صفائی اور شائستگی کے ساتھ ساتھ والہانہ انداز جابہ جا ملتے ہیں۔عارف شجر کی شاعری پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جی ایم۔جاوید لکھتے ہیں

"عارف شجر کی ذہانت اور فہم وفراست کی جھلک ان کے اشعار میں جابجا ملتی ہے۔ان کے پاس تجربات ومشاہدات کی بہتات ہے۔ یہ جو کچھ بھی کہتے ہیں حقیقت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہایت بے باکی اور ہنر مندی سے کہتے ہیں۔اپنی بات اپنے قاری تک ایک طرف فنکاری کے توسط سے اس طرح پر پہنچتا ہے کہ پڑھنے والا ان کے اشعار پڑھ کر وہی کیفیت محسوس کرتا ہے جو عارف شجر کا حصہ ہے۔"

۔ عارف شہر کی شاعری میں نزاکت کا پہلو کہیں کہیں نظر آتا ہے۔ حالاں کہ اب وہ پوری طرح صحافت کے میدان میں کود پڑے ہیں مگر ہاں شاعری کا جراثیم ان کے اندر موجود ہے جو گاہے بگاہے شاعری کی پگڈنڈی پر دوڑتا رہتا ہے۔ عارف شجر اچھی شاعری کرتے ہیں احساسات لذت سے لبریز ان کے اشعار ان کی غزلیہ شاعری میں میں نغمگی، ترنم سوز و گداز سب کچھ قاری کے لئے موجود ہے تو آیئے چند شعر پڑھ کر محفوظ ہوتے ہیں۔

(جاری)

تعلیم کے تیزاب میں ڈال اسکی خودی کو

تعلیم برائے روزگار ہونی چاہیے لیکن صرف برائے روزگار ہوکر اقدار اور اخلاقیات میں ناکامی کی ایک بڑی وجہ ہمارے پروان چڑھتے نیوکلیر خاندان کا رواج ہے۔ جہاں قدروں کا عملی مظاہرہ بڑوں کی عزت وتکریم، ہمدردی، ایک دوسرے کے تئیں پر خلوص رویے، اساتذہ کا احترام اور عظمت، یہ سب قدریں بچے ماحول سے سیکھ کر آتے ہیں۔

فہیم انساء مہوش

تعلیم برائے روزگار ایک حد تک یعنی معاشی ضرورت کی حد تک بالکل صحیح اور ضروری ہے۔لیکن اج جو انسانی قدروں کا زوال نظر آرہا ہے اسے تعلیم محض برائے روزگار کی وجہ ہے۔روزگار کو اگر تعلیم کا واحد مقصد بنایا جائے تو یہ نظریاتی اور بنیادی سطح پر انسان کو گمراہ کرتے ہے۔انسان محض اس ردعمل کا اظہار کرتا ہے جسے وہ سوچنے اور سمجھنے کی کوشش سے آزاد رکھتا ہے۔

بنیادی تعلیم۔۔

اخلاق شعور وتفکر خودشناسی پر مبنی ہونا چاہیے۔تاک وہ بتدریج اپنے اندر انسانیت اور فکری صلاحیت کو بیدار کرسکے۔مگر آج کی جدید تعلیم کا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے ک موجودہ تعلیم میں جامعیت اور توازن کے تقاضے مکمل اور بھرپور طریقے سے پورے نہیں ہو رہے ہیں۔

آے دن ایسے واقعات ہمارے مشاہدے میں ہیں جنھیں سن کر عقل دنگ رہ جاتی ہے اور ہمارے ہاتھ میں جو سرا آرہا ہے وہ صرف اقداری طرز کے ملیامیٹ ہونے کا آرہا ہے۔اساتذہ کا قتل اپنے شاگردوں کے ہاتھوں، کیا اس سے زیادہ تعلیم کی طرف سوالیہ نشان اٹھانے والا واقع کوئی اور ہوگا؟؟ طلباء نے آپسی دشمنی کا خطرناک انجام۔۔

اگرچہ ک جدید تعلیم نے سائنس ٹکنالوجی، اور ہنر مندی کے شعبوں میں بے پناہ پیش رفت کی ہے۔ ہر ترقی جدیدیت کے بے شمار رنگ و روپ لیے ہوئے ہے۔ لیکن فکری عمل اور شخصیت سازی کے بنیادی مغایر میں چند اہم ناہمواریاں اور خلا موجود ہے جو راست طور پر معاشرے کی تہذیبی واخلاقی حقیقت کو مسخ کرتا نظر آرہا ہے۔ تعلیم چونک فطرت سے دی گیی صلاحیتوں کی ں شونما کا صحیح رخ دیتی ہے۔اور اس بات کی مکمل آزادی دیتی ہے ک کس طرح بھلے اور برے کی تمیز کرسکے، کس طرح اقداروں کی بقاء کی جاے؟ کس طرح سے انسانیت کو فروغ دیا جاے۔صرف اسی وقت جب ک تعلیم کا خالص مقصد تعلیم براے زندگی ہو۔اب ہم ان دونوں نظریوں پر سبقت کا معیار یکھیں تو یہ واضع ہوتا ہے ک ترقی نے کس طرح سے اثر انداز کیا ہے معاشرے کے ذہنی وفکری پہلوؤں کو۔۔

تعلیم پر معاشی و پیشہ وارانہ غلبہ بمقابلہ اخلاقی وفکری تربیت.....

آج کی تعلیم کا بیشتر جھکاؤ ذریعے معاش پر ہے فرد کو صرف معاشی مشین بنانے اور نوکری کے قابل بنانے تک محدود ہے۔ک کسی طرح نشانات کا حصول ممکن ہو۔اس بات سے پرے ک ابھی اس وقت سے پہلے جب ک وہ روزگار سے وابستہ ہوجاے اسے فکری، اخلاقی، اور کردار سازی جیسے نصابی عمل سے گزرنا ہوتا ہے تاک وہ نموونشونما کے دوران اخلاقی وروحانی بالیدگی کو بھی پہنچے مگر ہو یہ رہا ہے ک طلباء کو گریڈز کا دباؤ اور بے جا توقعات کا سامنا ہے جسکی بناء پر نہ صرف اساتذہ کی اولیاے طلباء کی توجہ بھی حساب، اور سائنس جیسے مضامین پر مرکوز ہوگیی ہے جس سے کردار سازی میں ہمدردی، اخلاقیات، عزت واحترام، محبت وشفقت جیسے اوصاف ثانوی حیثیت پا رہے ہیں۔۔معاشرے میں بڑھتی مادیت پسندی آنے والی نسلوں کا بیڑہ غرق کررہی ہے۔اگرچہ ک معاشی ضرورت تعلیم کا ایک عملی پہلو ہے لیکن مکمل تعلیم نہیں۔طلباء یہاں پر ایکدوسرے کا معاون بننا نہیں سیکھ رہے ہیں بلک ایکدوسرے کے مدمقابل آرہے ہیں اور جب ان کا مقابلہ حد سے بڑھ رہا ہے تو وہ ایکدوسرے کے جانی نقصان پر بھی اتر رہے ہیں۔ یہ مسابقت ایکدوسرے سے حسد اور نفرت کے بیج بو رہی ہے آج ادارے اور اساتذہ ان سب مسایل سے نہ صرف متفکر ہیں بلک وہ مستقبل کے حالات سے خوفزدہ بھی ہیں۔آج اس نکتہ پر غور وفکر کی بہت زیادہ ضرورت ہے ک کیا تعلیم صرف معاشی اور مادی کامیابی کے لیے تیار کرتی ہے؟ کیا اسکے اندر سماجی واخلاقی حس کی تربیت ممکن ہے؟

۔۔۔تعلیم بمقابلہ عقل و حکمت wisdom..

جدید طور میں ہم سب انٹرنیٹ کے ذریعے بہت ساری معلومات ہمیں حاصل ہیں۔لیکن اس معلومات پر تنقیدی شعور، غور وفکر، اور عملی زندگی میں حکمت کے ساتھ ساتھ استعاگ کرنے کی صلاحیت مفقود ہے۔

نشانات پر مبنی امتحانی نظام۔۔ آج کی جدید دور میں تعلیم کا ایک بڑا حصہ ڈگری اور نشانات کے حصول کے گرد گھومتا ہے۔جس سے فکری بیداری اور خودشناسی کہیں نا کہیں مفقود ہورہی ہے۔

خصوصیت specialisation بمقابلہ ہمہ جہت شخصیت Holistic Development....

محدود سوچ ویسے تو کسی بھی میدان اور مخصوص شعبے میں مہارت تو دیتی ہے لیکن اسکے اندر کاینات، سماج، اور فنون لطیفہ کو اور فلسفہ کو بیک وقت سمجھنے کی ہمہ جہت سوچ کو پروان نہیں چڑھا سکتی۔۔Holistic development آج کی تعلیمی پالیسی کی ایک صفت ہے ضرور، لیکن سوچ اور نظریات میں غیر ہم آہنگی اس کے حصول کو ناممکن بنا سکتی ھے۔ بہت سارے دانشوران اور ماہرین تعلیمات نے مادی کامیابی کو تعلیم کے مادی نظریہ کو تعلیم کا معیار ماننے سے انکار کیا ہے۔اور ان سب نے اس نظریہ پر تنقید کی ہے۔

رابندر ناتھ ٹیگور نے تعلیمی اداروں کے مادی وتجارتی ڈھانچے پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے ک۔۔"ہم نے تعلیم کو ایک بازار بنا دیا جہاں ڈگریاں خریدیں وبیچی جاتی ہیں۔ سچی تعلیم انسان کو اشیاء اور مادیت کا غلام نہیں بناتی بلک اسے کاینات اور انسانیت سے ہم آہنگ کرتی ہے۔برازیلی ماہر تعلیم Paulo faire نے اپنی مشہور کتاب Pedagogyof the Oppreso میں تعلیم کے تجارتی اور مادی ماڈل Banking model of education پر تنقید کرتے ہوئے کہتا ہے۔"جب تعلیم Banking concept بن جاتی ہے تو طالب علم محض ایک ایسا برتن بن جاتا ہے جس میں معلم معلومات انڈیلتا ہے اس طرح وہ انسان کو تسخیر تو کرسکتا ہے مگر بااختیار اور آزادانہ فکر کا حامل نہیں بناتا۔

اس بات سے قطع نظر کے تعلیم کا بنیادی مقصد ذریعہ معاش کا انتخاب ہی ہے۔ بھلے ہی معاشرے میں حیوان جمع ہوجایں انسانوں کا بحران ہوجاے گا۔۔۔انسانی زندگی صرف علم پر ہی منحصر نہیں ہے بلک نافع علم کا اطلاق معاشرے کے لیے لازم ہے۔جس کے لیے کسی بھی شخصیت کی ذہنی، عملی، اخلاقی تربیت بھی ضروری ہے۔ تعلیم براے روزگار ماناک لازمی ہے لیکن اخلاقی قدروں کے ساتھ کیونکہ انسانیت کے تقاضے صرف اور صرف تعلیمی قدروں کی تکمیل پر ہی منحصر ہیں۔ جگ جگہ ہراے دن انسانیت کو شرمسار کرنے والے واقعات سوالیہ نشان چھوڑ رہے ہیں ان تمام اہل، ذمے دار افراد کے لیے ک معاشرہ ترقی کے کونسے اصول وضوابط کی پیروی کررہا ہے جس معاشرے میں اساتذہ کے لیے جان چھڑ کنے والی مثالیں ہیں۔۔آج اساتزہ پر خود قاتلانہ حملے کرر ہے ہیں۔ تعلیمی قدروں کا سمت جانا ان کا زوال پانا اور تعلیم محض ذریعہ معاش کی وجہ بننا بڑی غضبناک صورتحال کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ تعلیمی قدریں ہوں تو انفرادی نشونما صحیح سمت جاتی ہیں، تعلیم سماج میں انفرادی وجود کی مثبت حصے داری سے خدمت خلق کی، انسانی احترام کی سوچ کو بھی پروان چڑھاتی ہے۔اور ایک بہترین شہری بننے کی طرف پہلا قدم بڑھانا سکھاتی ہے۔سماجی تعلقات میں ہمدردی، احترام، عزت، ومحبت سکھاتی ہے اقدار رویوں اور طرز فکر، طرز عمل کی اصلاح بھی کرتے ہیں۔اور اسکی بنیاد بھی ذہن کو دیتے ہیں۔اگر اقدار کرداری صفات سے ہٹ کر مادی طرز فکر کو اپنانے کی طرف موڑ دیا جائے تو وہ تعلیم معاشرے کے لیے امن وامان اور خوش حالی کا باعث نا بن کر سم قاتل بن جاتی ہے جس میں ترقی تو ہوتی ہے لیکن انسانیت دم توڑ دیتی ہے۔ تمام محرومیاں کہیں نا کہیں گزرتے دور کی اور قدروں کی پامالی کا احساس دلا رہی ہیں۔تربیت کی پیچیدگیاں نا صرف گھروں میں بلک مدارس می بھی اپنا اثر دکھارہی ہیں۔ والدین اور اساتذہ نت نیے طلباء کے نفسیاتی مسایل سے دوچار ہیں۔۔اس جدید دور نے، تربیت کے فقدان نے، میڈیا کے کمال اور انسانیت کے زوال نے بہت سارے مسایل کھڑا کردیے ہیں جہاں قدروں کا حصول والدین اور اساتذہ دونوں کے لیے مشکل ہوگیا ہے۔

تعلیم براے روزگار ہونی چاہیے لیکن صرف براے روزگار ہوکر اقدار اور اخلاقیات میں ناکامی کی ایک بڑی وجہ ہمارے پروان چڑھتے نیوکلیر خاندان کا رواج ہے۔ جہاں قدروں کا عملی مظاہرہ بڑوں کی عزت و تکریم، ہمدردی، ایک دوسرے کے تئیں پر خلوص رویے، اساتذہ کا احترام اور عظمت، یہ سب قدریں بچے ماحول سے سیکھ کر آتے ہیں۔ اساتذہ کو سماجی انجینیر بھی کہا گیا ہے وہ معاشرے کو تشکیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔قوم کی فکر کی سمت تعین کرسکتا ہے۔ اساتذہ کی بے لوث خدمات معاشرے میں سماجی کارکن کا درجہ دیتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی فرد اول معاشرے کے لیے اہمیت رکھتا ہے تو وہ معلم ہی ہے۔۔اج کا شاگرد اگر کل کا معمار قوم بنتا ہے تو وہ اسکے اساتذہ کی اس پر کی گئی محنت ہے۔

قدروں کا معاشرے میں کم ہوتا ہوا عملاً مظاہرہ نا ہونا، ہر قدم پر مادیت پسندی کا غلبہ، اور طلباء میں ماحول سے وصول ہوتا ہوا گھر سے حاصل ہوتا ہوا سبقت لے جانے کا تناو۔ والدین کی طرف سے کھلی چھوٹ، غلطی پر پکڑ بندی کا ختم ہوتا ہوا کلچر، انکی سرگرمیوں سے ناواقفیت، ذہنی دباؤ کو سمجھنے سے والدین کا قاصر رہنا، منشیات کا چلن، والدین کا تشدد بھرا رویہ، میڈیا، کا کردار یہ سب تعلیمی اقدار کے حصول میں مسایل کھڑا کررہا ہے۔

طبی ونفسیاتی ماہرین کا اضافہ تو ہوگیا ہے لیکن مسایل جوں کے توں ہیں کیونکہ ہر کوی انکو افورڈ نہیں کرسکتا۔ بچوں میں سب سے بڑا اثر انکے کردار کو لے کر نفسیاتی مسایل کو لے کر سمارٹ فونز کا بھی ہے جس میں موجود گیمز نا صرف انکی تعلیم کے یکسوئی کی کمی کا باعث بن گیے۔ بلک ان کا معاشرہ سے کٹنے کا بھی سبب بن گیا۔ کیونکہ جو معاشرے سے سیکھنے کے تعلیمی قدریں ہیں ان کا مشاہدہ نا کے برابر ہے۔ سماج سے دوری اور اپنوں سے کم تال میل بچوں کی ذہنی صحت پر منفی اثر ڈالتا ہے۔ ہراے دن طلباء کی شرارتیں۔ انکی اپنے ساتھیوں کے تئیں رویے، اساتذہ کے تئیں رویے۔حتی کے والدین کے ساتھ ان کی تلخ روی، چڑچڑا پن، عدم برداشت کی قوت، غیر انسانی اقدار کا چلن عام ہوتا نظر آرہا ہے۔

آج کے پر آشوب دور میں اساتذہ کے لیے تدریس نہایت صبر آزما کام ہوگیا ہے۔ ہر طالب علم میں اخلاقی اقدار، سماجی نشیب وفراز، اور ماحولیاتی تحفظ، حفظان صحت کے مسایل اور، فعال شہری بننے کی ترغیب، اپنے حقوق وفرایض کا شعور حالات حاضرہ کی آگاہی، وغیرہ وغیرہ گوک یہ سب نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں سے منسلک ہیں لیکن ان پر باضابطہ کام ہی اسکی کامیاب ترسیل پر منحصر ہے۔ آج اگر طلباء میں اخلاقیات کے زوال کا جائزہ لیا جاے تو یہ کہنا بے جانا ہوگا ک ہماری تعلیم نے تجارت کا روپ اختیار کرلیا ہے۔ ہر فرد محض بچوں کے گریڈ کے لیے لاکھوں کی فیس ادا کرتا ہے۔ اور تو اور جس بچے کو تین سال کی عمر میں گھر میں رہ کر فطری طریقے کار سے سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے وہاں اس پر زبردستی کے اصول مسلط کردیے جاتے ہیں۔ جس میں چارو ناچار وہ اپنے آپ کو ڈھال لیتا ہے۔ اسکی فطری خوشی سے محرومی اسے ایک پپیٹ Puppet بنا دیتی ہے۔ تعلیم براے روزگار ہونی چاہیے لیکن صرف براے روزگار ہوکر اقدار اور اخلاقیات سے محرومی کا باعث بن رہی ہے۔

لہذا تعلیم براے روزگار تک محدود نہ ہو بلکہ تعلیم براے زندگی سے مربوط ہو تاک سماج میں بہترین انسانوں کے ساتھ ساتھ بہترین پیشہ وارانہ صلاحیتوں کے حامل افراد بھی تیار ہوں۔ قدروں سے محروم تعلیم آج ذہنی پسماندگی اور غلامانہ ذہنیت کی حامل بن رہی ہے۔ تعلیم براے زیست ایک متوازن اور کامل تعلیمی نظام کی علامت ہے۔ ساری توجہ اس پر مرکوز ہونا چاہیے کہ وہ معاشی پرزہ بنتے بنتے اپنی روح اور خودی کی زمین کو بنجر نہ کر بیٹھے۔ اسی لیے اقبال نے کہا کہ

تعلیم کے تیزاب میں ڈال اسکی خودی کو
ہوجاے ملایم تو جدھر چاہے اسے موڑ

☆☆

اسٹارٹ اپس کو بڑی اور پائیدار کمپنیوں میں تبدیل کرنا اگلا بڑا چیلنج

معیشت میں نجی سرمایہ کاری رفتار پکڑ رہی ہے، سرکاری کام میں تاخیر کا پرانا تصور بدل رہا ہے، سیتا رمن کا اے آئی ایم اے آل انڈیا مینجمنٹ کانفرنس سے خطاب

نئی دہلی، (یو این آئی) وزیر مالیات نرملا سیتا رمن نے منگل کے روز کہا کہ معیشت میں اس وقت نجی شعبے کی سرمایہ کاری میں اضافہ واضح طور پر نظر آ رہا ہے اور سرکاری کام کاج کی آج کی رفتار نے اس پرانے تصور کو بدل دیا ہے کہ انتظامی کام ہے تو تاخیر ہوگی ہی مسز سیتا رمن یہاں مینجمنٹ کے شعبے کے اعلیٰ ادارے-آل انڈیا مینجمنٹ ایسوسی ایشن (اے آئی ایم اے) کی 53ویں آل انڈیا مینجمنٹ کانفرنس سے خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ مرکز کے اندازاً سرمائے کے اخراجات کو 2026-27 میں بڑھا کر 12 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کر دیا گیا ہے۔ مؤثر سرمائے کا خرچ، جس میں ریاستوں کو سرمائے کے اثاثے بنانے کے لیے مرکز کی طرف سے دی جانے والی گرانٹس بھی شامل ہیں، 17 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہو گیا ہے۔ سیتا رمن نے کہا، حکومت نے نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی اور اسے راغب کرنے کے مقصد سے عوام کے سرمائے کے اخراجات کا حکمت عملی کے تحت استعمال کیا ہے اور اس کے نتیجے میں نجی سرمایہ کاری میں اضافہ واضح طور پر دکھائی دے رہا ہے۔" انہوں نے کہا کہ مالیاتی سال 2026-27 کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی مستحکم سرمائے کی تشکیل

مجموعی گھریلو پیداوار کے 34 فی صد سے زیادہ ہو گئی۔ اس میں حقیقی طور پر تقریباً 12 فیصد کا اضافہ ہوا ہے، جب کہ مینوفیکچرنگ کے شعبے میں صلاحیت کا استعمال بڑھ کر 75 فی صد ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کاروبار کو اس آپریشنل رفتار سے دوہری (بینکوں اور کمپنیوں کی) بیلنس شیٹ کے مسئلے (بینک کا قرض نہ چکا پانے والی کمپنیوں کو بینکوں سے قرض پر قرض ملنے کا مسئلہ) کے حل سے طاقت ملی ہے۔ انہوں نے کہا، "آج ہندوستان دوہری بیلنس شیٹ کے فائدے کی صورتحال میں ہے یعنی تجارتی بینکوں کے پاس قرض دینے کے لیے کافی سیالیت ہے اور کمپنیوں کی مالی حالت سرمایہ کاری کرنے کے لیے کافی مضبوط ہے۔"

وزیر مالیات نے کہا کہ صنعت کے شعبے کے لیے بینک قرض کی نمو میں بھی تیزی آئی ہے۔ اس سال جون میں بینکوں کے قرض کے کاروبار میں سالانہ بنیادوں پر 19 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا۔ قرض ان لوگوں اور شعبوں تک پہنچ رہا ہے جنہیں اس کی ضرورت ہے۔ مسز سیتا رمن نے کہا کہ دوسرے ملکوں کے ساتھ ہندوستان کے آزادانہ تجارتی معاہدے (مختلف ایف ٹی ایز) ہندوستان کی محنت طلب اشیاء اور خدمات کے لیے نئی منڈیوں کے دروازے کھول رہے ہیں۔ انہوں نے تجارتی شعبے کو اس موقع کا فائدہ اٹھانے کی ترغیب دی۔ محترمہ سیتا رمن نے اس کانفرنس کے موضوع- مستقبل کے لیے تبدیلی: ثبات کے ساتھ نمو پر اپنے خطاب میں حکومت کے مختلف شعبوں میں کام کی رفتار میں تیزی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اہم بندرگاہوں پر جہازوں میں اینٹری اور ایگزٹ کا وقت ایک دہائی میں تقریباً آدھا ہو گیا ہے، ریل نیٹ ورک اب تقریباً پوری طرح سے برقی ہو چکا ہے اور مال برداری بڑھ کر ریکارڈ 1.67 کروڑ ٹن تک پہنچ گئی ہے نیز ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کے ذریعے اگست 2026 میں روزانہ اوسطاً تقریباً 79 کروڑ لین دین ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستیں سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے ایک دوسرے سے مقابلہ کر رہی ہیں اور اس مقابلے کے نتیجے میں اعلیٰ قدر والی سرگرمیاں کوئمبٹور، وڈودرا، وشاکھاپٹنم، اندور، بھونیشور اور جے پور جیسے ٹائر- 2 اور ٹائر- 3 مراکز تک پھیل رہی ہیں۔ سیمی کنڈکٹر مشن 2.0 بھی اسی ماڈل پر مبنی ہے، جس میں مرکز کے تیار کردہ فریم ورک کے ساتھ ریاستوں کے ذریعے مؤثر عمل آوری کو جوڑا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ جولائی 2024 میں اقتدار میں واپس آنے کے بعد نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) حکومت نے اپنے پہلے بجٹ میں اصلاحات اور معاشی سرگرمیوں کو فروغ دینے پر زور دیا، جس سے بالآخر روزگار اور روزی روٹی کے مواقع بڑھتے ہیں۔ اس سے ہمیں ترقی اور مضبوطی مل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے پہلی بار نوکری دینے پر انسینٹیو دیا، آلات کار کے ریٹائرمنٹ کنٹری بیوشن کا کچھ حصہ بھرا اور کارپوریٹ انٹرنشپ شروع کی- یہ تمام روزگار سے جڑے انسینٹیو (ای ایل آئی) اسکیموں کے تحت کیے گئے۔ وزیر مالیات نے کہا کہ مالیاتی سال 2025-26 کے بجٹ میں انکم ٹیکس کی شرحوں میں کٹوتی کی گئی اور سلیب کا دائرہ بڑھایا گیا، جس سے خرچ کرنے کے قابل آمدنی اور کل مانگ میں اضافہ ہوا۔ ہمارا مقصد صرف اپنانا نہیں، بلکہ قیادت کرنا ہونا چاہیے۔ انہوں نے مینجمنٹ کی دنیا کو نئی سوچ کے ساتھ آگے بڑھنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا، "دہائیوں سے ہم نے کائیزن سے لے کر لین مینوفیکچرنگ تک دوسری جگہوں پر تیار کردہ مینجمنٹ کے طریقوں سے سیکھا ہے۔ اگلا قدم اپنے یہاں مینجمنٹ کے ایسے طریقے بنانا ہے جن کا دنیا مطالعہ کرے اور ایسے معیارات قائم کرنے ہیں جو عالمی اصول بن جائیں۔" وزیر مالیات نے کہا، "اس کے لیے مسلسل کوششوں کی ضرورت ہوگی۔

مساجد کے انہدام اور آئین ہند کی پامالی پر جمعیۃ کی مجلسِ عاملہ کا ہنگامی اجلاس

نئی دہلی، (یو این آئی) ملک کی موجودہ صورتِ حال بالخصوص آئین ہند کی پامالی و مذہبی آزادیوں سے متعلق پیدا ہونے والے مختلف مسائل کے پیش نظر جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اہم اجلاس 23 ستمبر 2026 بروز بدھ نئی دہلی میں منعقد ہوگا۔ یہ اجلاس جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی صدارت میں صبح 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک مدنی ہال، مرکزی دفتر جمعیۃ علماء ہند، بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی میں ہوگا جس میں ملک بھر سے مجلس عاملہ کے ارکان کی شرکت متوقع ہے۔ اجلاس کے اہم ایجنڈے میں انتظامیہ اور عدلیہ کے بعض اقدامات کے تناظر میں شریعت سے متعلق معاملات میں مداخلت اور مذہبی آزادی کے تحفظ کے مسائل شامل ہیں۔ اس کے علاوہ عبادت گاہوں، خصوصاً مساجد، اور مدارسِ اسلامیہ کو درپیش موجودہ چیلنجز کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔ جمعیۃ علماء ہند کا یہ موقف ہے کہ آئین کی بالادستی، قانون کی حکمرانی، مذہبی آزادی اور تمام شہریوں کے مساوی حقوق کا تحفظ ملک کے اتحاد و سالمیت کی بنیادی ضرورت ہے۔ لہٰذا ان معاملات سے متعلق پیدا ہونے والی صورتِ حال گہری فکر و تشویش کی متقاضی ہے۔ چنانچہ مجلسِ عاملہ ان امور پر اجتماعی طور پر غور کرے گی اور آئندہ کے لائحۂ عمل کے سلسلے میں فیصلہ کرے گی۔

آسام: معروف گلوکار سمنتا شیکھر نے بی جے پی کی بنیادی رکنیت سے استعفیٰ دیا

گوہاٹی (ایجنسی) آسامی گلوکار اور بی جے پی لیڈر سمنتا شیکھر نے منگل کو بھارتیہ جنتا پارٹی اور آسام اسٹیٹ فلم فائنانس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے چیئرمین کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے ذاتی وجوہات کا حوالہ دیا اور واضح کیا کہ مستقبل میں کسی دوسری سیاسی جماعت میں شامل نہیں ہوں گے۔ ان کا استعفیٰ آسام بی جے پی کے لیے ایک بڑا جھٹکا مانا جا رہا ہے۔ انہوں نے بی جے پی کی آسام ریاستی ایگزیکٹو کمیٹی اور پارٹی کی بنیادی رکنیت سے بھی استعفیٰ دے دیا ہے۔ حالانکہ آسام حکومت کی سرکاری ویب سائٹ پر فی الحال سمنتا شیکھر کا نام چیئرمین کے طور پر درج ہے۔ رپورٹس کے مطابق سمنتا شیکھر نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما اور ریاستی بی جے پی صدر دلیپ سائکیا کو اپنا استعفیٰ سونپا ہے۔ انہوں

نے ذاتی وجوہات کا حوالہ دیتے ہوئے بی جے پی کی بنیادی رکنیت اور اپنے عہدے سے استعفیٰ دیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا ہے کہ وہ مستقبل میں کسی بھی سیاسی پارٹی میں شامل نہیں ہوں گے۔ استعفیٰ دینے کے بعد انہوں نے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کے لیے نیک خواہشات کا اظہار بھی کیا اور کہا کہ انہیں امید ہے کہ ان کی قیادت میں آسام کی ترقی جاری رہے گی۔ سمنتا شیکھر آسام کے معروف گلوکار، موسیقار اور میوزک پروڈیوسر ہیں۔ ان کی پیدائش 18 مئی 1985 کو آسام کے تیہو میں ہوئی تھی۔ اسکول کے زمانے سے ہی وہ گلوکار بننا چاہتے تھے۔ موسیقی میں کیریئر بنانے سے قبل انہوں نے ڈبروگڑھ یونیورسٹی سے فارماسیوٹیکل سائنس کی تعلیم حاصل کی تھی، لیکن اپنے دل کی آواز سننے کے لیے انہوں نے اس شعبے کو چھوڑ دیا۔ ان کا پہلا مقبول گانا 'تورا دوئی' کافی ہٹ ہوا تھا۔ وہ 2013 میں کوک اسٹوڈیو میں گلوکار پاپون کے ساتھ 'جھومور' میں نظر آئے تھے۔ موسیقی کے شعبے میں مقبولیت حاصل کرنے کے بعد سمنتا شیکھر نے بی جے پی کے ساتھ فعال سیاست میں قدم رکھا تھا۔ 2022 میں وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما نے انہیں آسام اسٹیٹ فلم فائنانس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن کا چیئرمین مقرر کیا تھا۔

تہواروں کے موقع پر آدھی رات تک لاؤڈ اسپیکر اور آتش بازی پر ہائی کورٹ سخت، مہاراشٹر حکومت سے جواب طلب

ممبئی (ایجنسی) تہواروں اور جلوس کے دوران آدھی رات تک تیز آواز میں لاؤڈ اسپیکر، میوزیکل انسٹرومنٹ اور ایمپلی فائر بجانے کے معاملے میں بامبے ہائی کورٹ نے سخت موقف اختیار کیا ہے۔ عدالت نے ممبئی میں بڑھتی ہوئی صوتی اور فضائی آلودگی کا از خود نوٹس لیتے ہوئے مہاراشٹر حکومت سے جواب طلب کیا ہے۔ عدالت نے سوال اٹھایا کہ جب اصول وضوابط کے مطابق رات 10 بجے کے بعد لاؤڈ اسپیکر اور ایمپلی فائر کے استعمال کی اجازت نہیں ہے، تو جلوسوں میں آدھی رات تک تیز آوازیں کیوں ہوتی ہیں۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ ممبئی میں آلودگی کی صورتحال سنگین ہے، جس کے مدنظر پٹاخوں پر پابندی عائد کرنے پر غور کرنے کا یہ صحیح وقت ہو سکتا ہے۔ جسٹس جی ایس کلکرنی اور جسٹس نیلا گوکھلے کی ڈویژن بینچ نے 21 ستمبر کے حکم میں کہا کہ تہوار منانے اور جلوس نکالنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے، لیکن اس کا انعقاد اس طرح کیا جانا چاہیے کہ عام شہریوں کے حقوق متاثر نہ ہوں۔ عدالت نے کہا کہ تیز آواز کا اثر خصوصاً بیمار افراد، بزرگوں اور طلباء پر پڑتا ہے۔ عدالت نے کہا کہ تقریبات ضروری ہیں، لیکن ہزاروں شہریوں کے قانونی حقوق کی خلاف ورزی کر کے نہیں۔ لوگوں کو

مسلسل ہونے والے شور اور اس سے ہونے والی پریشانی کو خاموشی سے برداشت کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت نے آدھی رات تک لاؤڈ اسپیکر اور تیز موسیقی بجانے کی اجازت دیے جانے کی دلیل پر سوال اٹھایا۔ بینچ نے کہا کہ جب ایسے آلات کے استعمال کی اجازت رات 10 بجے تک ہی ہے، تو جلوسوں میں رات 12 بجے تک تیز آواز میں موسیقی بجانے کی اجازت دینے کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی۔ عدالت نے شور پر قابو پانے سے متعلق ضوابط کو زمینی سطح پر نافذ نہ کیے جانے پر بھی تشویش ظاہر کی۔ اسی معاملے کو لے کر عدالت نے از خود نوٹس لیتے ہوئے مفاد عامہ کی عرضی شروع کی ہے۔ ممبئی میں فضائی آلودگی کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے ہائی کورٹ نے پٹاخوں کے حوالے سے بھی سخت تبصرہ کیا۔ عدالت نے کہا کہ یہ صحیح وقت ہو سکتا ہے، جب شور اور فضائی آلودگی پھیلانے والے پٹاخوں پر پابندی عائد کرنے پر غور کیا جائے۔ عدالت کا کہنا ہے کہ پٹاخوں سے نکلنے والا دھواں اور شور ماحول کو متاثر کرتا ہے۔ ایسے میں صحت مند ماحول برقرار رکھنے کے لیے اس معاملے پر سنجیدگی سے غور کرنا ضروری ہے۔ ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کو حکم میں اٹھائے گئے مسائل پر حلف نامہ داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ معاملے کی اگلی سماعت 22 ستمبر کو ہوگی۔ ریاستی حکومت کی جانب سے ایڈووکیٹ جنرل ملند ساٹھے اور ایڈیشنل سرکاری وکیل پی این دیوان پیش ہوئے۔ اسی دوران ہائی کورٹ کی دوسری بینچ نے پونے کے رہائشیوں کی ایک مفاد عامہ کی عرضی پر بھی مہاراشٹر حکومت سے جواب طلب کیا ہے۔ 2016 میں شور کی آلودگی سے متعلق عدالت کے فیصلے کو مقررہ وقت کے اندر نافذ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ عرضی گزاروں نے شور سے متعلق ضوابط کی خلاف ورزی کی نگرانی کے لیے ایک آزاد تھرڈ پارٹی ایجنسی مقرر کرنے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ عدالت نے سینئر ایڈووکیٹ ایس پی چنوئے اور ایڈووکیٹ آنند پائی کو امیکس کیوری مقرر کیا ہے۔

ایم ڈی آر سے بینکوں کی کمائی شروع ہونے پر ختم ہو سکتی ہے سبسیڈی

حکومت منصوبہ بندی میں مصروف!، بجٹ میں 2 ہزار کروڑ روپے رکھے مگر نئی رقم جاری نہیں کی

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ہندوستان میں ڈیجیٹل ادائیگی آج ہر کسی کی زندگی کا اہم حصہ بن چکی ہے۔ شہر سے لے کر گاؤں تک ہر جگہ یو پی آئی کا استعمال عام ہو گیا ہے۔ اس ادائیگی کے نظام کو اتنا بڑا اور مضبوط بنانے کے لیے حکومت نے مسلسل بینکوں کو مالی مدد فراہم کی ہے۔ لیکن اب یو پی آئی ایکو سسٹم پوری طرح بدل رہا ہے۔ حکومت کم مالیت کے یو پی آئی لین دین پر ملنے والی سبسڈی بند کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ اس کے پیچھے سب سے بڑی وجہ بڑے لین دین پر مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (ایم ڈی آر) کا نافذ ہونا ہے۔ بڑی ادائیگیوں پر ایم ڈی آر کے ذریعہ بینکوں کی آمدنی کا راستہ صاف ہو گیا ہے۔ ایسے میں حکومت کو لگ رہا ہے کہ جب بینک خود پیسہ کمانے لگیں گے تو اب سرکاری خزانے سے سبسڈی دینے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔

قابل ذکر ہے کہ گزشتہ کچھ عرصہ میں ڈیجیٹل لین دین کی دنیا میں کئی بڑی تبدیلیاں دیکھنے کو ملی ہیں۔ حکومت نے بڑے مرچنٹ پیمنٹس پر ایم ڈی آر نافذ کر دیا ہے۔ 15 اکتوبر 2026 سے این پی سی آئی کے نئے قواعد کے تحت 2,000 روپے سے زیادہ کی منتخب یو پی آئی مرچنٹ (پی 2 ایم) ادائیگیوں پر 0.4 فیصد کا مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (ایم ڈی آر) نافذ ہو جائے گا۔ جیسے ہی بڑی ادائیگیوں پر ایم ڈی آر سے آمدنی شروع ہوگی، حکومت اپنی مالی مدد کی اسکیم کو سمیٹنے کی تیاری کر رہی ہے۔ اب پیمنٹ کمپنیوں کے ساتھ ساتھ بینکوں کو نیٹورک سے براہ راست لین دین پر مبنی آمدنی ملنے لگے گی۔ جب پورا نظام خود آمدنی پیدا کرنے لگے گا تو حکومت چھوٹی ادائیگیوں پر اپنی طرف سے دی جانے والی مالی مدد روکنا چاہتی ہے۔ 'اکنامکس ٹائمز' کی ایک رپورٹ کے مطابق مالی سال 2027 کے لیے حکومت نے 2,000 کروڑ روپے کا بجٹ تو رکھا تھا، لیکن عملی طور پر اپریل 2025 کے بعد سے کوئی بھی نئی سبسڈی جاری نہیں کی گئی ہے۔ اس ممکنہ فیصلے کے پیچھے ایک بہت بڑی وجہ ٹیکس دہندگان کا پیسہ بچانا ہے۔ بینکنگ شعبہ سے وابستہ ایک سینئر افسر کے مطابق بڑی ادائیگیوں پر ایم ڈی آر نافذ کرنے کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ ڈیجیٹل پیمنٹ ایکو سسٹم ٹیکس دہندگان کے پیسوں پر منحصر نہ رہے۔ افسر نے واضح طور پر بتایا کہ گزشتہ تقریباً ڈیڑھ سال سے حکومت کی طرف سے کوئی بھی نئی سبسڈی نہیں دی گئی ہے۔ حکومت بالکل نہیں چاہتی تھی کہ ٹیکس دہندگان کی خون پسینے کی کمائی سے بڑے بڑے تاجروں کو ہونے والی ادائیگیوں پر کوئی چھوٹ دی جائے۔

اگر ہم گزشتہ چند سال کے سرکاری اعداد و شمار پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ حکومت آہستہ آہستہ اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ رہی تھی۔ مالی سال 2024 میں یو پی آئی ترغیبی رقم کے طور پر بینکوں کو 3,631 کروڑ روپے تقسیم کیے گئے تھے۔ وہیں مالی سال 2025 میں یہ اعداد و شمار تیزی سے گر کر محض 1,046 کروڑ روپے رہ گیا۔ فنڈ میں آئی اس بڑی کمی سے واضح اشارہ مل رہا تھا کہ حکومت جلد ہی اس ترغیبی اسکیم کو پوری طرح بند کر سکتی ہے۔ اب ایم ڈی آر سے آمدنی حاصل ہونے کی بات نے اس عمل کو مزید تیز کر دیا ہے۔ ملک بھر میں ڈیجیٹل ادائیگی کو فروغ دینے کے لیے حکومت نے بڑا قدم اٹھایا تھا۔ جنوری 2020 میں یو پی آئی اور روپے ڈیبٹ کارڈ ادائیگیوں پر ایم ڈی آر کو پوری طرح صفر کر دیا گیا تھا۔ اس وقت صفر ایم ڈی آر کی وجہ سے بینکوں کو ہونے والے نقصان کی تلافی کے لیے حکومت نے یہ سبسڈی اسکیم شروع کی تھی۔ اس کا بنیادی مقصد چھوٹے دکانداروں کو ڈیجیٹل ادائیگی اپنانے کے لیے ترغیب دینا تھا۔ اس کے علاوہ ٹائر- 2، ٹائر- 3 شہروں سے لے کر دیہی علاقوں تک محفوظ ادائیگی کا بنیادی ڈھانچہ تیار کرنا بھی حکومت کا مقصد تھا۔

ملک کو کم از کم پانچ ایئر لائنز کی ضرورت ہے: نائیڈو

نئی دہلی، (یو این آئی) شہری ہوابازی کے وزیر کنجراپو رام موہن نائیڈو نے منگل کو کہا کہ ملک کے ہوابازی کے شعبے میں صرف دو ایئر لائنز کا تسلط درست نہیں ہے اور مستقبل کی مانگ کو دیکھتے ہوئے 100 طیاروں کے ساتھ کم از کم پانچ ایئر لائنز کی ضرورت ہے۔ اڑان- 2 کے تحت 21 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے ساتھ مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کرنے کے بعد، ملک کے چھوٹے ہوائی اڈوں کو ہوابازی کے نیٹ ورک سے جوڑنے کے لیے ایک علاقائی رابطہ اسکیم شروع کی گئی، مسٹر نائیڈو نے کہا کہ پچھلے 12 سالوں میں اڑان کے تحت 95 نئے ہوائی اڈے، 17 ہیلی پورٹ اور دو واٹر ایروڈوم بنائے گئے ہیں۔ اگلے 10 برس میں اڑان- 2 کے تحت 100 نئے ہوائی اڈے بنانے کا منصوبہ ہے۔ ایک بڑا چیلنج یہ ہے کہ ملک میں دستیاب طیاروں کی تعداد ان راستوں پر چلانے کے لیے ناکافی ہے،" انہوں نے ریاستوں پر زور دیا کہ وہ ایئر لائنز کے ساتھ مل کر کام کریں۔ ایک دوسرے بڑے چیلنج کے طور پر انہوں نے نئی ایئر لائنز کے قیام کی وکالت کی اور ریاستوں پر زور دیا کہ وہ علاقائی ایئر لائنز کی حوصلہ افزائی کریں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں صرف دو ایئر لائنز کا غلبہ اچھا نہیں ہے۔ وہ انڈیگو اور ایئر انڈیا کا حوالہ دے رہے تھے، جن کا ایک ساتھ مسافروں کی تعداد کے لحاظ سے 90 فیصد کے قریب مارکیٹ شیئر ہے، صرف انڈیگو کے پاس 65 فیصد سے زیادہ ہے۔ بعد میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے مسٹر نائیڈو نے کہا کہ ملک کو 100 یا اس سے زیادہ طیاروں کے ساتھ کم از کم پانچ ایئر لائنز کی ضرورت ہے۔

آئی آئی ٹی ممبئی کے باہر احتجاج پر درجنوں کارکن زیر حراست

ممبئی، (یو این آئی) آئی آئی ٹی ممبئی کے طالب علم ساحل وکوڈے کی موت کے معاملے میں منگل کے روز ادارے کے مرکزی دروازے کے باہر احتجاج کرنے والے ریپبلکن پارٹی آف انڈیا آٹھوالے اور بھارت مکتی مورچہ سے وابستہ درجنوں کارکنوں کو پولیس نے حراست میں لے لیا۔ ایک پولیس افسر کے مطابق کارکن ساحل وکوڈے کے لیے انصاف کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاج کر رہے تھے اور انہوں نے مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کے استعفے کا بھی مطالبہ کیا۔ احتجاج کے دوران کارکنوں نے ہاتھوں میں پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے اور نعرے لگائے۔ ایک سینئر پولیس افسر نے بتایا کہ بھارت مکتی مورچہ کے کارکن بغیر اجازت آئی آئی ٹی بمبئی کے مرکزی دروازے کے باہر جمع ہوئے تھے۔ پولیس نے انہیں فوری طور پر وہاں سے ہٹایا اور احتیاطی طور پر حراست میں لے کر مزید قانونی کارروائی کے لیے پوائی پولیس اسٹیشن پہنچایا۔ اس کے کچھ ہی دیر بعد رام داس آٹھوالے کی قیادت والی ریپبلکن پارٹی آف انڈیا آٹھوالے کے کارکن بھی ادارے کے مرکزی دروازے کے قریب جمع ہوئے اور ساحل وکوڈے کے حق میں نعرے لگانے لگے۔

ایودھیا میں منظم طریقے سے چڑھاوا چوری کے سرغناؤں کو بچانے کی کارروائی چل رہی ہے: کانگریس

نئی دہلی، 22 ستمبر (یو این آئی) کانگریس نے شری رام مندر میں چڑھاوا چوری کے معاملے میں تین ماہ بعد بھی چارج شیٹ داخل نہ ہونے کو سرغناؤں کو بچانے کی کوشش قرار دیتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ بی جے پی کی ڈبل انجن حکومتیں ایس آئی ٹی کے نام پر بڑے چوروں کو بچانے کی کارروائی کر رہی ہیں۔ کانگریس کے کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے انچارج جے رام رمیش نے منگل کو سوشل میڈیا 'ایکس' پر کہا کہ چڑھاوا چوری کے معاملے میں تحقیقات شروع ہوئے تین ماہ پورے ہونے میں صرف تین دن باقی ہیں لیکن ابھی تک ملزمان کے خلاف چارج شیٹ داخل نہیں کی گئی ہے۔ اگر 25 ستمبر تک چارج شیٹ داخل نہ ہوئی تو چڑھاوا چوری کے معاملے کے چھوٹے کرداروں کی ضمانت کا راستہ صاف ہو جائے گا۔ مسٹر رمیش نے کہا کہ ملک کے عوام کو ایسی ایس آئی ٹی اور ایسی کسی سرکاری چارج شیٹ پر بھروسہ نہیں ہے جس میں بڑی مچھلیوں کو بچانے کے خدشات برقرار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ کہتے تھے کہ کچھ بھی رپورٹ کرنے کے قابل نہیں ہے، ان کی اپنی تحقیقات اب تسلیم کر رہی ہے کہ چڑھاوا چوری 70 نہیں بلکہ سی سی ٹی وی میں 105 بار سامنے آ چکی ہے جسے وہ چاہ کر بھی مسترد نہیں کر پا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چارج شیٹ داخل کرنے میں تاخیر کیوں ہو رہی ہے، یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے اور معاملہ بڑے چوروں اور ان کے سرپرستوں سے توجہ ہٹانے کا ہے۔

فلسطین کی حمایت میں پتنگ بازی کی تقریب منعقد کرنے کے بعد گھر پہنچ گئی پولیس

ممبئی (ایجنسی) ممبئی کے سانتا کروز علاقے میں رہنے والی پوسٹ گریجویٹ طالبہ ہرشدا بوراڈے نے الزام لگایا کہ فلسطین کی حمایت میں پتنگ اڑانے پر ان سے زبردستی اور غیر قانونی طور پر پوچھ گچھ کی گئی۔ غزہ کے بچوں کی حمایت میں 15 ستمبر کو ممبئی کے باندرہ علاقے میں پتنگ بازی کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ ایونٹ کے دو دن بعد، ممبئی پولیس نے حصہ لینے والے کچھ نوجوانوں اور خواتین سے پوچھ گچھ شروع کی۔ نیوز پورٹل 'اے بی پی' پر شائع خبر کے مطابق ہرشدا بوراڈے نے الزام لگایا کہ پولیس پیشگی اطلاع یا سرکاری وارنٹ کے بغیر ان کے سانتا کروز کے گھر میں داخل ہوئی۔ ان کا دعویٰ ہے کہ گھر اور اس کے ذاتی سامان کی تلاشی لی گئی، اور اس سے آدھی رات تک پوچھ گچھ کی گئی۔ ہرشدا نے یہ بھی الزام لگایا کہ اس کے روم میٹ کے سامان اور ذاتی سامان کی بھی تلاشی لی گئی جو اس تقریب میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ بوراڈے نے بتایا کہ اس کے بعد مالک مکان نے انہیں مکان خالی کرنے کو کہا۔ ہرشدا نے بتایا کہ 15 پولیس والوں نے جمعہ کی شام 5 بجے سے ہفتہ کی صبح 3 بجے تک ان کے گھر کی تلاشی لی۔ اس دوران انہوں نے اسے کوئی قانونی نوٹس یا وارنٹ نہیں دکھایا۔ ہرشدا نے بتایا کہ جب اس نے ان سے ان کی شناخت پوچھی تو انہوں نے انکار کر دیا اور وہ سب زبردستی گھر میں گھس گئے۔ اس کی نوٹ بک اور ڈائریاں چیک کی گئیں، کتابوں کے نام نوٹ کیے گئے، اس کے سامان کی تصاویر لی گئیں، اور ویڈیوز بھی بنائی گئیں۔ تاہم پولیس نے ان الزامات کی تردید کی ہے۔ اس معاملے کے بارے میں پولیس نے بتایا کہ قانون کے تحت طے شدہ طریقہ کار کے مطابق تفتیش کی گئی۔ پولیس نے یہ بھی واضح کیا کہ کسی کو غیر قانونی طور پر حراست میں نہیں لیا گیا ہے۔ فی الحال پولیس کی تفتیش اور خواتین کی جانب سے لگائے گئے الزامات کے حوالے سے بات چیت جاری ہے۔

بھساول کی ممتاز شخصیت ڈاکٹر محمود حسین کی رحلت

ممبئی (ندیم صدیقی) بھساول کی ممتاز اور معزز شخصیت (92 سالہ) ڈاکٹر محمود حسین طویل علالت کے بعد گزشتہ دن (پیر) 21 ستمبر کی دوپہر انتقال کر گئے۔ ناگپور کے ممتاز شاعر و ادیب اور ماہرِ آثارِ قدیمہ خواجہ غلام السیدین ربانی نے ناگپور سے اپنے خسر محترم کی سناونی دیتے ہوئے بتایا کہ ڈاکٹر محمود حسین 15 اگست 1934ء کو ناگپور میں پیدا ہوئے تھے، اُن کے والد رضا حسین ریلوے میں ملازم تھے، جب اُن کا بھساول تبادلہ ہو گیا تو وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ یہیں منتقل ہو گئے، سو (ڈاکٹر) محمود حسین کی ابتدائی تعلیم بھساول کے انجمن اسکول میں ہوئی، پھر وہ جلگاؤں کے ایم جی (مہاتما گاندھی) کالج میں داخل ہو گئے، 1960ء میں محمود حسین نے علیگڑھ مسلم یونیورسٹی سے BUMS کیا اور بھساول آ گئے جہاں 1962ء سے تاحال انہوں نے طبّی خدمات انجام دیں۔ وہ بھساول ضلع میں لقوے اور

فالج کے ماہر کے طور پر اپنا ایک امتیازی تشخص رکھتے تھے، بہ حیثیت طبیب ان کی شہرت اس درجہ تھی کہ بھساول کے ایک میڈیکل اسٹور کے روحِ رواں اگروال جی کا کہنا ہے کہ اُن کے پاس صرف بھساول یا اطراف ہی کے لوگ نہیں بلکہ ملک بھر سے مریض شفا کی امید لے کر آتے تھے۔ بھساول کے معروف شاعر صابر پرواز نے بتایا کہ مشہور شاعر شکیل بدایونی بھی ان کے زیر علاج رہ چکے ہیں۔ ڈاکٹر محمود حسین پورے بھساول میں 'محسنِ ادب' کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے، ڈاکٹر محمود حسین بھساول کے ڈاکٹروں کی انجمن (ڈاکٹرز ایسوسی ایشن) کے صدر بھی تھے۔ انھیں اُردو زبان و ادب سے ایک خاص تعلق تھا، اُن کی زبان دانی اور اُردو کا شستہ لہجہ مثالی تھا، چونکہ بھساول اپنے دَور میں مشاعروں کے لیے ملک بھر میں مشہور تھا، وہ اُس دَور کے مشاعروں کے روحِ رواں تھے۔ ڈاکٹر محمود حسین فطری طور پر حساس طبیعت کے حامل تھے، کسی ضرورت مند کو دیکھ کر وہ بے چین ہو جاتے تھے اور اپنی استطاعت بھر مدد کرتے تھے۔ بھساول کے تعلیمی، ادبی اور سیاسی حالات پر اُن کی خاصی گرفت تھی، انھیں ایک بار کانگریس نے الیکشن میں ٹکٹ دینے کی پیشکش کی مگر عوام کی مرضی کے آگے انہوں نے یہ پیشکش مسترد کر دی اور آزادانہ طور پر مہاراشٹرا اسمبلی کے لیے الیکشن لڑا، مگر بہت معمولی ووٹوں سے شیوسینا کے اُمیدوار سے وہ ہار گئے۔

'ریاست میں بچیاں محفوظ نہیں، واقعہ انتہائی سنگین اور شرمناک'

تیجسوی یادو نے جموئی واقعہ پر بہار حکومت کو گھیرا، خواتین اور بچیوں کی سلامتی پر سوال اٹھائے

پٹنہ: بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے قومی ورکنگ صدر تیجسوی یادو نے جموئی واقعہ کو انتہائی سنگین اور شرمناک قرار دیتے ہوئے ریاستی حکومت کو قانون و انتظام کے معاملے پر سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ منگل کو پریس کانفرنس میں انہوں نے خواتین اور بچیوں کی سلامتی پر سوال اٹھاتے ہوئے حکومت سے جواب طلب کیا اور وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری سے ان کے سابقہ بیان کے حوالے سے استعفے کا مطالبہ کیا۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ جموئی میں پیش آنے والے واقعہ کو کسی بھی صورت معمولی یا الگ تھلگ واقعہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ ان کے مطابق ریاست میں خواتین اور بچیاں خود کو غیر محفوظ محسوس کر رہی ہیں۔ انہوں نے حکومت کے بعض رہنماؤں کے ان بیانات کا بھی حوالہ دیا، جن میں اس طرح کے واقعات کو 'چھٹ پٹ' یا 'انفرادی' واقعہ قرار دیا گیا تھا۔ تیجسوی نے کہا کہ ایسے

واقعات کی سنگینی کو کم کر کے نہیں دیکھا جانا چاہیے۔

جموئی معاملے میں پولیس کارروائی پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے تیجسوی نے کہا کہ پولیس کے مطابق واقعے میں سات سے آٹھ افراد کے ملوث ہونے کی بات سامنے آئی ہے، اس لیے تمام ملزمان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ منگل کو پولیس نے مبینہ مرکزی ملزم نندن یادو کو ایک مڈبھیڑ کے دوران ٹانگ میں گولی لگنے کے بعد گرفتار کیا۔ پولیس کے مطابق کارروائی کے دوران مڈبھیڑ ہوئی اور ملزم زخمی ہو گیا۔ اس سے قبل تین ملزمان کو گرفتار کیا جا چکا تھا، جبکہ معاملے کی تفتیش کے لیے خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی گئی ہے۔

تیجسوی یادو نے مڈبھیڑ کی کارروائی کی شفافیت پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو واضح کرنا چاہیے کہ مڈبھیڑ کن حالات میں ہوئی اور پولیس کارروائی کے دوران کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا۔ ان کے مطابق جرائم میں ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی ضروری ہے، لیکن ہر کارروائی میں جواب دہی اور شفافیت بھی یقینی بنائی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جموئی واقعے میں ملوث تمام افراد کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہونی چاہیے اور متاثرہ خاندان کو انصاف ملنا چاہیے۔ تیجسوی نے خواتین اور بچیوں کے خلاف حالیہ دیگر واقعات کا بھی ذکر کیا اور حکومت سے ان معاملات میں اب تک کی کارروائی کی تفصیلات بتانے کا مطالبہ کیا۔

کمسن طالبہ کے ساتھ زیادتی کیس کا ملزم پانچ گھنٹے میں گرفتار

دربھنگہ، (یو این آئی) بہار کے دربھنگہ ضلع کے جمال پور تھانہ علاقے میں پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ایک نابالغ طالب علم کے ساتھ بدسلوکی اور دکاندار پر حملہ کرنے کے معاملے میں پانچ گھنٹے کے اندر ایک ملزم کو گرفتار کر لیا۔ جمال پور پولیس اسٹیشن کے انچارج مکیش کمار کے مطابق 21 ستمبر کو صبح تقریباً 9 بجے، ایک نابالغ طالبہ کیرت پور گاؤں کے ہائی اسکول جا رہی تھی۔ موٹر سائیکل پر سوار دو نوجوانوں نے اس کا پیچھا کیا اور اسے مارنا شروع کر دیا۔ لڑکی نے خطرے کی گھنٹی بجائی تو مقامی دکانداروں اور گاؤں والوں نے احتجاج کیا جس کے بعد دونوں نوجوانوں نے دکاندار کے ساتھ مارپیٹ کی۔ لوگ جمع ہو گئے تو دونوں نوجوان موٹر سائیکل چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ گاؤں والوں نے واقعہ کی اطلاع ڈائل 112 پر دی۔ اطلاع ملنے پر پولیس کی ایک ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی اور جمال پور تھانے کو اطلاع دی۔ جمال پور پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 97/2026 درج کیا گیا۔

مشن 2027 کے لیے بی جے پی نے گورکھپور کا کیا انتخاب

ونود تاوڑے نے گورکھپور میں ٹٹولی سیاسی نبض، گروپ بندی، بے روزگاری اور مقامی مسائل کا لیا جائزہ

گورکھپور۔ اگلے سال ہونے والے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کی تیاریوں کا آغاز بھارتیہ جنتا پارٹی نے گورکھپور سے کیا ہے۔ اتر پردیش کا انچارج بنائے جانے کے بعد بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری ونود تاوڑے کا گورکھپور کا پہلا دورہ محض تنظیمی میٹنگ تک محدود نہیں رہا، بلکہ اسے زمینی صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کے طور پر دیکھا گیا۔ تاوڑے نے پہلے لوگوں کی بات سنی، پھر سوالات کیے اور مختلف افراد سے ملنے والے جوابات کا باہمی جائزہ لیا۔ تنظیم سے لے کر سماج تک مختلف سطحوں سے فیڈ بیک حاصل کیا گیا۔ ان کی سرگرمیوں میں پہلے سننے، پھر سمجھنے اور اس کے بعد حکمت عملی وضع کرنے پر زور نظر آیا۔ تاوڑے نے گورکھپور خطے کو اس لیے اہمیت دی کہ بی جے پی کے مضبوط اثر والے اس علاقے میں گزشتہ انتخابات کے دوران سیاسی تصویر میں تبدیلی آئی ہے۔ 13 لوک سبھا نشستوں والے اس خطے میں بی جے پی نے 2014 میں 12 نشستیں جیتی تھیں، جو 2019 میں گھٹ کر 10 اور 2024 میں 6 رہ گئیں۔ اسمبلی انتخابات میں بھی 2017 میں 49 نشستوں کے مقابلے 2022 میں بی جے پی 35 نشستوں تک محدود رہی۔ اس لیے 2027 کا چیلنج صرف اقتدار برقرار رکھنے تک محدود نہیں ہے، بلکہ پارٹی کے روایتی مضبوط علاقوں میں تبدیل ہونے والے سیاسی مساوات کو سمجھنا اور اس کے مطابق حکمت عملی تیار کرنا بھی اس کا حصہ ہے۔ حالیہ دورے میں تاوڑے نے تنظیمی طاقت، کمزور بوتھوں اور مقامی سیاسی حالات کا جائزہ لینے پر توجہ دی۔ تاوڑے نے اپنے دورے کا آغاز نئی نسل کے ساتھ گفتگو سے کیا۔ انہوں نے بھٹواں کے اٹل رہائشی اسکول میں طلبہ سے ملاقات کی اور جن زی اور جن الفا نسل کی خواہشات اور توقعات کو سمجھنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد گفتگو کا دائرہ وسیع ہوتا گیا۔ تین دن کے دوران انہوں نے تنظیم کے موجودہ اور سابق عہدیداروں، موجودہ و سابق عوامی نمائندوں اور سماج کے مختلف طبقات کے اہم افراد کے ساتھ ملاقاتیں کیں۔ دانشور طبقے سے بھی گفتگو کی گئی۔ کچھ ملاقاتیں اجتماعی طور پر ہوئیں، جبکہ کچھ افراد سے الگ الگ ملاقات کی گئی۔ مقصد یہ سمجھنا تھا کہ زمینی سطح پر حقیقی صورتحال کیا ہے۔ حالیہ رپورٹوں کے مطابق تاوڑے کے گورکھپور دورے میں پارٹی کارکنوں، مقامی رہنماؤں اور عوامی نمائندوں سے تنظیمی صورتحال پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ تاوڑے نے تنظیم کی مضبوطی اور کمزوری سے متعلق بھی معلومات حاصل کیں۔ مختلف اضلاع میں جاری سرگرمیوں کا فیڈ بیک لیا گیا اور یہ جاننے کی کوشش کی گئی کہ کون فعال ہے اور کون غیر فعال۔ کارکنوں میں کہاں نظر انداز کیے جانے کا احساس ہے، کہاں گروپ بندی ہے اور کہاں بڑے رہنماؤں کے درمیان اختلافات تنظیم کو متاثر کر رہے ہیں، اس بارے میں بھی معلومات حاصل کی گئیں۔ بتایا گیا کہ تاوڑے نے باہمی اختلافات میں الجھے رہنماؤں کے نام جاننے کے ساتھ یہ بھی دریافت کیا کہ ان کے درمیان مفاہمت کون کرا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ گزشتہ دو انتخابات میں منڈل سے لے کر علاقائی سطح تک ذمہ داریاں سنبھالنے والے ان افراد کے بارے میں بھی معلومات لی گئیں جو ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کے بعد غیر فعال ہو گئے ہیں۔ ایسے افراد کی فہرست بھی طلب کیے جانے کی بات سامنے آئی ہے۔ ساتھ ہی یہ جاننے کی کوشش کی گئی کہ کن افراد کو دوبارہ تنظیم سے جوڑنے سے سیاسی اور تنظیمی مساوات پر اثر پڑ سکتا ہے۔ یعنی مسائل کی نشاندہی کے ساتھ ممکنہ حل تلاش کرنے پر بھی توجہ دی گئی۔ سیاسی تجزیہ کار ڈاکٹر امیت اپادھیائے تاوڑے کے اس طریقہ کار کو 2014 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران اتر پردیش میں اس وقت کے بی جے پی انچارج امیت شاہ کی حکمت عملی سے جوڑتے ہیں۔ ان کے مطابق اس وقت بھی ناراض اور غیر فعال کارکنوں سے بات چیت کی گئی تھی اور دانشور طبقے سمیت مقامی اثر و رسوخ رکھنے والے افراد سے فیڈ بیک لیا گیا تھا۔ فرق یہ ہے کہ اس وقت بی جے پی اقتدار سے باہر تھی اور حکومت بنانے کے لیے کوشش کر رہی تھی، جبکہ اس بار پارٹی اقتدار میں ہے اور آئندہ اسمبلی انتخابات کے لیے تنظیمی تیاری کر رہی ہے۔ اس بار فیڈ بیک کا دائرہ نئی نسل تک بھی بڑھایا گیا ہے۔ مقصد یہ جاننے کی کوشش کرنا ہے کہ نوجوان کیا سوچ رہے ہیں، تنظیم کے اندر کیا صورتحال ہے، سماج میں کیا تبدیلیاں آ رہی ہیں اور مقامی سیاست کس سمت بڑھ رہی ہے۔ تاوڑے کے دورے کا ایک اہم پہلو وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور ریاستی صدر پنکج چودھری کی غیر موجودگی بھی رہی۔ یوگی آدتیہ ناتھ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت وزیر اعظم نریندر مودی کی سالگرہ کی تقریب میں شرکت کے لیے کاشی گئے تھے، جبکہ پنکج چودھری گورکھپور اس وقت پہنچے جب تاوڑے اپنا تین روزہ دورہ مکمل کر کے روانہ ہو چکے تھے۔ اس صورتحال کا ایک اثر یہ بھی رہا کہ مقامی رہنماؤں اور سابق عہدیداروں کو تاوڑے کے سامنے اپنی بات نسبتاً کھل کر رکھنے کا موقع ملا۔ بتایا گیا کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر کوئی شخص ان سے الگ سے ملاقات کرنا چاہے تو وہ ملاقات کر سکتا ہے۔ اس دوران کئی افراد نے تنظیم اور حکومت کے کام کرنے کے طریقہ کار سے متعلق اپنے تحفظات اور شکایات سامنے رکھیں۔ تاوڑے کے سامنے انتخابی سیاست کو متاثر کرنے والے مقامی مسائل بھی رکھے گئے۔ بعض ملاقات کرنے والوں نے بدعنوانی، مہنگائی اور تھانے و تحصیل سے متعلق مشکلات کا ذکر کیا۔ کچھ افراد نے مقامی سطح پر انتظامی رویے کو بھی ممکنہ انتخابی مسئلہ قرار دیا۔ اس طرح عوام میں حکومت کے خلاف ناراضی کی سطح اور اس کے ممکنہ سیاسی اثرات کو سمجھنے کی کوشش بھی اس مشق کا حصہ رہی۔ تاوڑے کے سامنے سماجی مساوات کی پیچیدگیوں پر بھی گفتگو ہوئی۔ ریزرویشن کے معاملے پر مختلف سماجی گروپوں کی تشویش سامنے آنے کی بات کہی گئی۔ یو جی سی کے ضوابط سے متعلق اعلیٰ ذات کے لوگوں میں ناراضی کا فیڈ بیک ملنے کے ساتھ پسماندہ اور دلت طبقات میں ریزرویشن کو لے کر تشویش کا بھی ذکر کیا گیا۔ نوجوانوں سے متعلق گفتگو میں پیپر لیک اور روزگار کے مسائل سامنے آئے۔ اس کے ساتھ یہ فیڈ بیک بھی دیا گیا کہ طویل عرصے تک اقتدار میں رہنے کی وجہ سے اپوزیشن حکومت کے خلاف اینٹی انکمبنسی یعنی حکومت مخالف رجحان کا بیانیہ بنانے کی کوشش کر رہی ہے اور بدعنوانی کو بھی اسی بیانیے سے جوڑ رہی ہے۔ تاوڑے کو یہ بھی بتایا گیا کہ سوشل میڈیا پر اپوزیشن کی جانب سے بی جے پی کے مقابلے میں زیادہ تیز حملے کیے جا رہے ہیں۔ مجموعی طور پر گورکھپور کے دورے کے دوران تنظیم، سماجی مساوات، نوجوانوں کے مسائل، مقامی انتظامیہ، کارکنوں کی ناراضی اور سوشل میڈیا سمیت متعدد پہلوؤں سے فیڈ بیک حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔

دارالعلوم مسعودیہ مرکز اہلسنت میں رضا اکیڈمی کے پاکیزہ وفد کی باوقار آمد اور بزمِ خیر و برکت

رضا اکیڈمی ممبئی کا ایک عظیم الشان اور پاکیزہ وفد بعد نمازِ مغرب دارالعلوم مسعودیہ مرکزِ اہلسنت تشریف لایا، جہاں ادارے کے جمیع اساتذہ، طلبہ اور مقامی اہلِ علم و دانشمند نے وفد کا بے حد پُر تپاک، پُر جوش اور پُر وقار خیر مقدم کیا اس باوقار وفد میں خلیفۂ حضور تاج الشریعہ، دعائے حضور مفتی اعظم ہند، محترم الحاج سعید نوری صاحب قبلہ (بانی رضا اکیڈمی ممبئی)، شہزادۂ قائدِ ملت محترم مصطفیٰ رضا نوری المعروف امن میاں صاحب قبلہ، و شہزادہ مشیر ملت، مجاہدِ سنّیت، فخرِ ملت حضرت علامہ اعجاز احمد کشمیری صاحب قبلہ خطیب و امام ہانڈی والی مسجد ممبئی (نائب صدر جمیعت علمائے ہند) اور نازشِ فکر و فن حضرت قاری عبد الرحمٰن ضیائی صاحب (ممبئی) خصوصی طور پر شامل رہے رحمتوں برکتوں اور انوار سے بھرپور اس نشست کی نقابت کے فرائض حضرت قاری عبد الرحمٰن ضیائی صاحب نے اپنی زبردست اور جادو بیاں نقابت سے انجام دیے قاری محمد اسرائیل راقم مسعودی صاحب کی خوبصورت اور رقت انگیز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا تلاوت کے بعد شہزادۂ قائدِ ملت محترم مصطفیٰ رضا نوری المعروف امن میاں صاحب قبلہ نے کلام حضور مفتیِ اعظم ہند پیش کر کے محفل پر ایک وجدانی کیفیت اور روح پرور سماں باندھ دیا بعد ازاں، مجاہدِ سنّیت حضرت علامہ اعجاز احمد کشمیری صاحب قبلہ نے رضا اکیڈمی کے اغراض و مقاصد اور اس کی ملک و بیرونِ ملک پھیلی عالمگیر فلاحی خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی انہوں نے بتایا کہ رضا اکیڈمی کس طرح سیلاب متاثرین کی بحالی، غرباء و مساکین کی مدد، غریب بچیوں کی شادی کے مسائل، اور شانِ رسالت ﷺ میں ادنیٰ سی بھی گستاخی یا انگشت نمائی پر حق و انصاف کا پرچم بلند کرتے ہوئے قانونی اور عوامی جدوجہد کرتی ہے انہوں نے کہا کہ ملک و ملت کی ہر صدا پر بروقت لبیک کہنا رضا اکیڈمی کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ حضرت علامہ نے اس موقع پر طلبہ اور علماء کو مفید نصائح اور قیمتی مشوروں سے نوازا، دارالعلوم کے عروج و ارتقاء کے لیے دعائیں کیں، اور ملک کی موجودہ صورتِ حال کے تناظر میں ایمان افروز گفتگو فرماتے ہوئے رقت انگیز دعا پر اپنی بات مکمل کی خلیفۂ حضور تاج الشریعہ، حضرت الحاج سعید نوری صاحب قبلہ نے علماء و طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے نہایت عمدہ اور ہدایت بخش پیغام سے نوازا اور رضا اکیڈمی کی فکر خدمت خلق کے جذبے کے ساتھ گھر گھر پہنچائیں اور امت میں اتفاق و اتحاد کا ہونا انتہائی ضروری ہے بالخصوص علمائے کرام میں اور انہوں نے اکابرینِ اہلسنت کے پاکیزہ معمولات، ان کے اقوال اور تاریخ ساز نایاب و نادر واقعات بیان کر کے حاضرینِ مجلس کے ایمان کو تازگی اور فکر کو جلا بخشی اس پر مسرت اور بابرکت موقع پر دارالعلوم مسعودیہ مرکزِ اہلسنت رسیا بازار کے منیجر حضرت مولانا شکیل قادری صاحب قبلہ، حضرت علامہ ضمیر احمد لطیفی صاحب، حضرت مولانا ذاکر صاحب قبلہ، حضرت قاری محمد ابراہیم صاحب قبلہ، دارالعلوم اشرفیہ رضائے مصطفیٰ (سسئی سلون، رسیا بازار) کے پرنسپل حضرت مولانا رحمت اللہ خان صاحب قبلہ، حضرت قاری محمد اسرائیل راقم مسعودی اور حضرت مولانا محمد حامد رضا صاحب عزیزم معراج بھائی و حاجی سعید خان صاحب سمیت کثیر تعداد میں علماء اور معززین موجود رہے۔ ناشر مسلک اعلیٰحضرت حضرت مولانا جان محمد فیضی صاحب قبلہ صدر المدرسین دارالعلوم مسعودیہ مرکز اہلسنت رسیا بازار اور قاریٔ خوش الحان ماہرِ فن تجوید و قرأت حضرت قاری محمد منظور صاحب سیکریٹری جامعہ ہٰذا کی کدوکاوش کی بنا پر شاخ رضا اکیڈمی رسیا بازار میں قائم ہو پائی۔

بقایا بجلی کے بل فوری طور پر ادا کرنے کی اپیل

دیوبند، 21 / اگست (ڈاکٹر فیروز خان) محکمۂ بجلی نے بجلی کے بل ادا نہ کرنے والے نادہندہ صارفین کے خلاف سخت موقف اپنایا ہوا ہے۔ دیوبند علاقے میں بجلی کے بقایا بلوں کی وصولی کے لیے بڑے پیمانے پر کنکشن کاٹو مہم چلائی جا رہی ہے۔ مہم کے تحت محکمۂ بجلی قواعد کے مطابق نادہندہ صارفین کے کنکشن کاٹ دے گا۔ محکمۂ بجلی کی طرف سے جاری کردہ نوٹس میں نادہندہ صارفین پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اپنے بقایا بجلی کے بل فوری طور پر ادا کریں تا کہ کسی بھی قسم کے نقصان سے بچا جا سکے۔ محکمہ نے واضح کیا ہے کہ بقایا بلوں کی ادائیگی میں ناکامی کے نتیجے میں صارفین کا بجلی کا بل کاٹا جا سکتا ہے۔ نوٹس کے مطابق مہم کے دوران محکمانہ ٹیمیں نادہندہ صارفین کی نشاندہی کر کے قواعد کے مطابق کارروائی کریں گی۔

کشی نگر کے سرکاری اسکول میں مڈ ڈے میل کی سبزی میں ملے کیڑے، بچوں نے کھانا کھانے سے کیا انکار

کشی نگر: 22 ستمبر (پی این ایس) کشی نگر کے پریشد یہ اسکولوں میں بچوں کو فراہم کیے جانے والے مڈ ڈے میل، یا پی ایم پوشن یوجنا کے معیار پر سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ دودھی بلاک کے کھریاں میں قائم کنسولیڈیٹ اسکول میں مڈ ڈے میل کی سبزیوں میں کیڑے پائے گئے۔ کھانے میں کیڑے دیکھ کر بچے گھبرا گئے اور کھانے سے انکار کر دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ تقریباً ایک سال قبل اسی اسکول میں ایم ڈی ایم کے کھانے میں کیڑے کی شکایت ملی تھی۔ یہ معاملہ دودھی بلاک علاقے کے کھریاں میں واقع کنسولیڈیٹیڈ اسکول میں پیش آیا۔ معمول کے مطابق دوپہر کے وقت بچوں کو مڈ ڈے میل دیا جا رہا تھا۔ بچے کھانے کے لیے بیٹھے ہی تھے کہ انہیں سبزیوں میں کیڑے نظر آئے۔ کھانے میں کیڑے ہونے کا علم ہوتے ہی بچوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ بچوں نے کھانے پر اپنے اعتراضات کا اظہار کیا۔ اس معاملے کے بعد ایم ڈی ایم کے معیار اور اسکول میں کھانے کی تیاری کے نظام پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ تقریباً ایک سال قبل اسی اسکول میں کھانے میں کیڑے کی شکایت موصول ہوئی تھی۔ اس کے باوجود اس طرح کی صورتحال کا بار بار ہونا افسران کی نگرانی اور کام کاج پر سوال اٹھاتا ہے۔

اسکول کے بچوں کو فراہم کیا جانے والا دوپہر کا کھانا ان کی غذائیت اور صحت سے براہ راست جڑا ہوا ہے۔ لہٰذا خوراک میں کیڑوں کے پائے جانے کے واقعے کو سنجیدگی سے لینا چاہیے۔ کھانے کی تیاری اور بچوں کو اس کی ترسیل کے درمیان معائنہ اور نگرانی کے نظام کی تاثیر بھی ایک سوال ہے۔ واقعے کے بعد تمام نظریں متعلقہ محکمے کی جانب سے کی جانے والی تحقیقات اور کارروائی پر ہوں گی۔

یہ بھی تعین کیا جائے گا کہ غفلت کا ذمہ دار کون ہے اور مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے کیا اقدامات کیے جائیں گے۔ فی الحال کھریاں انٹیگریٹڈ اسکول میں سبزیوں میں کیڑوں کی دریافت نے سکول کے کھانے کے معیار پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ اب ضروری ہو گیا ہے کہ متعلقہ حکام معاملے کی چھان بین کر کے حقیقی صورتحال کو واضح کریں۔ اس معاملے کے بارے میں بیسک ایجوکیشن آفیسر انیل کمار سنگھ نے بتایا کہ تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اور آج شام تک رپورٹ آنے کے بعد کارروائی کی جائے گی۔

مسلم یوتھ اینڈ اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام جنرل نالج مقابلے کا انعقاد

مقابلے میں تین اضلاع کے 12 امتحانی مراکز پر تقریباً 600 بچوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا

بلند شہر 22 ستمبر (پریس ریلیز) مسلم یوتھ اینڈ اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام اتوار کو تین اضلاع کے 12 امتحانی مراکز پر جنرل نالج مقابلے کا انعقاد کیا گیا، جس میں جونیئر اور سینئر گروپ کے تقریباً 600 بچوں نے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ مختلف مراکز پر طلبہ میں مقابلے کے حوالے سے خاصا جوش دیکھنے کو ملا۔ مقابلے میں عام معلومات پر مبنی سوالات پوچھے گئے، جنہیں بچوں نے مقررہ وقت میں حل کیا۔ امتحانی مراکز پر فیڈریشن کے رضا کاروں اور متعلقہ اسکولوں کے اسٹاف نے انتظامات سنبھالے۔ تمام مراکز پر امتحان پرامن اور منظم طریقے سے مکمل ہوا۔ مقابلے کا انعقاد بگراسی اور آس پاس کے اسکولوں کے علاوہ تین اضلاع میں قائم مختلف مراکز پر کیا گیا۔ ان میں الہلال اسکول بگراسی، ٹی او ٹی انٹر کالج جلال پور، جنت ٹرسٹ بہادر گڑھ، مدرسہ کاشف العلوم پلواڑہ، الفلاح اکیڈمی شیر پور، فاطمہ گرلز کوچنگ چندیانہ، جوہر پبلک اسکول او ررائٹ وے پبلک اسکول گیسو پور، مارل نور محفوظ امر پور، ظفر الاسلام اسکول سیانہ، سی کے ایم پبلک اسکول پپلوتی، ایم آئی اے ہائر سیکنڈری اسکول اور اوسیس پبلک اسکول اسوڑہ شامل رہے۔ منتظمین کے مطابق مقابلے کا مقصد بچوں میں عام معلومات کے تئیں دلچسپی پیدا کرنا، ان کی علمی صلاحیتوں کو نکھارنا اور انہیں مختلف مسابقتی امتحانات کے لیے تیار کرنا ہے۔ فیڈریشن کے صدر عبدالواحد نے مقابلے کو کامیاب بنانے میں تعاون کرنے والے تمام رضا کاروں، امتحانی مراکز کے منتظمین اور اسکول اسٹاف کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ بچوں میں تعلیم اور عام معلومات کا شوق بڑھانے کے لیے آئندہ بھی اس طرح کے پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ مقابلے کے انعقاد میں ماسٹر اظہر خان، امام الدین ملک، خالدہ خانم، صداقت علی انصاری، آصف علوی، محمد ثاقب، فوزان سیفی، عابد چودھری، شہادت علی، تاج بخش، عظیم چودھری، سعد خان، رفعت علوی، فرمان چودھری، محمد فاروق، رضوان انصاری، عارف علوی، شاہنواز خان، بلال خان، اسد خاں، محمد شارق، شاہ ویز چودھری، صباحت ظفر، روشن جہاں اور فرح خان کا خصوصی تعاون رہا۔

ادارہ نشریات کے صدر حاجی نسیم خان عمرہ کی سعادت حاصل کر کے امروہہ واپس

اُتر پردیش اُردو ادب سوسائٹی، مسلم کمیٹی امروہہ اور دیگر سماجی انجمنوں کی جانب سے مبارکباد اور پر خلوص استقبال

امروہہ (نامہ نگار): ادارہ نشریات کے صدر اور مسلم کمیٹی امروہہ کے سابق صدر حاجی نسیم خان مقدس سرزمین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد خیر و عافیت کے ساتھ اپنے وطن امروہہ واپس لوٹ آئے ہیں۔ ان کی واپسی کی خبر ملتے ہی شہر کی مختلف علمی، ادبی اور سماجی شخصیات اور تنظیموں کے نمائندوں نے ان کی رہائش گاہ پہنچ کر انہیں پھولوں کے ہار پہنائے اور عمرہ کی مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر اُتر پردیش اُردو ادب سوسائٹی، مسلم کمیٹی امروہہ اور شہر کی دیگر فعال سماجی انجمنوں اور شہر کی متعدد علمی ادبی سماجی شخصیات کی جانب سے حاجی نسیم خان کی گل پوشی کی گئی اس دوران بڑی تعداد میں معززینِ شہر نے حاجی نسیم خان کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس پروقار موقع پر اُتر پردیش اُردو ادب سوسائٹی کے صدر کوثر علی عباسی نے عمرہ کی دینی و روحانہ اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حرمین شریفین کی حاضری اور عمرہ کی سعادت ہر مومن کے لیے ایک عظیم ترین نعمت ہے۔ یہ سفر روح کی پاکیزگی اور ایمان کی تازگی کا ذریعہ ہے۔ حرمین شریفین میں کی جانے والی عبادات، دعائیں اور بارگاہِ رسالتؐ میں حاضری انسان کی زندگی میں ایک مثبت اور روحانی انقلاب برپا کرتی ہے۔ ہم حاجی نسیم خان صاحب کو اس مبارک سفر کی تکمیل پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ باری تعالی ان کی تمام عبادات، طواف اور دعاؤں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ استقبالیہ تقریب میں موجود دیگر معززین نے بھی حاجی نسیم خان کی سماجی و ملی خدمات کو سراہا اور ان کے سفرِ عمرہ کی قبولیت کے لیے دعا کی۔ حاجی نسیم خان نے تمام مہمانوں اور تنظیموں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حرمین شریفین کے روحانی تجربات اور اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور ملک و قوم کی سلامتی اور امن و امان کے لیے خصوصی دعائیں کی۔ مبارکباد دینے والوں میں سرتاج عالم منصوری، ماسٹر اسلم عثمانی، اقرار انصاری، مراد عارف، منصور احمد صدیقی، مرغوب صدیقی، مدثر خاں، قمر نقوی، حاجی عبدالوہاب سیفی، اکرام حسین زیدی، فہیم شاہ نواز، شاہ رخ خان ایڈوکیٹ وغیرہ و دیگر اہم نام شامل ہے۔

دینِ اسلام درحقیقت رحمت امن اور اخلاق کا علمبردار! مفتی صادق مظاہری

سہارنپور (احمد رضا) حالات حاضرہ پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج جو لوگ دین اسلام اور دین اسلام کے پیروکاروں کو جانی اور مالی نقصان پہنچانے میں سرگرم ہیں انکو معلوم ہونا چاہئے کہ دین اسلام سب سے پرانا اور واحد مذہب ہے کہ خلوص امانتداری امن و امان اور حق پر قائم رہنے کا حکم دیتا ہے دین اسلام کل کائنات کے لئے رحمت کا علمبردار ہے مفتی محمد صادق نے اپنے اہم بیان میں کہا کہ اسلام رحمت اور امن و محبت کا مذہب ہے انہوں نے کہا کہ جب اس روئے زمین پر ہر طرف ظلم و ستم کا دور دورہ تھا، عوام جب انسانیت انصاف اور حقوق سے محرومی کی زندگی گزارنے کو مجبور تھے، قتل و خون ریزی، فتنہ و فساد، تشدد و بدامنی اور انتقام، جنگ و جدال کا خوفناک ماحول دنیا میں چھایا ہوا تھا، ایسے پر خطر حالات میں دین اسلام کے رسول بن کر انسانیت کے لئے امن و محبت کی عظیم الشان تعلیمات لے کر پیغمبرِ اسلام، سیدنا محمد رسول اللہ، اس دنیا میں تشریف لائے آپ نے اپنے کردار و عمل سے انسانیت کو سکون و راحت کی بیش بہا دولت عطا کی، نفرتوں کے ماحول کو ختم کیا، عداوتوں سے سینوں کو پاک کیا، ظلم و ستم سے انسانوں کو باز رکھا، ناانصافی اور زیادتی سے منع کیا، محروموں کو ان کے حقوق دلائے، ڈرے سہمے لوگوں کو امن و اطمینان عطا کیا، کمزوروں اور ستم رسیدوں کی مدد کی، مجبوروں اور بے کسوں کی دست گیری کی اور قیامت تک آنے والی انسانیت کو امن و محبت کی لاثانی، پیاری اور انوکھی تعلیمات سے سرفراز فرمایا واضع رہے کہ دین اسلام سچا اور امن پسند مذہب ہے دین اسلام آج چودہ سو سال بعد 313 سے 3 ارب کی آبادی تک پہنچ گیا ہے یہی ہے دین اسلام کی اصل طاقت!

انجمن ادریسیہ امروہہ یونٹ کے زیر اہتمام شہید وطن ویر عبدالحمید کا 61 واں یومِ شہادت اور عظیم الشان اعزازی تقریب کا انعقاد

امروہہ: انجمن ادریسیہ امروہہ یونٹ کی جانب سے شجاعت اور وطن پرستی کی عظیم مثال، پرم ویر چکر سے سرفراز شہید ویر عبدالحمید کا 61 واں یومِ شہادت اور ایک وقار تقریبِ اعزاز نہایت تزک و احتشام اور جوش و جذبے کے ساتھ شہر کے شہنائی ہال میں منایا گیا۔ اس پروقار اور عظیم الشان پروگرام کی سرپرستی حضرت مفتی محمد عفان صاحب نے فرمائی، جبکہ صدارت انجمن ادریسیہ کے قومی صدر محمد نفیس ادریسی کے حصے میں آئی۔ نظامت کے فرائض شاعر شیبان قادری نے اپنی خوبصورت اندازِ بیان سے بحسن و خوبی انجام دیے۔ اس پروقار تقریب میں ملک و قوم اور سماج کی ممتاز شخصیات نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ مہمانان میں نکھل جین، حکیم سیراج الدین ہاشمی، مونو یادو، ڈاکٹر جمشید کمال، مرغوب صدیقی، ڈاکٹر ناصر امروہوی، حاجی اقرار ادریسی صاحب اور حاجی اختر حسین ادریسی صاحب شامل رہے، جن کی موجودگی نے پروگرام کی وقار میں مزید اضافہ کیا۔ مقررین نے شہید ویر عبدالحمید کی عظیم قربانیوں، ان کی شجاعت اور ملکی دفاع کے لیے ان کے ناقابلِ فراموش کردار پر تفصیلی روشنی ڈالی اور انہیں زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔ مقررین میں حضرت مولانا مفتی عفان منصور پوری نے کہا کہ اس طرح کی تقریبات سے معاشرہ میں وطن پرستی کا جذبہ عام ہوتا ہے۔ پروگرام کے انعقاد اور حسنِ انتظام میں انجمن ادریسیہ امروہہ یونٹ کے صوبائی نائب صدر و ضلع صدر مرزا اطہر بیگ ادریسی اور حاجی ابوالکلام ادریسی نے کلیدی اور متحرک کردار ادا کیا۔ تقریب میں موجود تمام حاضرین اور معزز مہمانوں نے اتحاد، قومی یکجہتی اور شہدائے وطن کی یاد کو زندہ رکھنے کے اس اقدام کو بے حد سراہا اور انجمن ادریسیہ کی اس کاوش کی دل کھول کر ستائش کی۔ منتظمین کی جانب سے اس دوران شہر کی علمی ادبی سماجی ثقافتی تنظیموں اور سرکردہ شخصیات کو اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔ انجمن کی جانب سے اس موقع پر نگر پالیکا امروہہ سے ویر عبدالحمید کے نام سے آراستہ کر کے کوئی گیٹ، لائبریری یا کسی شاہراہ کا نام کرنے کی اپیل کی گئی۔

پیغامِ امن کمیٹی امروہہ کے زیرِ اہتمام حاجی سید خورشید انور کا استقبالیہ پروگرام

امروہہ، 22 ستمبر: آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی اقلیتی برادری کے شعبے کی جانب سے اتر پردیش کانگریس کمیٹی (اقلیتی شعبہ) کی 100 رکنی اسٹیٹ ایڈوائزری کونسل کا ممبر نامزد کیے جانے پر پیغامِ امن کمیٹی کے صدر، سابق امیدوار قانون ساز اسمبلی امروہہ اور اے آئی سی سی ممبر حاجی سید خورشید انور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ یہ تقریب محلہ کوٹ میں کمیٹی کے چیئرمین منصور احمد ایڈوکیٹ کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی، جس کی صدارت حاجی عبدالقیوم رائیٹی نے کی جبکہ نظامت کے فرائض منصور احمد ایڈوکیٹ نے انجام دیے۔ پروگرام کا آغاز حسان صدیقی کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا، جس کے بعد معروف شاعر فہیم امروہوی نے اپنا کلام پیش کیا۔ اس موقع پر سینئر کانگریس رہنما یاسر انصاری اور منصور احمد ایڈوکیٹ نے مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ حاجی خورشید انور کی اس اہم ذمہ داری سے پارٹی مزید مضبوط ہوگی اور اقلیتی طبقے کی آواز طاقتور انداز میں اٹھائی جائے گی۔ اپنی پذیرائی پر حاجی خورشید انور نے پیغامِ امن کمیٹی اور کانگریس قیادت بالخصوص راہل گاندھی اور قومی صدر عمران پرتاپ گڑھی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آئین کی حفاظت اور گنگا جمنی تہذیب کی بقا کے لیے کام کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ تقریب میں منصور احمد ایڈوکیٹ، حاجی خورشید انور، حاجی عبدالقیوم رائیٹی، فیض عالم رائیٹی، یاسر انصاری ایڈوکیٹ، فہیم شاہنواز، سید اکرام حسین زیدی، شاہ رخ خان ایڈوکیٹ، ظفر شاہ خان، افسار بخش، حسان شیخ، فیروز خان، عالم نیتا اور شہباز کلیم نظامی سمیت شہر کی اہم شخصیات، کمیٹی کے عہدیداران اور کانگریس کارکنان نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

فلاحی اسکیموں کا فائدہ اہل افراد تک پہنچانا حکومت کی ترجیحات میں شامل

سکندر آباد میں ایم ایل اے لکشمی راج سنگھ کے کیمپ دفتر پر مفت درخواستیں جمع کرائی گئیں

بلند شہر 22 ستمبر (پریس ریلیز) سکندر آباد کے ایم ایل اے ٹھاکر لکشمی راج سنگھ کے سکندر آباد واقع دفتر پر وزیر اعلیٰ یوا ادمی یوجنا، وشوکرما شرم سمان یوجنا اور ایک ضلع ایک پروڈکٹ (او ڈی او پی) ٹول کٹ تربیتی یوجنا کے تحت اہل نوجوانوں اور مستحقین کی مفت درخواستیں جمع کرائی گئیں۔ اس موقع پر نوجوانوں اور مستحقین کو مختلف سرکاری اسکیموں کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ درخواست کا عمل مکمل کرنے میں بھی تعاون کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ یوا ادمی یوجنا کے ذریعے 21 سے 40 سال کی عمر کے نوجوانوں کو خود روزگار اور صنعت قائم کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ ایم ایل اے ٹھاکر لکشمی راج سنگھ نے کہا کہ نوجوانوں کو خود کفیل بنانے اور مقامی سطح پر روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے لیے حکومت کی فلاحی اسکیموں کا فائدہ اہل افراد تک پہنچانا حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ دفتر پر منعقد اس سہولت کے ذریعے علاقے کے نوجوانوں اور کاریگروں کو مختلف اسکیموں سے فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری رہنمائی بھی فراہم کی گئی۔ درخواست جمع کرنے والوں میں بڑی تعداد میں خواتین اور لڑکیاں موجود تھیں۔ سبھی نے ایم ایل اے لکشمی راج سنگھ کی اس کوشش کو سراہا اور انہیں مبارکباد پیش کی۔

اتراکھنڈ کے سوالات پر اکھلیش یادو کو اہم کتاب پیش

بی ایل او کے تبادلوں کو منسوخ کرنے اور مبینہ فرضی ووٹروں کی جانچ کا مطالبہ

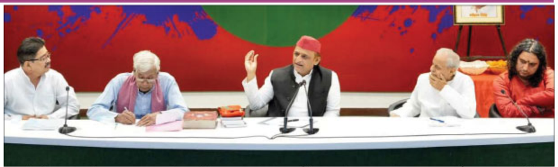

لکھنؤ۔سماجوادی پارٹی کے ریاستی صدر دفتر، لکھنؤ کے ڈاکٹر رام منوہر لوہیا آڈیٹوریم میں آج سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ جناب اکھلیش یادو کو اتراکھنڈ کے ممتاز سماجوادی رہنما اور قومی سکریٹری ڈاکٹر ستیہ نارائن سچان کی تحریر کردہ کتاب 'کوشک کمیٹی کی رپورٹ اور اتراکھنڈ کے سوالات' پیش کی گئی۔ ڈاکٹر سچان نے جناب اکھلیش یادو کو ڈاکٹر کے پی سنگھ کی مرتب کردہ 'چودھری چرن سنگھ سمرتی گرنتھ' بھی پیش کی۔ جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ نیتا جی نے اتراکھنڈ ریاست کے قیام کی جو بنیاد رکھی تھی، یہ اسی کی دستاویز ہے۔ مرکزی حکومت نے جو تین ریاستیں قائم کی تھیں، ان میں اتراکھنڈ ایسی ریاست ہے جس کا اپنا کوئی دارالحکومت نہیں ہے۔ سماجوادی پارٹی کی حکومت بننے پر سماجی انصاف کی جدوجہد کو تیز کیا جائے گا، تاکہ وہاں کے پسماندہ باشندوں کو انصاف مل سکے۔ ڈاکٹر سچان کا کہنا تھا کہ اگر مرکزی حکومت 24 اگست 1994 کو اتر پردیش کی قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل میں منظور کی گئی قرارداد کو اتراکھنڈ ریاست کی تشکیل کے وقت تسلیم کر لیتی تو گیرسین دارالحکومت ہوتا۔ نقل مکانی رکتی اور روزگار کے مواقع پیدا ہوتے۔

سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ جناب اکھلیش یادو کی ہدایت پر سماجوادی پارٹی کے ریاستی صدر جناب شیام لال پال نے چیف الیکٹورل آفیسر، اتر پردیش، لکھنؤ کو میمورنڈم دے کر مطالبہ کیا ہے کہ ضلع میرٹھ کے 48-میرٹھ اسمبلی حلقے میں ایس آئی آر ختم ہونے کے بعد بڑی تعداد میں بی ایل او کے تبادلے کیے جانے سے متعلق شکایت کا نوٹس لیتے ہوئے بی ایل او کے تبادلے منسوخ کیے جائیں۔ ضلع امیٹھی کے 178-تلوئی اسمبلی حلقے میں 2 ہزار سے زیادہ ڈپلیکیٹ ووٹروں کی جانچ کرا کے فرضی اور غیر ضروری ووٹروں کے نام حذف کیے جائیں، نیز میرٹھ کھنڈ ٹیچر انتخابی حلقے میں 5 ہزار سے زیادہ فرضی اور نااہل ووٹروں کی فوری جانچ کرا کے ڈپلیکیٹ اور فرضی ووٹروں کے نام حذف کیے جائیں، تاکہ انتخابات آزادانہ، منصفانہ اور شفاف طریقے سے مکمل ہو سکیں۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ ضلع میرٹھ کے 48-میرٹھ اسمبلی حلقے میں ایس آئی آر ختم ہونے کے بعد بڑی تعداد میں بی ایل او کے تبادلے کیے جا رہے ہیں۔ 27 اکتوبر 2025 سے 10 اپریل 2026 تک پولنگ مراکز پر جو بی ایل او تعینات تھے اور جنہوں نے 166 دن تک ایس آئی آر کا عمل مکمل کرایا، ان میں سے بڑی تعداد میں بی ایل او کے تبادلے 10 اپریل 2026 کے بعد سے کیے جا رہے ہیں۔ ان سے بی ایل او کی ایپ اور او ٹی پی مانگا جا رہا ہے۔ جو بی ایل او ایپ اور او ٹی پی دینے سے انکار کر رہے ہیں، ان کا تبادلہ کرا دیا جا رہا ہے۔ ان کا مقصد آخری وقت میں بڑی تعداد میں فرضی ووٹ بنانا ہے۔ اطلاعات کے مطابق 38 سے زیادہ بی ایل او کے تبادلے کیے گئے ہیں۔ ضلع الیکشن افسر/ضلع مجسٹریٹ میرٹھ سے مذکورہ معاملے کی تحریری شکایت کی گئی ہے، لیکن ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ شفاف، آزادانہ، منصفانہ اور بے خوف انتخابات کے انعقاد پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا اس شکایت کا نوٹس لے کر فوری کارروائی کرے اور کی گئی کارروائی سے سماجوادی پارٹی کو آگاہ کیا جائے۔ ضلع امیٹھی کے 178-تلوئی اسمبلی حلقے میں پولنگ مرکز نمبر 302 کی ووٹر فہرست میں ترتیب نمبر 850 پر ووٹر شبنم شاہ کے رشتہ دار کے طور پر محمد حلیم شاہ، عمر 50 سال، مکان نمبر 73 کے رہائشی کا نام درج ہے۔ اسی ووٹر کا نام ترتیب نمبر 852 پر مکمل تفصیلات کے ساتھ درج ہے، جبکہ پولنگ مرکز نمبر 304 اور 305 پر ووٹر ترتیب نمبر بالترتیب 553 اور 693 پر بھی مکمل تفصیلات کے ساتھ درج ہے۔ اس طرح اس ووٹر کا نام 4 مرتبہ درج ہے اور ہر جگہ ای پی آئی سی نمبر الگ الگ ہے۔ پولنگ مرکز نمبر 264 کے ووٹر ترتیب نمبر 1066 پر محمد روبین خان کے رشتہ دار کے طور پر محمد صافی، عمر 24 سال، مکان نمبر 324 کے رہائشی کا نام درج ہے۔ اسی ووٹر کا نام ووٹر ترتیب نمبر 830 پر مکمل تفصیلات کے ساتھ درج ہے۔ اسی ووٹر کا نام پولنگ مرکز نمبر 287 کے ووٹر ترتیب نمبر 862 اور 863 پر بھی مکمل تفصیلات کے ساتھ درج ہے۔ اس ووٹر کا نام 4 مرتبہ درج ہے اور ہر جگہ ای پی آئی سی نمبر الگ الگ ہے۔ اس طرح پورے اسمبلی حلقے میں تقریباً 2 ہزار سے زیادہ ڈپلیکیٹ ووٹروں کے نام درج ہیں۔ میرٹھ کھنڈ ٹیچر انتخابی حلقے کی ووٹر فہرست میں ہائی اسکول، انٹرمیڈیٹ میں ناکام اور نااہل ووٹروں کے نام بڑی تعداد میں فرضی اساتذہ کے طور پر ووٹر فہرست میں درج کر دیے گئے ہیں۔ چیف الیکٹورل آفیسر، اتر پردیش کی جانب سے کھنڈ ٹیچر حلقے کی ووٹر فہرست تیار کرنے کے سلسلے میں دی گئی ہدایات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ووٹر فہرست میں نااہل افراد کے نام ووٹر کے طور پر درج کر دیے گئے ہیں۔ ایسے افراد جو صرف ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ پاس ہیں، ان کے نام ووٹر فہرست میں شامل کر دیے گئے ہیں، جبکہ ان افراد کے نام بھی ووٹر فہرست میں شامل کر دیے گئے ہیں جو انٹرمیڈیٹ میں ناکام ہیں۔ سیکڑوں کی تعداد میں ایسے افراد کے نام ووٹر فہرست میں شامل کر دیے گئے ہیں جو تعلیمی اداروں میں کام نہیں کر رہے ہیں اور صرف اپنے ذاتی کاروبار، مٹھائی کی دکان، کپڑے وغیرہ کی دکان چلا رہے ہیں یا وہاں کام کر رہے ہیں۔ ضلع گوتم بدھ نگر میں 5 ہزار سے زیادہ نااہل اور فرضی ووٹروں کے نام اساتذہ کی ووٹر فہرست میں شامل کر دیے گئے ہیں۔

موہن سنگھ کی 14ویں برسی پر خراجِ عقیدت پیش

سماجوادی مفکر و سابق رکن پارلیمنٹ قابل احترام موہن سنگھ کی 14ویں برسی آج سماجوادی پارٹی کے ریاستی صدر دفتر، لکھنؤ میں منائی گئی۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ جناب اکھلیش یادو نے قابل احترام موہن سنگھ کی تصویر پر پھولوں کی مالا چڑھائی اور خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر جناب موہن سنگھ کے نواسے پرشانت کمار سنگھ نے بھی انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس کے ساتھ ہی سماجوادی پارٹی کے ضلعی دفتر، بانس دیوریا میں واقع قابل احترام ملائم سنگھ یادو آڈیٹوریم میں تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت سماجوادی پارٹی کے ضلعی صدر ویاس یادو نے کی، جبکہ نظامت ضلع سکریٹری رام پریت یادو نے کی۔ پروگرام میں موجود سماجوادی پارٹی کے رہنماؤں، عہدیداروں اور کارکنوں نے آنجہانی موہن سنگھ کی تصویر پر پھول چڑھا کر انہیں پُراثر خراج عقیدت پیش کیا اور ان کے سماجوادی نظریات، جدوجہد اور خدمات کو یاد کیا۔ اس موقع پر ضلعی صدر ویاس یادو نے کہا کہ موہن سنگھ جی سماجوادی نظریے کے ممتاز مفکر، ماہر مقرر، مصنف اور اصولوں کے تئیں وقف رہنما تھے۔ انہوں نے زندگی بھر سماجواد، سماجی انصاف اور جمہوری اقدار کے لیے جدوجہد کی۔ ان کی پوری زندگی سماجوادی تحریک کے لیے باعثِ تحریک رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ موہن سنگھ جی کے نظریات اور جدوجہد آج بھی سماجوادی کارکنوں کو عوامی خدمت اور سماجی انصاف کی راہ پر آگے بڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

ریاست میں راجیہ سبھا کی 10 سیٹوں کے لیے انتخابات کا اعلان، ووٹنگ اور نتائج 16 اکتوبر کو

لکھنؤ:22 ستمبر (پی این ایس) اتر پردیش میں راجیہ سبھا کی 10 سیٹوں کے لیے انتخابی مہم شروع ہو گئی ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) نے منگل کو انتخابات کے شیڈول کا باضابطہ اعلان کیا۔ اتر پردیش میں ان سیٹوں کے لیے ووٹنگ 16 اکتوبر کو ہوگی، اور اسی شام گنتی کے بعد نتائج کا اعلان کیا جائے گا۔ اتر پردیش سے راجیہ سبھا کے 10 ممبران کی میعاد نومبر 2026 میں ختم ہو جائے گی۔ اسی ضمن میں الیکشن کا اعلان کیا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری کردہ باضابطہ شیڈول کے مطابق انتخابی نوٹیفکیشن 29 ستمبر 2026 کو جاری کیا جائے گا۔ اس سے کاغذات نامزدگی کے عمل کا آغاز ہوگا، جس کی آخری تاریخ 6 اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔ کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال 7 اکتوبر کو کی جائے گی، جبکہ امیدوار 9 اکتوبر تک اپنے کاغذات واپس لے سکتے ہیں۔ اسی دوران، اتر پردیش سیکنڈری ٹیچرس ایسوسی ایشن کے شرما دھڑے نے 7 سیٹوں کے لیے اپنے امیدواروں کا اعلان کیا ہے۔ تنظیم کی ریاستی کونسل کے اجلاس میں امیدواروں کو حتمی شکل دی گئی۔ 7 نشستوں پر امیدواروں کا اعلان: وارانسی ٹیچر سیٹ کے لیے ڈاکٹر پرمود کمار مشرا، لکھنؤ ٹیچر سیٹ کے لیے جگجیون پرساد شکلا، بریلی-مرادآباد ٹیچر سیٹ کے لیے ڈاکٹر سنیل گری، آگرہ ٹیچر سیٹ کے لیے ڈاکٹر دلیپ کمار اموریہ، اور میرٹھ ٹیچر سیٹ کے لیے ڈاکٹر سشیل کمار پنڈر۔ چودھری دنیش چندر رائے وارانسی گریجویٹ سیٹ سے اور ڈاکٹر امیت جین میرٹھ گریجویٹ سیٹ سے الیکشن لڑیں گے۔ دھرو ترپاٹھی کی سیٹ پر فیصلہ ابھی باقی: تنظیم نے ابھی تک فیض آباد-گورکھپور بلاک ٹیچرس حلقہ سے موجودہ ایم ایل سی دھرو کمار ترپاٹھی کی سیٹ کے لیے امیدوار کا اعلان نہیں کیا ہے۔ تنظیم کے ریاستی نائب صدر اور ترجمان ڈاکٹر آر پی مشرا کے مطابق اس سیٹ کے لیے ابھی تک کسی نے دعویٰ نہیں کیا ہے اور دھرو کمار ترپاٹھی نے بھی ٹکٹ کی درخواست نہیں کی ہے۔ الہ آباد-جھانسی ٹیچرس حلقہ سے ہارنے والے سریش کمار ترپاٹھی نے تنظیم کے صدر کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کی جگہ پرمود مشرا کو قائم مقام صدر مقرر کیا گیا ہے۔ ان 11 سیٹوں میں سے فی الحال چھ بی جے پی کے پاس ہیں، تین پر سماجوادی پارٹی کے پاس، ایک ٹیچرس پارٹی کے پاس اور ایک آزاد کے پاس ہے۔ بی جے پی نے پہلے ہی پانچ سیٹوں کے لیے اپنے موجودہ ایم ایل سی کو دوبارہ نامزد کیا ہے۔

لائسنس کے بغیر پالتو کتے رکھنے پر کارروائی

چار مالکان سے 20 ہزار روپے جرمانہ وصول

لکھنؤ:22 ستمبر (پی این ایس) لکھنؤ نگر نگم نے اب شہر میں پالتو کتوں کے لائسنس کے قوانین کو لے کر سخت موقف اختیار کیا ہے۔ منگل کی صبح نگر نگم نے زون 8 میں آشیانہ کے آس پاس کے مختلف علاقوں میں پالتو کتوں کے لائسنس کی جانچ کے لیے ایک خصوصی مہم شروع کی۔ مہم میونسپل کمشنر گورو کمار کی ہدایت پر صبح 6:30 بجے اینیمل ویلفیئر ٹیم نے شروع کی۔ انفورسمنٹ ٹیم، کتوں کو پکڑنے والا دستہ، اور کارپوریشن کے ملازمین ابھینو بھارتی، رام کمار، راجیش اپادھیائے، فرقان، اور دیگر موجود تھے۔ بغیر لائسنس کتے رکھنے پر چار افراد سے مجموعی طور پر 20 ہزار روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔ جرمانے کے ساتھ چار لائسنس موقع پر جاری کیے گئے۔ ایک لیبراڈور ضبط کر لیا گیا، لیکن جرمانہ ادا کرنے کے بعد ہی اسے چھوڑ دیا گیا۔ میونسپل کارپوریشن کے فنڈ میں کل 24 ہزار روپے جمع کرائے گئے۔ کئی افراد کے پاس مکمل لائسنس اور ویکسینیشن پائی گئی۔ شہر میں 10,000 کے قریب پالتو کتے: میونسپل کارپوریشن کے اعداد و شمار کے مطابق، لکھنؤ میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں تقریباً 10,000 پالتو کتے رہتے ہیں، یا تو رجسٹرڈ یا غیر رجسٹرڈ ہیں۔ اس وقت صرف 3400 لائسنس جاری کیے گئے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن کی یہ مہم اس تعداد کو کنٹرول کرنے اور عوام کی حفاظت اور حفظان صحت کو یقینی بنانے کے لیے چلائی جا رہی ہے۔ لائسنس کا عمل: کتے کے لائسنس صرف ریبیز ویکسینیشن سرٹیفکیٹ اور پالتو جانوروں کے لائسنسنگ، کنٹرول اینڈ ریگولیشن بائی لاز 2025 کی تعمیل کی تصدیق کرنے والے حلف نامہ کی بنیاد پر جاری کیے جاتے ہیں۔ لائسنس میونسپل کارپوریشن کی ویب سائٹ lmc.up.nic.in پر آن لائن حاصل کیے جا سکتے ہیں، یا ایل ایل ایف آفس آف اینیمل کے دفتر میں درخواست دے کر حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ مدد کے لیے جینت سنگھ: 9511156792، افسر علی: 9721095021 سے ان نمبروں پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ اینیمل ویلفیئر افسران کی اپیل: اینیمل ویلفیئر آفیسر ڈاکٹر ابھینو ورما نے بتایا کہ اس مہم کا مقصد لائسنس اور جان لیوا بیماری ریبیز کے بارے میں بیداری پیدا کرنا ہے۔ میونسپل کارپوریشن ایک درست اینٹی ریبیز سرٹیفکیٹ کی تصدیق کے بعد ہی لائسنس جاری کرتی ہے۔ ڈاکٹر ابھینو ورما نے تمام پالتو کتوں کے مالکان سے اپیل کی کہ وہ قوانین کی تعمیل کریں، لائسنس حاصل کریں، بروقت ریبیز کی ویکسینیشن کو یقینی بنائیں، اور اپنے کتوں کو چلتے وقت مضبوط پٹا استعمال کریں۔

آر۔ڈی۔ایس۔او میں راج بھاشا نفاذ کمیٹی کا سہ ماہی جائزہ اجلاس

لکھنؤ۔ آر۔ڈی۔ایس۔او میں ہندی پکھواڑہ 2026 کے دوران راج بھاشا نفاذ کمیٹی کے سہ ماہی جائزہ اجلاس کا انعقاد 22 ستمبر 2026 کو کیا گیا۔ اجلاس میں ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل جناب قاضی معراج احمد نے گزشتہ سہ ماہی میں راج بھاشا کے فروغ اور راج بھاشا میں کیے جا رہے کاموں کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل نے اجلاس کے دوران تمام افسران سے زیادہ سے زیادہ کام راج بھاشا میں کرنے کی اپیل کی۔ آر۔ڈی۔ایس۔او کے چیف راج بھاشا افسر جناب ارون کمار شرما نے کمیٹی کے اجلاس میں موجود اراکین کا خیر مقدم کرتے ہوئے راج بھاشا سے متعلق سرگرمیوں اور کامیابیوں کی تفصیلات پیش کیں۔ راج بھاشا افسر جناب اکھلیش اپادھیائے نے متعلقہ سہ ماہی کی راج بھاشا سے متعلق پیش رفت رپورٹ پیش کی۔ تنظیم کے جناب اومکار ناتھ سنگھ، ڈائریکٹر/سواری ڈبہ ڈائریکٹوریٹ نے ''ریلوے کوچوں میں آتش زدگی سے تحفظ'' کے موضوع پر راج بھاشا میں پریزنٹیشن دی۔

منشیات کے خلاف بیداری ہی صحت مند معاشرے کی ضمانت ہے: ڈاکٹر عارف عباس

لینگویج یونیورسٹی میں انسدادِ منشیات کے عنوان سے بیداری مہم کا انعقاد

لکھنؤ، 22 ستمبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے پورے کیمپس اور مختلف شعبہ جات کے کلاس رومز میں وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی سرپرستی میں 'سیوا سنکلپ ابھیان' کے تحت انسداد منشیات کے عنوان سے خصوصی بیداری مہم چلائی گئی۔ یہ مہم شعبۂ فارسی کے انچارج ڈاکٹر عارف عباس اور ڈاکٹر مرتضیٰ علی اطہر کی قیادت میں انسداد منشیات کمیٹی کے دیگر اراکین کے اشتراک سے منعقد کی گئی۔ مہم کا باقاعدہ آغاز اٹل ہال میں حلف برداری کی تقریب سے ہوا جس میں یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات کے طلبہ نے شرکت کی اور منشیات سے دور رہنے اور معاشرے کو اس لعنت سے پاک بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔ اس موقع پر طلبہ کو منشیات کے مضر اثرات اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے شخصی، خاندانی، سماجی اور معاشرتی مسائل سے آگاہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ کیمپس کے مختلف مقامات اور کلاس رومز میں بھی بیداری مہم کے ذریعے طلبہ کو منشیات کے استعمال سے ہونے والے نقصانات کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر عارف عباس نے کہا کہ منشیات کا استعمال صرف ایک فرد کی صحت کو متاثر نہیں کرتا بلکہ اس کے اثرات پورے خاندان اور معاشرے تک پہنچتے ہیں۔ نشہ انسان کی جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کو متاثر کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے تعلیمی، پیشہ ورانہ اور سماجی مستقبل کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ منشیات کی لت انسان کو رفتہ رفتہ اپنے خاندان، دوستوں اور معاشرے سے دور کر دیتی ہے اور اس کے نتیجے میں گھریلو تنازعات، معاشی مشکلات، سماجی بے راہ روی اور دیگر کئی مسائل جنم لیتے ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر مرتضیٰ علی اطہر نے طلبہ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ نوجوان نسل ملک کا قیمتی سرمایہ ہے اس لیے اسے منشیات جیسی تباہ کن لعنت سے محفوظ رکھنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ انھوں نے کہا کہ منشیات کے خلاف صرف مہم چلانا کافی نہیں بلکہ اس کے لیے مسلسل بیداری، مثبت سرگرمیوں کو فروغ دینے اور نوجوانوں کو صحت مند طرزِ زندگی کی طرف راغب کرنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ خود بھی منشیات سے دور رہیں اور اپنے دوستوں، اہلِ خانہ اور معاشرے کے دیگر افراد کو بھی اس کے نقصانات سے آگاہ کریں۔ مہم کے دوران انسدادِ منشیات کمیٹی کے اراکین نے طلبہ سے براہ راست گفتگو کرتے ہوئے انہیں منشیات کے جسمانی، ذہنی، سماجی اور خاندانی نقصانات سے آگاہ کیا اور صحت مند، مثبت اور ذمہ دارانہ طرزِ زندگی اختیار کرنے کی ترغیب دی۔

کانپور دیہات: ٹائر فیکٹری میں لگی زبردست آگ

30 فٹ اونچے ٹینک سے گرنے والے دو مزدوروں کی موت

کانپور دیہات:22 ستمبر (پی این ایس) کانپور دیہات میں پیر کی شام کو ٹائر آئل فیکٹری میں اچانک زبردست آگ بھڑک اٹھی۔ حادثے کے وقت چھ کارکن 30 فٹ اونچے ٹینک میں پرانے ٹائر لوڈ کر رہے تھے۔ دو مزدور آگ کی لپیٹ میں آ کر ہلاک ہو گئے۔ 4 مزدور اور آئل ٹینکر کا ڈرائیور بحفاظت باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ حادثہ ضلع ہیڈ کوارٹر سے تقریباً 44 کلومیٹر دور جھنجیر علاقے کے جریہا گاؤں کے قریب ادم جے وی آر ڈی فیکٹری میں پیش آیا۔ بتایا گیا ہے کہ فیکٹری پچھلے پانچ سالوں سے ایک بند چیمبر میں پرانے ٹائروں کو پروسیس کر کے تیل بنانے کا کام کر رہی تھی۔ حکام کے مطابق پیر کی شام ساڑھے پانچ بجے کے قریب کارکن پرانے ٹائروں کو ٹینک میں لوڈ کر رہے تھے کہ اچانک آگ بھڑک اٹھی۔ چند ہی لمحوں میں آگ کے شعلے اس قدر شدید ہو گئے کہ ٹینک پر کام کرنے والے دو مزدور شعلوں کی لپیٹ میں آ کر نیچے گر گئے۔ دونوں کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ آگ اتنی شدید تھی کہ تقریباً دو کلومیٹر تک آسمان پر سیاہ دھویں کے بادل نظر آئے۔ باقی چار مزدور اور ٹینکر ڈرائیور اپنی جان بچا کر بروقت نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ چیف فائر آفیسر پرتیک شریواستو کے مطابق آگ لگنے کی اطلاع شام 5:50 بجے کے قریب ملی۔ مٹی فائر اسٹیشن سے تین فائر انجن روانہ کیے گئے۔ آگ کی شدت کو دیکھتے ہوئے بعد میں مزید تین افراد کو بلایا گیا۔ فیکٹری میں تیل کے دو ٹینک تھے جن میں سے ایک میں آگ لگ گئی۔ فائر فائٹرز نے دوسرے ٹینک کو ٹھنڈا کرنے اور آگ بجھانے کے لیے فوم کا استعمال کیا۔ تقریباً 40 منٹ کی کوشش کے بعد آگ پر قابو پا لیا گیا۔ پولیس ہلاک ہونے والے کارکنوں کی شناخت کے لیے کام کر رہی ہے۔ پولیس حکام نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور کانپور دیہات فیکٹری میں آگ لگنے کی وجوہات کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ فیکٹری کے مالک رمیش چندر گپتا نے پولیس کو بتایا کہ اس سے قبل کچھ مزدوروں کو اسٹوریج ایریا میں بیڑی لے جاتے ہوئے پکڑا گیا تھا۔

فن خطاطی باعزت ذریعہ معاش بھی ہے: پروفیسر ہما خواجہ

کرامت کالج میں 10 روزہ عربی اردو خطاطی ورکشاپ کا ہوا آغاز

لکھنؤ۔ ۲۲/ستمبر۔ کرامت حسین مسلم گرلز پی جی لکھنؤ میں کالج کے مینیجر سید نوید احمد کی سرپرستی اور پرنسپل پروفیسر ہما خواجہ کی رہ نمائی میں طالبات کے لیے "۱۰ روزہ عربی اردو خطاطی ورکشاپ" کا آغاز ہوا۔ یہ ورکشاپ کالج کے شعبہ عربی کے زیر اہتمام ہوا۔ اس کے افتتاحی جلسے میں مہمان خصوصی مسز صبورہ صدیقی لکچرر شعبہ علوم مشرقیہ لکھنؤ یونیورسٹی نے کہا کہ اس طرح کے کورس طالبات کے لیے بہت مفید ہوتے ہیں اور ان کی صلاحیتوں کو مزید جلا بخشتے ہیں۔ انہوں نے اپنی عالمانہ تقریر میں کہا کہ مسلمانوں نے جس طرح دیگر نفع بخش علوم وفنون کو ترقی دی اور ان میں مہارت حاصل کی اسی طرح انہوں نے خطاطی جیسے اہم فن کو بھی عروج بخشا۔ انہوں نے اس فن کے ذریعے کلام الٰہی کی مثالی خدمت کی۔ انہوں نے کہا کہ خطاطی اور خوش نویسی سیکھنے سے ہماری طالبات کو بہت فائدہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ آج جدید ٹکنالوجی قدیم فنون پر حاوی ہو رہی ہے۔ لیکن جو خوبی اور خوب صورتی ہمارے روایتی طور طریقے میں ہے اس سے جدید ٹکنالوجی عاری ہے۔ پرانے کاتبوں کے تحریر کردہ طغرے، کتبے اور تختیاں آج بھی دل کشی اور خوب صورتی میں بے مثال ہیں۔ وہ صرف خطاطی کے نمونے ہی نہیں بلکہ ان کو دیکھنے سے اپنائیت کا احساس بھی ہوتا ہے۔ انہوں نے طالبات پر زور دیا کہ وہ اس ناپید ہوتے ہو※ ے فن کو دل لگا کر سیکھیں۔ اس کی حفاظت کریں۔ اس موقع پر پروفیسر ہما خواجہ نے خطاطی ورک شاپ وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ فن باعزت ذریعہ معاش بھی ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر عائشہ قدسی قدوائی صدر شعبہ عربی کی ستائش کی کہ انہوں نے کالج میں اتنا اہم ورک شاپ کیا۔ اس سے یقیناً ہماری طالبات کو فائدہ ہوگا۔ اس سے پہلے ڈاکٹر عائشہ قدسی قدوائی نے ورک شاپ کا تعارف کراتے ہوئے اس کے انعقاد کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ ورک شاپ کا آغاز یمنیٰ بی اے سال اول کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ زینب بی اے سال سوم نے غزل سنائی۔ نظامت ڈاکٹر زینب اخلاق اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ عرب کلچر نے کی۔ ورک شاپ کے انعقاد میں ڈاکٹر شونیزی یونس صدر شعبہ عرب کلچر کا خصوصی تعاون حاصل ہوا۔ اس موقع پر کالج کی تمام معلمات اور طالبات موجود تھیں۔

او بی سی حقوق کے مطالبات پر راج بھون گھیراؤ

کانگریس نے 5 اکتوبر کو دی احتجاج کی کال

لکھنؤ۔ مردم شماری 2027 میں او بی سی کالم شامل کرنے، ذاتوں کی ڈراپ ڈاؤن فہرست مردم شماری اہلکار کو فراہم کرنے اور او بی سی طبقے کی ذاتوں کے تحفظ کے لیے ایس سی، ایس ٹی مظالم انسداد ایکٹ کی طرز پر او بی سی مظالم انسداد ایکٹ نافذ کرنے کے مطالبے کو لے کر راج بھون گھیراؤ۔ پسماندہ طبقہ محکمہ، اتر پردیش کانگریس کمیٹی مسلسل بہار اور تلنگانہ میں ہوئی ذات پر مبنی مردم شماری کے ماڈل کی بنیاد پر ملک بھر میں مردم شماری 2027 کو سائنسی ذات پر مبنی مردم شماری کرانے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ڈبل انجن والی آر ایس ایس، بی جے پی حکومت میں او بی سی کے استحصال اور قتل کے معاملے کو لے کر ریاستی سطح پر میمورنڈم، پیدل مارچ اور کانفرنسیں منعقد کر کے او بی سی طبقے کو بیدار کیا جا رہا ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کو ذات پر مبنی مردم شماری کرانے کے مطالبے کو دہراتے ہوئے خط لکھا۔ اس پر ابھی تک کوئی مثبت جواب نہیں ملا ہے۔ او بی سی طبقے کے لیے اس کی درست تعداد اور آبادی کے تناسب سے ریزرویشن، اداروں میں ملازمتوں اور وسائل میں حصہ داری کا معاملہ اب کرو یا مرو کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ او بی سی کے لیے سب سے مایوس کن بات یہ ہے کہ ووٹ حاصل کرنے کے لیے مودی جی خود کو او بی سی بتاتے ہیں، او بی سی کو ہندو بتاتے ہیں، لیکن بی جے پی حکومت میں سب سے زیادہ استحصال اور حق تلفی او بی سی سماج کی ہی ہوئی ہے۔ او بی سی، اتر پردیش کانگریس کے ریاستی صدر منوج یادو نے بتایا کہ آر ایس ایس اور بی جے پی اپنے قیام کے مقصد سے ہی او بی سی مخالف ہیں۔ لوک سبھا 2024 میں شکست کے خوف سے او بی سی کی گنتی کرنے کا وعدہ کرنے کے بعد اب بی جے پی اپنے وعدے سے مکر گئی ہے۔ اتر پردیش میں جاگیردارانہ اور منووادی سوچ رکھنے والے لوگوں کی جانب سے مسلسل او بی سی طبقے کے لوگوں کے قتل کے واقعات انتہائی افسوس ناک اور بدقسمتی پر مبنی ہیں۔ اسی لیے او بی سی کانگریس اب بی جے پی حکومت کو مردم شماری 2027 میں او بی سی طبقے کا کالم شامل کرنے، مردم شماری اہلکار کو ذاتوں کی ڈراپ ڈاؤن فہرست فراہم کرنے اور او بی سی طبقے کے تحفظ کے لیے ایس سی، ایس ٹی مظالم انسداد ایکٹ کی طرز پر او بی سی مظالم انسداد ایکٹ لانے کے مطالبات پورے کرنے کے لیے 4 اکتوبر 2026 تک کی مہلت دیتی ہے۔ بصورت دیگر ان مطالبات کو لے کر 5 اکتوبر 2026، بروز پیر، ریاست کے او بی سی سماج کی جانب سے راج بھون گھیراؤ کی اپیل کی جائے گی۔ ووٹ او بی سی کا اور نقصان بھی او بی سی کا، اب نہیں چلے گا۔ وزیر اعظم مودی جی خود کو او بی سی کہہ کر او بی سی کا ووٹ مانگتے ہیں، لیکن جب او بی سی بن کر انہیں ان کا حق دینے کی بات آتی ہے تو وہ آر ایس ایس کا منہ دیکھنے لگتے ہیں۔

کانگریس پارٹی میں شمولیت

کانگریس پارٹی کی پالیسیوں میں اعتماد اور کانگریس کی اعلیٰ قیادت جناب ملکارجن کھڑگے جی، محترمہ سونیا گاندھی جی، جناب راہل گاندھی جی، محترمہ پرینکا گاندھی جی پر یقین، نیز اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اور سابق وزیر جناب اجے رائے جی سے متاثر ہو کر آج یہاں اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دفتر میں اتر پردیش کسان کانگریس کے وسطی زون کے صدر جناب برج موریہ کی قیادت میں بستی ضلع کے معالج ڈاکٹر اجے کمار کنوجیا نے کانگریس پارٹی کی رکنیت حاصل کی۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے جوائننگ انچارج جناب نتن شرما نے رکنیت حاصل کرنے والوں کو باقاعدہ طور پر کانگریس پارٹی کی ابتدائی رکنیت دلائی۔